دیتا ہے ہراک کو حکیم ÷ جس کی جیسی لیاقت ہے (حسرتؔ صدیقیؒ)

هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

خدائے تعالیٰ اپنی شانِ ربوبیت کی طرف بندوں کو متوجہ فرماتا ہے۔ اس سے پہلے جانوروں اور سواریوں کے متعلق ارشاد تھا کہ ہم نے تمہارے لئے، تمہاری سواری کے لئے کیا کیا سامان تیار کیا۔ اب اپنی ربوبیت کا اظہار ماکولات اور نباتات میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيٓ ؛ وہی تو ہے جس نے۔ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ ؛ اُتارا آسمان سے یا ابر سے تمہارے لئے پانی۔ مِنۡهُ شَرَابٌ ؛ اس پانی میں سے کچھ تو پینے میں کام آتا ہے۔ وَمِنۡهُ شَجَرٌ ؛ اور اس پانی میں سے بعض درخت ہیں، نباتات ہیں، جن کی پانی سے پرورش کی جاتی ہے۔ بہرحال ہر چیز کو پانی کی طرف احتیاج ہے۔ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ؛ اس میں تم چَراتے ہو۔ سَامَ يَسُوۡمُ سَوۡمًا ؛ چَرانا، قیمت کرنا۔

ترجمہ:- وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا۔ وہ (پانی) پینے میں بھی کام آتا ہے اور درختوں کی پرورش میں۔ انھیں (درختوں) میں تم جانوروں کو چَراتے بھی تو ہو۔

يُنۡۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۱﴾

يُنۡبِتُ ؛ اُگاتا ہے۔ اَنۡبَتَ۔ يُنۡبِتُ۔ اِنۡبَاتًا ؛ اُگانا۔ نَبَتَ۔ يَنۡبُتُ نَبَاتًا ؛ اُگنا۔ نَبَاتَاتٌ ؛ درخت کے قسم کی روئیدگی۔ بِهٖ ؛ اسی پانی سے۔ اَلزَّرۡعَ ؛ کھیتی۔ وَالزَّيۡتُوۡنَ ؛ اور زیتون۔ زَيۡت ؛ زیتون کا تیل۔ وَالنَّخِيۡلَ ؛ اور کھجور کے درختوں کو۔ وَالۡاَعۡنَابَ اور انگوروں کو۔ عِنَبٌ واحد۔ عِنَبٌ کا لفظ انگور اور انگور کی بیل دونوں پر مستعمل ہے۔ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ؛ اور ہر قسم کے پھلوں سے۔ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؛ بے شک اس میں بڑی نشانی ہے۔ عظیم علامتِ قدرت ہے۔ مگر کس کے لئے؟ لِقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ؛ اس قوم کے لئے جو فکر سے کام لیتی ہے۔ سوچتی ہے۔ سمجھتی ہے۔ یہ درخت نہ ہوتے، یہ جانور نہ ہوتے، یہ پانی نہ ہوتا تو کوئی جی نہیں سکتا۔ نہ کوئی چیز کھانے کی ملتی نہ پینے کی۔ اس کے سلسلہ کو جہاں تک پہنچاؤ آخر وہ خدا ہی پر منتہی ہوگا۔

او نمک حرام انسان! اتنا سب دیکھ کر سمجھ کر بھی رحمٰن ہی کو نہیں مانتا۔ نہیں مانتا نہ مان۔ تو شیطان کا گھوڑا ہے۔ تجھے جہاں جہاں چاہتا ہے لیے لیے پھرتا ہے۔

ترجمہ:- (وہی تو ہے جس نے) تمہارے لئے پانی سے کھیتی باڑی، زیتون اور کھجور کے درخت اور انگور کی بیلیں

اور ہر قسم کے میوے پھل پیدا کیے۔ اس میں یقیناً غور وفکر کرنے والی قوم کے لئے نشانی ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾

وَسَخَّرَلَکُمْ ؛ اور تمہارے کام میں لگا رکھا، تمہارے لئے مفید بنایا، تمہارا مطیع و مسخر بنایا۔ اَلَّیْلَ وَ النَّھَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ رات دن کو، شمس و قمر کو۔ وقت پر دن نکلتا ہے، وقت پر رات آتی ہے۔ چاند اور سورج کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا ہے اس میں، ان کی چال میں کوئی فرق نہیں آتا۔ وَالنُّجُوْمُ ؛ اور تارے تو مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِہٖ ؛ وہ بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں، برسرکار ہیں، کام پر لگے ہوئے ہیں۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ یقیناً اس میں تو لَاٰیٰتٍ ؛ نشانیاں ہیں۔ علامات ہیں۔ تنبیہات ہیں۔ مگر کن کے لئے؟ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو کچھ عقل رکھتے ہیں۔ دل دانا رکھتے ہیں۔ دانش و بینش سے کام لیتے ہیں، صاحب عقل وفہم ہیں۔

ترجمہ :- اور تمہارے فائدے کے لئے رات دن اور چاند سورج کو برسرکار بنایا ہے۔ (یہ تمہارے لئے مسخر کردیئے گئے ہیں) اور ستارے بھی اس کے حکم سے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اس میں تو یقیناً ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں، نشانیاں ہیں (ہدایات ہیں)۔

او نادان انسان! کیا تو آزاد ہے کہ ساری دنیا پر حکومت کرے اور خود کسی کی اطاعت نہ کرے۔ سب تیری اطاعت کرتے ہیں۔ تو خدا کی اطاعت کر۔ کیا تمام باکار ہیں۔ ایک تو ہی بیکار ہے؟ نہیں! تیرے ذمہ تو ایک بہت بڑا کام ہے۔ دنیا کا انتظام ہے۔ غور کر تو خلیفۃ اللہ ہے۔ تجھ میں شانِ حکومت ہے۔ او ظالم! خدا کو نہ بھول۔ اپنی جوانی، اپنی دولت پر نہ پھول۔ اور خدا کے بندے! خدا کو مان اور اس کے تابع فرمان رہ۔

عقل رکھنے والے انسان کو سمجھنا چاہئے کہ وہ خدا کا نائب ہے۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

وَمَا ذَرَاَ ؛ اور جو پیدا کیا۔ ذَرَاَ ـ یَذْرَاُ ـ ذَرْءٌ ؛ پیدا کرنا۔ لَکُمْ ؛ تمہارے لئے۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُہٗ ؛ مختلف ہیں رنگ ان کے۔ مُخْتَلِفًا ۔ ذَرَاَ کا مفعول ہے۔ اَلْوَانُہٗ مُخْتَلِفًا کا فاعل ہے۔ اس کو صفت بحالِ متعلق کہتے ہیں۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس میں۔ لَاٰیَۃً ؛ (ہماری) قدرت کی نشانی ہے۔ لِقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ ؛ اس قوم کے لئے جو نصیحت قبول کرتی ہے، یاد دہانی سے متنبہ ہوتی ہے۔ ان کا کام ہے۔ تَذَکُّر یَذَّکَّرُ اصل میں یَذْذَکَّرُ تھا۔ اس سے پہلے یَذْتَکِرُ تھا۔ ''تا'' دال بنی پھر ذال بن کر ذال میں مدغم ہوگئی۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) تمہاری منفعت کے لئے زمین میں جو مختلف رنگ کی چیزیں پیدا کیں۔ (رنگارنگ

اور بوقلموں اشیاء پیدا کیئے) اس میں تو یقیناً نصیحت ماننے والی قوم کے لئے قدرتِ الٰہی کی نشانی (کی طرف رہنمائی) ہے ۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾

وَهُوَ الَّذِيْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ سَخَّرَ الْبَحْرَ ؛ سمندر کو رام کیا ، مسخر کیا ، کام میں لگایا ۔ برسر کار کیا ۔ لِتَاْ کُلُوْا مِنْهُ ؛ تا کہ تم اس سے کھاؤ ۔ لَحْمًا طَرِيًّا ؛ تازہ گوشت ۔ اسی سے طراوت ہے ۔ تازہ گوشت سے مُراد مچھلی ہے ۔ وَتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ ؛ اور اس سے بناؤ نکالو ۔ حِلْيَةً ؛ زیور ، گہنا ۔ تَلْبَسُوْنَهَا ؛ جس کو تم پہنتے ہو ۔ وَتَرَى الْفُلْكَ ؛ اور تم کشتی کو دیکھتے ہو ۔ فُلْکٌ ؛ کشتی ۔ یہ لفظ واحد اور جمع دونوں کا کام دیتا ہے ۔ مَوَاخِرَ فِيْهِ ؛ اس میں تیرتی جاتی ہے ، پانی چیرتی جاتی ہے ۔ مَوَاخِرُ ؛ جمع مَاخِرَةٌ ؛ وہ کشتی جو زور وشور کے ساتھ پانی کو چیرتی جاتی ہے ۔ مَخْرٌ ؛ کشتی کا زور وشور سے پانی میں بڑھنا ۔ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهِ ؛ اور تا کہ تم اللہ کے فضل کو طلب کرو وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ اور تا کہ تم شکر کرو ۔ شکر گزار بنو ۔ احسان مانو ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے (اللہ ہی ہے) جس نے سمندر کو برسرکار کیا تا کہ تم تازہ گوشت (یعنی مچھلی) کھاؤ اور سمندر سے ایسے زیور نکالو جس کو تم پہنتے ہو ۔ اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو جو سمندر میں تیرتی اور پانی کو چیرتی جاتی ہیں ۔ (جن سے سفر میں چلنے پھرنے میں مدد ملتی ہے ۔ سہولت ہوتی ہے) اور تا کہ تم اللہ کے فضل و کرم کو چاہو ، اور اس کا شکر کرو ۔

وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥﴾

وَاَلْقٰی ؛ اور ڈال دیے ، پیدا کر دیے ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ رَوَاسِيَ ؛ جم کر رہنے والے یعنی پہاڑ ۔ جمع رَاسِيَةٌ ۔ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ ؛ تا کہ تم کو کھانے کا سامان دے ۔ مَآئِدَةٌ ؛ دسترخوان ۔ وَاَنْهٰرًا ؛ اور نہروں کو ۔ وَسُبُلًا ؛ اور راستے ۔ جمع سَبِيْلٌ ۔ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ؛ تا کہ تم ہدایت پاؤ ، شاید کہ تم راستی پر آ جاؤ ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) زمین میں جمے ہوئے پہاڑ ڈال رکھے ہیں تا کہ تم کو کھانے پینے کا سامان مل سکے اور نہریں جاری کیئے اور راستے بنا دیے تا کہ تم کو کچھ ہدایت ہو (راستے پر لگ جاؤ) ۔

وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾

وَعَلٰمٰتٍ ؛ اور بہت سی بڑی بڑی نشانیاں بھی پیدا کردیں ۔ وَبِالنَّجْمِ ؛ اور ستاروں کے ذریعہ سے ۔ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ؛ اُن کو راستہ ملتا ہے ۔ ان کو ہدایت ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) نشانیاں اور علامات بنائے اور ستاروں سے تو سب کو راستہ ملتا ہے ۔ (یعنے انھیں کے بل پر جہاز اور کشتیاں چلتی ہیں) ۔

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ ؛ کیا پھر وہ خدا جو پیدا کرتا ہے ، سب کا خالق ہے ۔ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؛ ان کے جیسا ہے جو کچھ پیدا نہیں کرسکتے ؟ وہ مخلوق ہیں ۔ ان کا مخلوق ہونا ظاہر ہے ۔ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ؛ کیا تم کچھ نصیحت نہیں لیتے ۔ تمہیں کوئی یاد دہانی نہیں ہوتی ۔ تم کو کچھ تذکر نہیں ہوتا ۔

ترجمہ :- کیا پھر پیدا کرنے والا (یعنی اللہ) مخلوقات کے جیسا ہے ۔ کیا تم کو کچھ نصیحت نہیں ہوتی ۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾

وَاِنْ تَعُدُّوْا ؛ اور اگر تم شمار کرو ، گنو ، حساب کرو ۔ نِعْمَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو ۔ لَا تُحْصُوْهَا ؛ تم شمار نہ کرسکو گے ۔ اِحْصَآءٌ ؛ شمار کرنا ۔ گننا ۔ پہلے زمانے میں کنکریوں سے گنتے تھے ۔ حَصَآءٌ ؛ کنکری ۔ یعنی خدا کی دی ہوئی نعمتیں بے حد و بے حساب ہیں ۔ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ہیں ۔ حساب و کتاب سے باہر ہیں ۔ خیر جو کچھ تم نے غلطیاں کیں ، گناہ کئے ، کئے ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ یقیناً اللہ غفور رّحیم ہے ۔ تمہارے گناہوں کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا دے گا ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ کی نعمتیں (لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ہیں) شمار سے باہر ہیں ۔ (اَن گنت ہیں) (خیر) یقیناً اللہ تو غفور رّحیم ہے ۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾

وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ مَا تُسِرُّوْنَ ؛ ان تمام کاموں اور خیالات کو جو تم خفیہ کرتے ہو ، راز میں رکھتے ہو ، چھپاتے ہو ، سرمخفی سمجھتے ہو ۔ سِرٌ ؛ راز ۔ سُرُوْر و مَسَرَّتْ ؛ خوشی ۔ سِرَار ؛ ستائیس ، اٹھائیس اور انتیس کی راتیں جن میں چاند نظر نہیں آتا ۔ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؛ اور جو تم ظاہر کرتے ہو ، علانیہ کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اور اللہ تمہارے چھپے اور کھلے کاموں کو خوب جانتا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾

فراق الحسن سے غفار ترجمہ

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ ؛ اور جو لوگ پکارتے ہیں، دعا کرتے ہیں، بلاتے ہیں ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر، ماسواء اللہ کو ۔
لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا ؛ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے ۔ ایک چیونٹی زندہ نہیں کر سکتے ۔ ایک ذرّہ کو پیدا نہیں کر سکتے ، بھلا وہ کیا پیدا کرتے ۔
وَهُمْ يُخْلَقُوْنَ ؛ اور وہی پیدا کئے ہوئے ہیں ، وہی مخلوق ہیں ، مُردہ ، مُردے کو کیا پیدا کرے گا ؟ سوتا سوتے کو کیا جگائے گا ؟
جس کی اصل عدم ہو ، وہ کسی چیز کو کیا موجود کرے گا ؟

ترجمہ :- اور جو خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے ۔ وہ خود ہی تو پیدا شدہ اور مخلوق ہیں ۔

ع ۲ ۱۲ ۸

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝۲۱

اَمْوَاتٌ ؛ مُردہ ہیں ۔ جن کی اصل عدم ہے ، وہ مُردہ نہیں ہیں تو کیا ہیں ۔ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ؛ زندہ نہیں ۔ حیات تو خدا سے ملتی ہے ، خدا کے بے ارادہ پتہ نہیں ہل سکتا ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کو معلوم نہیں ، شعور نہیں ، نہیں جانتے ۔ اَيَّانَ ؛ کب ۔ يُبْعَثُوْنَ ؛ مرنے کے بعد اُٹھائے جائیں گے ۔ بِعَثْ ؛ پیغمبر کا بھیجا جانا ۔ مَبْعُوْثٌ ؛ بھیجا ہوا ۔ بَاعِثٌ ؛ سبب ۔

ترجمہ :- یہ سب مُردہ ہیں ۔ زندہ نہیں ۔ اور اُنھیں کیا معلوم کہ مرنے کے بعد کب اُٹھائے جائیں گے ۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۲۲

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ تمہارا معبود تو ایک ہی ہے ۔ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ پس جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ، یقین نہیں کرتے ۔ بِالْاٰخِرَةِ ؛ آخرت پر ۔ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ ؛ اُن کے دل انکار سے بھرے ہوئے ہیں ۔ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ؛ اور وہ تکبر کرتے ہیں ، خود کو بڑا سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- تمہارا معبود تو وہ ایک ہی ہے ۔ پس جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل انکار سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ تکبّر میں پھولے ہوئے ہیں ۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝۲۳

لَا جَرَمَ ؛ جَرَمْ ؛ گناہ ، برائی ۔ لَا جَرَمَ ؛ ایک محاورہ ہے جس کے معنے ہیں ضرور ۔ ناگزیر ۔ لامحالہ ، حق تو یہ ہے ۔ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ ؛ کہ اللہ کو خوب علم ہے ۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے ۔ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؛ جو مخفی رکھتے ہیں اور جو ظاہر

کرتے ہیں ۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ؛ اور یہ بھی کہ وہ محبوب نہیں رکھتا متکبروں کو، جو لوگ خود کو خدا کی بندگی سے اعلیٰ و ارفع سمجھتے ہیں، ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- حق تو یہ ہے کہ اللہ خوب جانتا ہے ان کے چھُپے کھلے کو اور وہ متکبر خود پسندوں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۲۴﴾

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ اِذَا کے ساتھ ماضی، مضارع کا کام دیتا ہے ۔ مَاذَآ اَنْزَلَ ؛ کیا اُتارا ۔ کیا نازل کیا ۔ مَا استفہام کا بھی ہوتا ہے اور نفی کا بھی ۔ ذَا کے ساتھ مَا استفہام ہی کا رہتا ہے ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارے رب نے ۔ تمہارے پروردگار نے قَالُوْا ؛ تو وہ کہتے ہیں ۔ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ گزشتہ زمانہ کے لوگوں کے قصے، وہی پہلوں کی کہانیاں ۔ اَسَاطِيْرُ ؛ جمع اُسْطُوْرَةٌ ؛ قصہ، کہانی، اسٹوری، ہسٹری ۔

ترجمہ :- اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ؟ تو وہ کہتے ہیں وہی گزشتہ لوگوں کے قصے کہانیاں ۔

اصل یہ ہے کہ ان لوگوں میں نصیحت لینے کا مادہ نہیں (عبرت لینے سے انھیں کوئی غرض نہیں) اسی وجہ سے انھوں نے پرانی کہانیاں کہا ۔ نتیجہ یہ ہے :

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ

وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۳ / ۹

لِيَحْمِلُوْٓا ؛ تاکہ اُٹھالیں، لادلیں ۔ اَوْزَارَهُمْ ؛ اپنے بوجھوں کو، جمع وِزْرٌ ؛ بوجھ ۔ كَامِلَةً ؛ پورے پورے، مکمل ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ بروزِ قیامت ۔ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں کے بوجھوں میں سے بھی جو ۔ يُضِلُّوْنَهُمْ ؛ ان کو گمراہ کرتے ہیں، بہکاتے ہیں ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ خود کچھ علم نہیں رکھتے، خود کو کچھ نہیں آتا اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں ۔ اَلَا ؛ ہاں، سنو ۔ سَآءَ ؛ بُرا ہے ۔ سُوْءٌ ؛ برائی ۔ سَوْءٌ ۔ برائی ۔ سَيِّئَةٌ ؛ گناہ، برائی ۔ مَا يَزِرُوْنَ ؛ جو بوجھ وہ اُٹھاتے ہیں ۔

ترجمہ :- (یہ سب کیوں ہورہا ہے؟) اس لئے کہ وہ اپنے پورے پورے بوجھ بروزِ قیامت اٹھائیں اور ان بے علم (استادوں) لوگوں کے بھی بوجھ اُٹھائیں گے جنھوں نے ان کو گمراہ کیا ۔ ہاں ! کیا بُرا بوجھ ہے جو یہ اُٹھاتے ہیں ۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

قَدْمَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ (اسلام کے خلاف، حق پرستی کے مخالفین نے) مکاری کی تدبیریں سوچیں ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے۔ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ ؛ پھر اللہ آ پہنچا ان کے بنیادوں کے پاس، ان کی تعمیر کے پاس۔ مِنَ الْقَوَاعِدِ ؛ جڑ پیڑ سے، بنیادوں سے۔ یعنی خدا نے ان کی بنیاد ہی گرادی۔ ان کو جڑ پیڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ ؛ تو ان پر ان کی چھت ہی گر پڑی۔ مِنْ فَوْقِهِمْ ؛ ان کے اوپر سے۔ ان کے چھپنے کو چھت تک باقی نہیں۔ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ ؛ اور ان کے پاس عذاب آ پہنچا۔ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ جہاں کا اُنھیں خیال بھی نہ تھا۔ ایسی جگہ سے عذاب آ گیا جس کا ان کو شعور تک نہ ہوا، علم تک نہ ہوا۔

ترجمہ:- (اسلام کے خلاف) ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے تدبیریں کیں مگر اللہ نے ان کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ پھینکا۔ ان کے اوپر سے ان پر چھت گر پڑی۔ (ان کی پناہ کی جگہ باقی نہ رہی) اور ان کے پاس عذاب آ گیا اور اس کا ان کو شعور تک نہ ہوا (کہ آیا کہاں سے)۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ پھر بروزِ قیامت۔ يُخْزِيْهِمْ ؛ ان کو ذلیل و خوار کرے گا، رُسوا کرے گا۔ خذلان میں مبتلا کرے گا۔ وَيَقُوْلُ ؛ اور فرمائے گا۔ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ ؛ وہ میرے شریک کہاں ہیں؟ اَلَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؛ جن کے متعلق تم لڑتے جھگڑتے تھے۔ شقاق اور عدمِ اتفاق استعمال کرتے تھے۔ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ ان لوگوں نے کہا جنھیں علم دیا گیا تھا۔ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ ؛ یقیناً آج رُسوائی۔ وَالسُّوْٓءَ ؛ اور بُرائی و تباہی۔ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر ہے۔

ترجمہ:- (خسارۂ دنیا کے ساتھ) پھر بروزِ قیامت خدا ان کو ذلیل و خوار کرے گا اور پوچھے گا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے متعلق تم جھگڑتے تھے (حق کی مخالفت کرتے تھے، میری مانتے نہ تھے؟) باعلم لوگ کہیں گے یقیناً آج کے دن رُسوائی اور بُرائی (خرابی اور تباہی) کافروں پر نازل ہوگی۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ

بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۲۸

اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ فرشتے جن کی جان نکالتے ہیں ، وفات دیتے ہیں ۔ ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ بحالیکہ انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ۔ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ ؛ پھر جب عذاب میں گرفتار ہوگئے فرماں برداری ظاہر کرنے لگے ، اسلام قبول کرنے لگے اور لگے کہنے مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؛ ہم کوئی بُرائی نہیں کرتے تھے ۔ بَلٰٓى ؛ ہاں ، کیوں نہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ خوب جانتا ہے اُس کو خوب علم ہے ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ تم کرتے تھے ۔ خُدا تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے ۔ تمہارے کرتوت کو جانتا ہے ۔

ترجمہ :- فرشتے جن لوگوں کو (مارتے اور) وفات دیتے ہیں انھوں نے اپنی جانوں پر آپ ظلم کیا ۔ پھر (اسلام کو ظاہر کرنے لگے) ۔ فرماں برداری قبول کرنے لگے (کہنے لگے) ہم نے تو کوئی برائی نہیں کی ۔ کیوں نہیں ؟ اللہ تمہارے کرتوتوں اور اعمال سے خوب واقف ہے ۔

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۲۹

فَادْخُلُوْا ؛ پھر داخل ہو جاؤ ۔ اَبْوَابَ جَهَنَّمَ ؛ جہنم کے دروازوں میں ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ اس دوزخ میں ہمیشہ رہو ۔ فَلَبِئْسَ ؛ پس یقیناً بُرا ہے ۔ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ؛ متکبّروں کا ٹھکانا ، مقام ، ٹھیرنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- پھر جہنّم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہو ۔ پھر یقیناً متکبّروں کا مقام نہایت بُرا ہے ۔

متکبرین کا مقام برا ہے

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝۳۰

وَقِيْلَ ؛ اور کہا گیا ۔ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا ۔ پرہیزگاروں کو ۔ مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؛ تمہارے ربّ نے کیا اُتارا ؟ کیا نازل کیا ؟ قَالُوْا خَيْرًا ؛ تو اُن متقیوں نے کہا ۔ اللہ نے جو کچھ اُتارا ہے وہ اچھا ہی ہے ۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے اچھے کام کئے ۔ ان کا انجام کیا ہوا ؟ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؛ اس دنیا میں بھلائی ہے ۔ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؛ اور آخرت کا گھر تو خیر ہی ہے ، بہتر ہے ۔ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ؛ اور البتہ متقیوں کا گھر اچھا ہے ۔

ترجمہ :- اور متقیوں سے کہا جائے گا تمہارے رب نے کیا اُتارا ہے تو وہ کہیں گے (کہ جو کچھ اُتارا ہے) اچھا ہی ہے ۔ نیکوکاروں کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت ہی اچھا ہے ۔ اور متقیوں کا گھر بہت ہی اچھا ہے ۔

وہاں کیا ہوگا ؟

متقیوں کی جزا

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ۚ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾

جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ کے باغ ہیں ۔ يَدْخُلُوْنَهَا ؛ جن میں وہ داخل ہوں گے ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان باغوں کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؛ ان کے لئے اس جنت میں وہ جو چاہیں گے ملے گا ۔ سب سے بڑی نعمت دیدارِ الٰہی ہوگی ۔ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ؛ متقیوں کو اللہ ایسی ہی جزا دے گا ۔

ترجمہ :- وہ باغ عدن میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ وہ جو چاہیں گے اُنھیں وہاں ملے گا (من مانے مرادیں ملیں گی) اللہ متقیوں کو ایسی ہی جزا دیتا ہے ۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ جن لوگوں کو فرشتے وفات دیں گے ، ان کی جان نکالیں گے ۔ طَيِّبِيْنَ ؛ بحالیکہ وہ پاک صاف ہیں ، ستھرے ہیں ۔ يَقُوْلُوْنَ ؛ فرشتے کہیں گے ۔ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر بڑی سلامتی ہو ۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ؛ جنت میں داخل ہو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ ان نیک اعمال کی وجہ سے کہ تم کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پاک صاف لوگوں کی فرشتے روح قبض کرلیں گے ۔ وہ کہیں گے سَلامٌ علیکم تم اپنے نیک اعمال کی وجہ سے جنت میں جاؤ ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾

هَلْ يَنْظُرُوْنَ ؛ کیا وہ منتظر ہیں، انھیں کسی بات کا انتظار نہیں۔ کیا وہ دیکھنا چاہتے ہیں؟ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ مگر یہ کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں۔ اَوْيَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؛ یا تمہارے رب کا امر آجائے، عذاب آجائے۔ كَذٰلِكَ فَعَلَ ؛ ایسے ہی کیا۔ اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے۔ ان سے پہلے کے لوگ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا۔ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ مگر وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے، ان کی تباہی کا نتیجہ خود ان کے مظالم تھے۔

ترجمہ:- اُنھیں کسی چیز کا انتظار نہیں مگر یہ کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تمہارے رب کا اَمر (عذاب) آجائے۔ ان سے پہلے کے لوگ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ مگر انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾ ع ۱۰

فَاَصَابَهُمْ ؛ پھر ان کو پہنچ گئیں۔ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا ؛ بُرائیاں ان کے کاموں کی۔ ان کی شامتِ اعمال نے انھیں کو آگھیرا۔ وَحَاقَ بِهِمْ ؛ اور پہنچ گیا ان کے پاس۔ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ وہ جس پر وہ ہنسا کرتے تھے، ان کا استہزاء انھیں کے گلے کا ہار ہوگیا۔

ترجمہ:- پھر ان کے کاموں کی برائیاں انھیں کو پہنچیں۔ جس بات پر یہ ٹھٹول اور استہزاء کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرا۔

عمل کا ردِ عمل

صاحبو! آج کل کیا ہورہا ہے؟ وہی دین کی باتوں پر ہنسنا۔ احکامِ الٰہی سے ٹھٹول کرنا۔ وہ اپنے آپ کو شترِ بے مہار اور گاوانِ علف خوار سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں خدا سچ ہے، اس کا عذاب سچ ہے تو ہم کو نقصان پہنچتا۔ یہ اللہ کرنے والے ہی بدحال ہیں، پامال ہیں۔ نہ کھانے کو برابر ہے نہ پینے کو برابر، نہ تن کو کپڑا نہ پیٹ کو کھانا۔ دیکھو! ہم کیسے مزے میں ہیں۔ موج اُڑاتے ہیں، مزے مزے کے کھانے کھاتے ہیں۔ افسوس! ان کو معلوم نہیں کہ وہ ایک مہلت کی حالت میں ہیں۔ خدا پکڑے گا، گرفتارِ بلا کردے گا تو ان کی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھ جائے گا۔

یاد رکھو! عمل اور ردِ عمل برابر ہوتا ہے۔ ملزوم کے ساتھ لازم لگا ہوا رہتا ہے۔ کرو، بُرائیاں کرو۔ دل کھول کر کرو۔ غریبوں پر ظلم وستم کرو۔ حرام کا مال کھاؤ۔ رشوت کھاؤ۔ جوا کھیلو۔ سٹہ کھیلو۔ اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو پہلے ہوا تھا۔ خدا کی سزا میں دیر ہے۔ مگر چھوڑتا نہیں ہے۔ اسی بات پر متنبہ کرنے کے لئے خدائے تعالیٰ دوسری قوموں کا حال بیان کرتا ہے کہ انھوں نے کیا کیا کام کئے اور اس کا نتیجہ کیا بھگتنا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ

نَحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَي الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۳۵

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ اور جو لوگ شرک کرتے ہیں انھوں نے کہا ، مشرکوں نے کہا ۔ لَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا چاہتا ۔ اگر خدا کی مشیت میں ہوتا ۔ مَاعَبَدْنَا ؛ تو ہم عبادت نہ کرتے ، پرستش نہ کرتے ، نہ پوجتے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ (خدا کو چھوڑ کر) اس کے سوائے ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کسی کو ۔ نَحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا ؛ نہ ہم نہ ہمارے باپ دادا ، خدا کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرتے ۔ وَلَا حَرَّمْنَا ؛ اور حرام نہ ٹھیراتے مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اس کے سوائے ، اس کے بے حکم ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ ۔ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ فَعَلَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں نے کیا ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ فَهَلْ عَلَي الرُّسُلِ ؛ پس پیغمبروں پر واجب نہیں ہے ، ضروری نہیں ہے ۔ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؛ مگر ظاہر ، صاف صاف تبلیغ ۔ پیغمبر کا کام صرف پہنچانا ہے ، منوانا نہ منوانا ان کا کام نہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ مشرکین کہتے ہیں خدا چاہتا تو اس کے سوائے ہم کسی کی عبادت نہ کرتے ، نہ ہم نہ ہمارے باپ دادا ، اور نہ ہم اس کے بے حکم کسی چیز کو حرام ٹھیرا لیتے ۔ جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں وہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے ۔ پیغمبروں کے ذمہ نہیں ہے مگر صاف صاف تبلیغ ۔

صاحبو ! جو لوگ کام کرنا نہیں چاہتے ، خدا و رسول کی اطاعت کرنا نہیں چاہتے وہ ہمیشہ اپنی تمام غلطیوں کا نشانہ ، آماجگاہ خدا کو بناتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں اگر خدا چاہتا تو ہم غیر خدا کی پوجا ہی کیوں کرتے ۔ اور خدا کے احکام کی نافرمانی ہی کیوں کرتے ؟ یعنی خدا چاہ رہا ہے اور ہم کر رہے ہیں ۔ آج کل بھی جن کو کچھ مذہبی لگاؤ باقی ہے وہ تقدیر کو اپنا سپر بناتے ہیں ۔ ہماری قسمت میں ہوتا تو ہم اچھے کام کرتے اور بُرے کام چھوڑتے ۔ ع گر تو نمی پسندی تغیر کُن قضارا ۔

کسی پر اعتراض کرو یا الزام لگاؤ تو وہ اپنی مدافعت کرے گا ۔ وہ دندان شکن جواب دے گا ۔ ان کے سامنے خدا تو ہے نہیں کہ اس کا جواب سنتے ۔

اس مقام میں چند چیزوں کا یاد رکھنا ضروری ہے :

خدا حکیم ہے ، ہر چیز کو وہ جانتا ہے ، اس کے لوازم سے وہ واقف ہے ۔ جیسی حقیقت ہوگی ویسے ہی اس کے لوازم ہوں گے ۔ خدا نے ہاتھی کو سونڈ دی اور گھوڑے کو نہ دی ۔ گھوڑے کو سونڈ نہ دینا اور ہاتھی کو دینا ان کی حقیقتوں کا ، ان کی طبعیتوں کا اقتضاء ہے ۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس کی جیسی فطرت ہے
وہی نمایاں ہوتا ہے ÷ جس کی جیسی طبیعت ہے
(حسرت صدیقیؔ)

اعتراف گناہ نہ کرنا اور خدا کی طرف برائیوں کی نسبت دینا ، یہ کہنا کہ ہماری قسمت میں ایسا ہی تھا ، یہ کچھ کام آنے والی بات نہیں ہے ۔ خدائے تعالیٰ کسی کو تباہ نہیں کرتا ۔ وہ خود اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں ۔ عذرِ گناہ بدتر از گناہ ، تقدیر کا عذر کرنا ہے ۔

اپنی کوتاہیوں کو قسمت کا لکھا کہنا درست نہیں

یاد رکھو! بُرائی، خدا کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتی۔ خدا کا ہر کام عینِ حکمت ہے۔ بدکاروں کی بُرائیاں ان کے عینِ ثابتہ، ان کی حقیقت تک پہنچ کر رہ جائیں گی۔ ہرگز خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت نہ دی جاسکے گی۔ جو لوگ خدا پر الزام لگانے میں کوتاہی نہیں کرتے، بھلا وہ پیغمبروں کی کیا سنتے۔ پیغمبروں کا کام تو صرف پہنچا دینا ہے۔ پیغمبروں کا کہا نہ مانوگے تو اپنے کو تباہ کروگے۔ جو چاہتے ہو کرتے ہو کرو۔ خدا کو تو نشانِ ملامت نہ بناؤ۔ وہ غلام کیا؟ کس کام کا؟ جو دشمن کے وار کو اپنے پر نہ لے اور سامنے سے ہٹ کر مالک پر وار ہونے دے۔ توبہ ہے۔ ایسے ملعون غلام کا انجام معلوم ہے کہ بُرا ہی ہوگا۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾

وَلَقَدْ بَعَثْنَا؛ اور بے شک ہم نے بھیجا، مبعوث کیا۔ فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ؛ ہر قوم میں ہر جماعت میں۔ رَسُوْلًا؛ ایک رسول کو۔ پیغمبر کو۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ؛ اس حکم کے ساتھ کہ اللہ کی عبادت کرو، اسی کو پوجو، اس کی بندگی کرو۔ وَاجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ؛ اور شیطان سے بچو۔ اور سرکشی اور طغیان کرنے والے سے اجتناب کرو۔ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ؛ پھر ان میں سے بعض تو ایسے تھے کہ جنھیں حسبِ اقتضائے محل وحکمت اللہ نے ہدایت کی۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ؛ اور ان میں سے بعض ایسے تھے کہ ان کی فطرت کی وجہ سے، ان کی طبیعت کی کجروی کی وجہ سے وہ گمراہی کے مستحق ہوگئے اور ضلالت ان پر ثابت و قائم رہی۔ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ؛ اب ذرا زمین میں سیر و سیاحت کرو۔ فَانْظُرُوْا؛ پھر دیکھو! نظر کرو۔ كَيْفَ كَانَ؛ کس طرح تھا، کیسا ہوا۔ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ؛ انجام تکذیب کرنے والوں کا، نہ ماننے والوں کا، جھٹلانے والوں کا۔

ترجمہ:- اور یقیناً ہم نے ہر قوم میں ایک رسول مبعوث کیا (بھیجا) کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو۔ پھر بعض کو اللہ نے ہدایت کی اور بعض ضلالت و گمراہی کے مستحق رہے۔ اب ذرا زمین کی سیر و سیاحت کرکے دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔

خدا نے ہر قوم میں رسول بھیجے جنھوں نے پیغام دیا کہ اللہ کی عبادت کی جائے

إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٧﴾

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰهُمْ؛ اگر تم رحمۃ للعالمین ہونے کی وجہ سے ان کی ہدایت کی خواہش کرو، حرص کرو۔ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ؛ پس بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا، راستے پر نہیں لگاتا۔ مَنْ يُّضِلُّ؛ جن کو ان کے اقتضائے فطرت کی وجہ سے ضلالت میں رکھتا ہے۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ؛ اور ان کے لئے کوئی نصرت دینے والا نہیں، یار و مددگار نہیں۔

ترجمہ :- اگر تم ان کی ہدایت کی خواہش کرو (اس کی حرص کرو) تو خدا یقیناً ہدایت نہیں کرتا ان کو جن کو ضلالت میں رکھتا ہے اور ان کا کوئی یار و مددگار بھی نہیں ۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳۸﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ کی قسم کھاتے ہیں ۔ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ؛ اپنی بڑی سخت قسمیں ، بڑی کوشش کی سوگندیں ۔ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ ؛ کہ خدا مبعوث نہیں کرتا ۔ مرنے کے بعد قبروں سے نہیں اُٹھاتا ۔ مَنْ يَّمُوْتُ ؛ اس شخص کو جو مر جاتا ہے ، جو موت کے پنجہ میں گرفتار ہو جاتا ہے بَلٰى ؛ کیوں نہیں ؟ وہ ضرور مرنے کے بعد اُٹھائے گا ۔ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا ؛ یہ اس کا سچا وعدہ ہے ، ہو کر رہے گا ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ بے علم ہیں ، کچھ نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- وہ خوب قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ خدا مُردوں کو زندہ نہ کرے گا ۔ کیوں نہیں یہ اُس کا وعدہ حق ہے ، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں (اس کا اُنھیں یقین نہیں) ۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؛ تاکہ ان کو بیان کر دے ، صاف صاف ظاہر کر دے ، واضح طور سے دکھا دے ۔ اَلَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ؛ اس چیز کو جس میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں ۔ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور تاکہ کافروں کو بھی معلوم ہو جائے ۔ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ؛ کہ وہ جھوٹے تھے ۔ ان کے خیالات واقعہ کے مطابق نہ تھے ۔

ترجمہ :- تاکہ ان کے لئے ظاہر کر دے وہ امر جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اور تاکہ کافروں کو بھی معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے (کذاب تھے) ۔

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ ع

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ ؛ اس کے سوا نہیں کہ کسی چیز کے لئے ہمارا فرمان ۔ اِذَآ اَرَدْنٰهُ ؛ جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں ۔ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ ؛ کہ ہم اس کو کہہ دیتے ہیں ۔ كُنْ ؛ تو ہو جا ۔ فَيَكُوْنُ ؛ پھر وہ چیز ہو جاتی ہے ۔

ترجمہ :- اس کے سوا نہیں کہ کسی چیز کے لئے ہمارا فرمان ، جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم اُس کو صرف یہ کہہ دیتے ہیں ''ہو جا'' پھر وہ چیز ہو جاتی ہے ۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے وطن چھوڑ دیا ، بے گھر ہوگئے ، ہجرت کی ۔ فِى اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ، خدا کے لئے ۔ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؛ اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا ۔ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ؛ ہم ضرور ان کو جگہ دیں گے ، جائے گیر کریں گے ، زمین کا مالک بنا دیں گے ۔ فِى الدُّنْيَا ؛ دنیا میں ۔ حَسَنَةً ؛ اچھی جگہ ۔ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ؛ اور یقیناً آخرت کا بدلہ تو بہت بڑا ہے ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؛ کاش وہ جانتے ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے ہجرت کی خدا کے لئے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ان کو زمین کا مالک بنا دیں گے ۔ دنیا میں اچھی جگہ اور یقیناً آخرت کا بدلہ تو بہت بڑا ہے ۔ کاش وہ جانتے ۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾

اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا ؛ جن لوگوں نے صبر کیا ، تکلیفیں برداشت کرلیں ۔ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ؛ اور اللہ پر توکل کرتے ہیں ، اس پر بھروسہ رکھتے ہیں ، اپنے کام خدا پر چھوڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے صبر کیا اور اپنے ربّ پر اعتماد کیا ، توکّل کیا ۔

صاحبو ! مسلمانوں کے ممالک ہاتھ سے نکلے جا رہے ہیں ۔ یہ نتیجہ ہے ہماری بے صبری کا ۔ مناسب کام نہ کرنے کا ، آرام طلبی کا ۔ اُٹھو محنت کرو ۔ محنت سے عزت ہے ۔ دنیا ہے ۔ آخرت ہے ۔ دنیا تمہاری محنت سے ملے گی اور آخرت تمہارے حسنِ عقیدت سے ۔ اللہ سچّا ہے ۔ اس کا وعدہ حق ہے ۔ تم کو تمہارے ممالک پھر مل جائیں گے ۔ مگر کچھ کام بھی تو کرو ۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہ بیٹھو ۔ دنیا علم وعمل پر چلتی ہے ۔ اسپیچ (تقریر) بازی سے کام نہیں نکلتا ۔ کچھ کرو ۔ مردِ میدان بنو ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے ۔ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ ؛ مگر مرد جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے ، تم سے پہلے ہم نے پیغمبر بھیجے تھے ۔ فَسْـَٔلُوْٓا ؛ پس اے لوگو ! تم سوال کرو ۔ پوچھو ۔ اَهْلَ الذِّكْرِ ؛ علم والوں سے ، اہلِ کتاب سے ۔ قرآن والوں سے ۔ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تمہیں علم نہیں ۔ اہلِ علم سے پوچھو کہ کیا ہم نے رسول نہیں بھیجے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم سے پہلے مَردوں کو وحی دے کر پیغمبر بنا کر بھیجے تھے ۔ تو اے لوگو! اہلِ علم سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں ۔

صاحبو! اس آیت سے کیا کیا نکلتا ہے ۔ اللہ نے ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے تھے تا کہ لاعلمی کا عذر باقی نہ رہے ۔ پیغمبر مرد ہوتے ہیں عورتیں نہیں ہوتیں ۔ عورتوں کا کام ہے خانہ داری نہ کہ مدرسی، معلّمی ۔ نکھٹو مردوں نے عورتوں کو کمانے نکالا ہے ۔ فطرۃً عورتوں کا دماغ مردوں سے کم ہوتا ہے ۔ دماغ کو رحم سے بڑا تعلق ہوتا ہے ۔ دماغی کام بھی کریں گے اور جنیں گی پالیں گی بھی ۔ عورتوں نے خانہ داری چھوڑی ، گھر کی بچوں کی نگرانی نہ رہی ۔ سارا گھر تباہ ۔ کمانے والی عورت کاہل مرد کی کیا سنے گی ۔ اکثر تعلیم یافتہ عورتیں شادی ہی کرنے پر تیار نہیں ۔ بعض عورتیں تنہا غیر ممالک کو جاتی ہیں ۔ ملکی خصوصیات تمدن واخلاق و زبان کا منبع عورتیں ہوتی ہیں ۔ ان یورپ زدہ عورتوں سے کیا خیر کی اُمید ہے ۔

صاحبو! بے علمی بُری بلا ہے ۔ جاہل مُردہ ہے گو چلتا پھرتا ہے ۔ انسان کا امتیاز علم سے ہے ۔ نہ علم ہے نہ ہنر ۔ پھر تم کو انسان کہلانے کا کیا حق ہے ۔ علم و ہنر رکھنے والے تم پر اسی طرح حکومت کرتے ہیں جس طرح انسان حیوان پر حکومت کرتا ہے ۔

صاحبو! آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ÷ درجہل مُرکب ابدالدہر بماند

آتا خاک نہیں ۔ چار سطر عربی عبارت نہیں پڑھ سکتے ۔ نہ نحو سے واقف نہ صَرف سے ۔ چند حدیث کی مترجم کتابیں دیکھیں یا کسی جہلِ مرکب والے سے سُن لیں ۔ پھر کیا تھا علامۂ زمن ۔ اہلِ فن کے ماننے کی کیا ضرورت ۔ ائمہ کی تقلید کی کیا حاجت ۔ مقدمہ بازی ہوتی ہے تو غیر مسلم وکیل و بیرسٹر پر اعتماد کرتے ہیں ۔ اس سے مشورہ لیتے ہیں ۔ اپنی بے علمی و نادانی کا اقرار کرتے ہیں ۔ مگر دینی امور میں کسی پر اعتماد کرنے کی ضرورت نہیں ۔ تقلید کی حاجت نہیں ۔ او جاہل ، نادان ، اپنی کمزوری کا اقرار کر، تجربہ کاروں کی بات مان ، یقین کر کہ جائے اُستاد خالی است ۔ بے علمی کے ساتھ اجتہاد کا دعویٰ چھوٹا منہ بڑی بات ۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ اب تحقیقات کا دروازہ بند ہوگیا ہے ۔ نہیں ۔ سعی و اجتہاد کرو ۔ کوشش کرو ۔ محنت کرو ۔ سہل انگاری نہ کرو ۔ اہلِ علم سے پوچھو ۔ ان سے تعلیم حاصل کرو ۔ عالم بنو ۔ پھر تعلیم کے لئے نکلو ۔ دیکھو نیم مُلّا خطرۂ ایمان نہ بنو ۔ کسی تجربہ کار ڈاکٹر کے ہاتھ کے نیچے ، مدت تک کام کرتے ہیں تو پھر کہیں علحدہ کام کرنے کی اجازت دی جاتی ہے ۔

اللہ نے ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے پیغمبر مرد ہوتے ہیں

دینی معاملات میں اہلِ علم پر اعتماد ضروری ہے

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

بِالْبَيِّنٰتِ ؛ روشن دلیلوں کو، اگر جانتے نہیں لا تَعْلَمُوْنَ سے متعلق ہے ۔ وَالزُّبُرِ ؛ اور کتابوں کو ۔ جیسے زبور کتاب ۔ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ ؛ اور ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ، اُتارا ۔ الذِّكْرَ ؛ قرآن کو ، یاد دہانی کو ۔ یادگار کو ۔ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ؛ کہ تم لوگوں سے بیان کرو ۔ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ؛ جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ۔ اُتارا گیا ۔ وَلَعَلَّهُمْ

يَتَفَكَّرُوْنَ ؛ اور تا کہ وہ غور وفکر کریں ۔

ترجمہ :- (اگر تم نہیں جانتے) روشن دلیلیں اور کتابیں رکھ کر ۔ اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہاری طرف ایک یادگار کتاب (یعنی قرآن) کو اُتارا کہ تم لوگوں سے بیان کرو جو ان کی طرف اُتارا گیا ہے اور تا کہ وہ غور وفکر کریں ۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾

اَفَاَمِنَ ؛ کیا مامون ہوگئے ہیں ، بے فکر ہوگئے ہیں ، نڈر ہوگئے ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ ؛ جو بُری تدبیریں کرتے ہیں ۔ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ ؛ کہ خدا ان کو زمین میں دھنسا دے ، ذلیل وخوار کردے ۔ خُسُوْف ؛ چاند کی روشنی کا زائل ہوجانا ، کُسُوْف ؛ سورج کی روشنی کا زائل ہوجانا ۔ خَسَفَ بِهِ الْاَرْضَ ؛ اس کو زمین میں اُتار دیا ۔ اور یہ ذلّت وخواری سے کِنایہ ہوتا ہے ۔ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ ؛ یا ان کے پاس عذاب آجائے ۔ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ جہاں سے ان کو شعور بھی نہیں تھا ۔ ان کو خیال تک نہ تھا کہ یہاں سے عذاب آئے گا ۔

ترجمہ :- کیا بالکل نڈر ہوگئے ہیں وہ لوگ جو بُری تدبیر کیا کرتے ہیں کہ خدا ان کو زمین میں دھنسا دے ۔ (ذلیل وخوار کردے) یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آجائے جہاں سے یہ خیال کرتے نہیں تھے ؟

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾

اَوْ يَاْخُذَهُمْ ؛ یا ان کو پکڑ لے اور گرفتار کرلے ۔ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ ؛ ان کے آنے جانے میں ۔ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ؛ پس یہ لوگ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے ۔ اس کے دستِ زبردست سے نکل نہیں سکتے ۔

ترجمہ :- یا وہ آنے جانے میں ان کو پکڑ لے تو وہ (اس کی گرفت سے نکل کر) اس کو عاجز نہیں کرسکتے ۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٧﴾

اَوْ يَاْخُذَهُمْ ؛ یا ان کو پکڑ لے ۔ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؛ تھوڑا تھوڑا وقت بوقت ڈراتے ہوئے ۔ فَاِنَّ رَبَّكُمْ ؛ پس بے شک تمہارا ربّ ، تمہارا پروردگار ۔ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ بڑی رأفت ورحم والا ہے ، مہربان ہے ، رحم والا ہے ۔

ترجمہ :- یا وہ انھیں رفتہ رفتہ ڈرا کر گرفتار کرلے ۔ پس بے شک تمہارا رب تو رءوف رحیم ہے ۔ (نرم دل ہے

رحم کرنے والا ہے)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا ۔ اِلٰى مَاخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ؛ ہر اُس چیز کو کہ اللہ نے مخلوق کیا ۔ پیدا کیا ۔ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ ؛ اس کے سایے لوٹتے ہیں ، پھرتے ہیں ۔ فَاءَ يَفِيْءُ فَيْئًا ؛ لوٹنا ۔ پلٹنا ۔ فَیْءٌ ؛ سایۂ اصلی جو دوپہر کے وقت رہتا ہے ۔ فَیْءٌ ؛ وہ مال جو کافروں سے بے لڑے ملا ہو ۔ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ ؛ دائیں بائیں سے ۔ سُجَّدًا لِّلّٰهِ ؛ اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ، اس کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے ۔ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ؛ اور وہ عاجز ہیں ، ذلیل وخوار ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ ہر اُس چیز کو نہیں دیکھتے جس کو خدا نے پیدا کیا ہے کہ اس کے سایے دائیں بائیں جھکتے ہیں وہ خدا کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور اپنی ذلّت وخواری ظاہر کرتے ہیں ۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ ؛ اور اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ، اظہارِ عاجزی کرتے ہیں ، فرماں برداری کرتے ہیں ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں ۔ مِنْ دَآبَّةٍ ؛ جانوروں میں سے ۔ دَبَّ ۔ يَدِبُّ ۔ دَبِيْبًا ؛ رینگنا ۔ دَآبَّةٌ ؛ جاندار ۔ چارپایہ ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اور فرشتے بھی ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ پر عطف ہے ۔ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ اور وہ تکبّر نہیں کرتے ۔ اپنی بزرگی ظاہر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں جو جاندار آسمانوں میں ہیں اور زمین میں اور فرشتے بھی اور وہ تکبّر نہیں کرتے ۔

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾

ربع ٦ ١٢

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ ؛ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ، خوف کرتے ہیں ۔ مِنْ فَوْقِهِمْ ؛ جو ان سے فوق ہے ، ان پر غالب ہے ۔ قاعدہ یہ ہے کہ عزت مند چیز کو اور غالب کو اوپر سے تعبیر کرتے ہیں اور لطیف چیز کو اندر سے ۔ وَيَفْعَلُوْنَ ؛ اور وہ کرتے ۔ بجالاتے ہیں ۔ مَا يُؤْمَرُوْنَ ؛ جس بات کا ان کو امر کیا جاتا ہے ، حکم دیا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- وہ اپنے رب سے ڈرتے اور خوف کرتے ہیں جس کا مرتبہ بلند ہے (اور جو غالب ہے) اور وہ ان کو جو کچھ حکم دیا جاتا ہے بجالاتے ہیں (کرتے ہیں)۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾

اس سے پہلے بیان کیا گیا تھا کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ خدا کے بندے اور اس کے مطیع ہیں ۔ لہذا کئی معبودوں کا ماننا شرک ، اور عذابِ الٰہی سے نہ ڈرنا ہے ۔ لہذا فرماتا ہے وَقَالَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے فرمایا ۔ لَا تَتَّخِذُوْا ؛ نہ بناؤ ، نہ مانو ۔ اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ؛ دومعبود ، دو خدا ۔ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ معبودِ حقیقی صرف ایک ہے ۔ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ؛ لہذا مجھی سے ڈرو ۔ رَهَبَ ۔ يَرْهَبُ ۔ رَهَبًا ؛ ڈرنا ۔ رَاهِبٌ ؛ تارکِ دنیا ، خدا پرست ، خدا ترس ، رُهْبَانِيَتٌ ؛ خدا ترسی ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے (حکم دیا ہے اور) فرمایا ہے دو معبود مت بناؤ ۔ معبودِ حقیقی صرف ایک ہے ۔ لہذا مجھی سے ڈرو (کسی اور کی پروا نہ کرو)۔

خدا کی یکتائی کی عقلی دلیل

صاحبو ! ذرا غور کرو ۔ ایک عورت کے دو شوہر ، ایک ملک کے دو بادشاہ ، ایک جمعیت کے دو صدر اور ایک کابینہ کے دو پریسیڈنٹ نہیں ہوسکتے ۔ مثل مشہور ہے دو مُلّا میں مُرغی مُردار ۔ ذرا سوچو ، کئی خدا ہوتے تو آپس میں اختلاف رائے ہوتا یا نہ ہوتا ۔ یا نہ ہوسکتا ۔ اگر اختلاف ممکن نہیں تو ایک بیکار ہے اور اگر اختلاف ممکن ہے تو اختلاف کی صورت میں جس کی نہ چلے وہ تو بندہ ہے ، عاجز ہے ، سرافگندہ ہے اگر آپس میں اختلاف ہو اور ہر ایک اپنی چلانا چاہے تو شر و فساد کا دروازہ کھل جائے گا ۔ نظامِ عالم برقرار نہ رہے گا ۔ نہ زمین رہے گی نہ آسمان ۔

صاحبو ! نظامِ عالم کی درستی اور اس کا ایک ڈھرّے پر چلے چلنا کیا واحد قہار پر دال نہیں ؟

ایک ہم آہنگی سب میں ہے موجود ÷ جو دلیل وطریقِ وحدت ہے (حسرتؔ)

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ سب اس کے بندے ہیں اور سب کا قیام اسی پر ہے ۔ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؛ اور اسی کی فرماں برداری اور اطاعت لازم ہے ، دائم ہے ۔ دِيْنٌ ۔ مذہب ۔ اطاعت ۔ فرماں برداری ۔ وَصَبٌ ؛ دائمی بیماری ، لاعلاج مرض ۔ یعنی خدا کی اطاعت لازم ہے ۔ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ؛ کیا خدا کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو؟ کیا تمہارا تقویٰ غیرِ خدا کے لئے ہے ۔؟

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا (خدا کا) ہے ۔ اس کی اطاعت اور فرماں برداری لازم ہے ۔ (لوگو!) کیا تم خدا کو چھوڑ کر کسی اور سے ڈرتے ہو؟ (کیا تمہارا تقویٰ غیر اللہ کے لئے ہے؟)

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ﴿٥٣﴾

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ ؛ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے، جو راحت ہے، جو دولت ہے ۔ فَمِنَ اللّٰهِ ؛ وہ تو سب خدا کی طرف سے ہے ۔ مگر تم ہو کہ خدا کو بھولے بیٹھے ہو ۔ نہ اس کا ڈر ہے نہ اس سے اُمید ۔ مگر ہاں ! ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ ؛ پھر جب تم کو ضرر پہنچتا ہے امراض گھیر لیتے ہیں ۔ چوطرف سے مایوسی آجاتی ہے ۔ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ؛ تو اُسی سے گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کرتے ہیں ۔ جُؤَار ؛ چیخنا، چلانا، تضرّع وزاری کرنا ۔ اور یہ ایک فطری جذبہ ہے ۔ بچہ پیدا ہوتا ہے ۔ نہ ماں کو جانتا ہے نہ باپ کو، نہ دایہ کو جانتا ہے نہ اَنّا کو ۔ مگر خوب سمجھتا ہے ۔ کہ میری اس بھوک میں کوئی اپنی شانِ رزّاقیت دکھائے گا ۔ دودھ پلائے گا ۔ اسی طرح مرتے وقت یا سخت آفت میں مبتلا ہونے کے وقت، جہاز میں بیٹھنے کے وقت، خدا کی طرف رجوع کرتا ہے ۔ اور اسی طرح گڑگڑا کر دعائیں کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (لوگو!) تمہارے پاس جتنی نعمتیں ہیں وہ خدا ہی کی دی ہوئی ہیں ۔ پھر جب تم کو ضرر پہنچتا ہے تو اسی سے گڑگڑا کر دُعائیں کرتے ہو ۔

ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾

ثُمَّ اِذَا ؛ پھر دیکھو جب ۔ كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ ؛ کھول دے، دفع کردے، دُکھ درد کو، تکلیف اور ضرر کو تم سے ۔ اِذَا فَرِيْقٌ مِنْكُمْ ؛ تو تم میں کا ایک گروہ، تم میں سے چند لوگ ۔ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ؛ اپنے ربّ کے ساتھ شرک کرتے ہیں ۔ اس کی قوتوں کو دوسروں میں موجود سمجھتے ہیں ۔ دوسروں کو شریکِ تاثیر اور موثر سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر جب تم سے ضَرر دور کردیتا ہے تو تم میں کا ایک گروہ اپنے ہی رب سے شرک کرتا ہے ۔

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾

لِيَكْفُرُوْا ؛ تاکہ نہ مانیں ناشکری کریں، ناقدری کریں ۔ بِمَا اٰتَيْنٰهُمْ ؛ ان چیزوں کی کہ ہم نے ان کو دی ہیں ۔ فَتَمَتَّعُوْا ؛ اچھا دنیا چند روزہ ہے، خوب مزے اُڑالو، فائدہ اُٹھالو، ان نمک حرامیوں اور ناشکریوں کا انجام کیا ہوگا؟ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ تم کو عنقریب معلوم ہوجائے گا کہ کیا عذاب آنے والا ہے ۔ کیا سزا دی جانے والی ہے ۔ کیسی تباہی کا سامنا ہوگا ۔

ترجمہ :- (یہ لوگ شرک کیوں کرتے ہیں؟) تاکہ اس کی ناشکری کریں (ناقدری کریں) جو کچھ کہ ہم نے ان کو دیا ہے (اچھا!) چند روزہ فائدہ اُٹھالو ۔ عنقریب تم کو معلوم ہوجائے گا (کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے) ۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾

وَيَجْعَلُوْنَ ؛ اور مقرر کرتے ہیں ۔ بناتے ہیں ۔ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ ان بُتوں کے لئے جن کو نہ علم ہے نہ ادراک ہے۔ یا ان خیالی معبودوں کے لئے جن کا نہ زمین میں مکان ہے نہ آسمان پر نشان ہے۔ جن کو کوئی نہیں جانتا، خیالی خیالی ڈھکوسلے ہیں ۔ نَصِيْبًا ؛ حصہ ۔ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؛ ان عطایا سے کہ ان کو ہم نے دی ہیں ۔ یعنی بتوں پر چڑھاوا دیتے ہیں ، پرساد مقرر کرتے ہیں ۔ بھکت دیتے ہیں ۔ تَاللّٰهِ ؛ اللہ کی قسم ہے ۔ لَتُسْـَٔـلُنَّ ؛ ضرور تم سے سوال کیا جائے گا ، باز پرس کی جائے گی ، جواب دہی طلب کی جائے گی ۔ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ؛ ان عقائد اور ان اعمال سے کہ تم افراء کرتے ہو ، جھوٹ باندھتے ہو ۔

ترجمہ :- اور وہ ، ان کے لئے جو کچھ نہیں جانتے ، ہمارے عطایا میں سے ایک حصّہ مقرر کرتے ہیں ۔ واللہ جو کچھ تم افترا پردازی کرتے ہو (غلط کاری کرتے ہو) ضرور اس سے تم سے باز پُرس کی جائے گی (تم کو جوابدہی کرنے پڑے گی) ۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ ؛ اور اللہ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں ۔ دیویاں مانتے ہیں ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ خدا (ان بے سروپا باتوں سے) پاک ہے ، بے عیب ہے ۔ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ؛ اور ان کے لئے وہ جو وہ چاہتے ہیں ، یعنی خدا کے تو ہوں بیٹیاں اور ان کو چاہیۓ بیٹے ۔

ترجمہ :- اور (یہ نادان) خدا کے لئے بیٹیاں مانتے (اور تجویز کرتے ہیں) وہ پاک ہے ۔ اور ان کے لئے (بیٹے) جو وہ چاہتے ہیں ۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ ؛ اور جب ان میں سے کسی ایک کو بشارت دی جاتی ہے ، خوش خبری دی جاتی ہے ، خبر دی جاتی ہے ۔ بِالْاُنْثٰى ؛ عورت کی ، لڑکی ہونے کی ، جب ان میں سے کسی کو کہا جاتا ہے کہ تم کو لڑکی پیدا ہوئی ۔ ظَلَّ ؛ تو ہو جاتا ہے ۔ وَجْهُهٗ ؛ اس کا چہرہ ، اس کا منہ ۔ مُسْوَدًّا ؛ سیاہ ۔ اس کا چہرہ مکدّر ہو جاتا ہے ۔ وَهُوَ كَظِيْمٌ ؛ اور وہ غصہ سے بھرا ہوا ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے جب کسی کو بشارت دی جاتی ہے کہ لڑکی ہوئی تو اس کا چہرہ مکدّر ہو جاتا ہے اور وہ غصّہ سے بھر جاتا ہے ۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ

اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ ؛ قوم سے چھپتا ہے ۔ کسی کو منھ نہیں دکھاتا ۔ شرمندگی سے سامنے نہیں آتا ۔ مِنْ سُوْءِ ؛ بُرائی سے ۔ مَا بُشِّرَ بِہٖ ؛ اس چیز سے کہ بشارت دی گئی ہے ۔ خبر دی گئی ہے ۔ پھر وہ کیا کہنے لگتا ہے : اَیُمْسِکُہٗ ؛ کیا اس کو رکھے ۔ عَلٰی هُوْنٍ ؛ ذلّت کے لئے ۔ اَمْ یَدُسُّہٗ فِی التُّرَابِ ؛ یا اس کو گاڑ دے ، چُھپا دے مٹی میں ، اس کو زندہ درگور کردے ۔ اَلَاسَآءَ ؛ دیکھو بہت بُرا ہے ۔ مَایَحْکُمُوْنَ ؛ جو حکم وہ لگاتے ہیں ، جو فیصلہ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اس بُرائی سے کہ جس کی اسے خبر دی گئی ہے (یعنی لڑکی پیدا ہونے کی خبر سُن کر) لوگوں سے چھپتا ہے اور ان کو اپنی صورت نہیں دکھاتا ۔ (پھر کرنا کیا چاہتا ہے؟) کیا ذِلّت و خواری کے ساتھ لڑکی کو رکھے یا اس کو (زندہ درگور کردے) مٹی میں دبادے ۔ ہاں ذرا سنو ! کیا بُرے احکام لگاتے ہیں (کیا غلط فیصلے کرتے ہیں) ۔

لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۶۰

لِلَّذِیْنَ ؛ جن لوگوں کے لئے ۔ لَایُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ کہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ۔ مَثَلُ السَّوْءِ ؛ بُری مثال ہے ، بُری صفت ہے ، غلط احکام ہیں ۔ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؛ اللہ کے صفات اس کے احکام اعلےٰ و ارفع ہیں ۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؛ وہ عزت والا ہے ، حکمت والا ہے ۔ غلط کاروائیاں نہیں کرتا ۔ ظالمانہ احکام نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے حالات و صفات بُرے ہیں اور اللہ کے اوصاف اور احکام اعلےٰ و ارفع ہیں ۔ وہ عزیز و حکیم ہے ۔ (کوئی اس کے حکم کو ٹال نہیں سکتا ۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اچھا ہی رہتا ہے) ۔

صاحبو ! عرب لوگ غیور تھے ۔ بیٹی کی شادی کرنے سے کراہت کرتے تھے ۔ نرم دل لوگ بیٹی کی شادی کرنے کو ذلّت سمجھتے تھے مگر کردیتے تھے اور جو سخت دل ہوتے وہ زندہ درگور کردیتے اور جیتی جاگتی بچی کو سپردِ خاک کرتے ، مٹی میں دبا دیتے ۔ مگر اب کیا حال ہے ۔ اولاد کشی اب بھی ہے ، مگر دوسرے رنگ میں ۔ شادی کے پیشتر اگر بیٹی کو حمل ہوجائے تو ڈاکٹروں ، ڈاکٹرنیوں نرسوں کی عنایت سے وہ ساقط کردیئے جاتے ہیں ، گرا دیئے جاتے ہیں ۔ بعض بدبخت لاکھ دوائیں کھلاؤ ، لاکھ پچکاریاں دو ، لاکھ لیپ لگاؤ نہیں ساقط ہوتا تو اس کی بڑی مٹی خراب ہوتی ہے ۔ کوئی یہ تو کہے کہ ضبطِ تولید ، برتھ کنٹرول بھی کیا اولاد کشی نہیں ہے ۔ ان نادانوں کو معلوم ہونا چاہئیے کہ کثرت بڑی قوت ہے ۔ فرانس کی آبادی برتھ کنٹرول کی وجہ سے پانچ کروڑ سے تین کروڑ ہوگئی اور جرمن قوم ضبطِ تولید نہ کرنے سے پانچ کروڑ سے سات کروڑ ہوگئی ۔ مگر افسوس کہ ہندستانیوں کی کثرت باعثِ عزت نہیں ۔ کیونکہ صاحبِ دولت نہیں ۔ مگر دولت آئے گی کدھر سے ۔ ؟ نہ صنعت ہے نہ حرفت ہے نہ تجارت ہے ۔ برتھ کنٹرول اس لئے کرتے ہیں کہ ان کی مختصر کمائی ان کے لئے قوتِ لایموت ہو ۔ افسوس ہندوستان کا آدے کا

برتھ کنٹرول بھی ایک قسم کی اولاد کشی ہے

آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ اور ان میں سے مسلمانوں کو امتیازِ خاص ہے۔ ایک کو روئیں دو کو روئیں اور کس کس بات کو روئیں!

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ ؛ اور اگر اللہ مواخذہ کرتا، گرفت کرتا، پکڑ لیتا۔ اَلنَّاسَ ؛ لوگوں کو۔ بِظُلْمِهِمْ ؛ ان کے ظلم کی وجہ سے۔ ظلم کیا ہے؟ مستحق کو اس کا حق نہ دینا۔ حقدار کو حق سے روکنا۔ مَاظَلَمَکَ عَنْ ھٰذَا ؛ کس نے تم کو اس سے روکا۔ ظُلْمَتٌ ؛ تاریکی جو چلنے پھرنے سے روکتی ہے۔ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا ؛ تو زمین پر نہ چھوڑتا، باقی نہ رکھتا، ترک نہ کرتا۔ مِنْ دَآبَّةٍ ؛ کسی چلنے والے کو، جاندار کو، آدمی کو۔ وَلٰكِنْ ؛ اور لیکن۔ يُؤَخِّرُهُمْ ؛ (اپنے کرم سے) ان کو مہلت دیتا ہے، رحم سے تاخیر کرتا ہے۔ مگر ہمیشہ نہیں۔ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ مدتِ معینہ تک، مقررہ وقت تک۔ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ ؛ پھر جب ان کی اجل آجاتی ہے، معینہ وقت آجاتا ہے، مہلت کا زمانہ گزر جاتا ہے لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً ؛ تو ایک گھڑی کی بھی تاخیر نہیں کرتے، نہ اس سے پیچھے ہٹتے۔ وَلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ؛ اور نہ تقدیم ہی کر سکتے ہیں، نہ آگے ہی بڑھ سکتے ہیں۔

ترجمہ:- اور اللہ اگر ان کے ظلم کی وجہ سے لوگوں کو پکڑ لیتا (ان سے مواخذہ کرتا) تو روئے زمین پر کسی جاندار کو ہرگز نہ چھوڑتا۔ لیکن (اللہ) ایک مدت معینہ تک ان کو مہلت دیتا ہے۔ پھر جب (ان کی مہلت ختم ہو جاتی ہے) ان کی اجل آجاتی ہے تو ایک گھڑی بھی تاخیر کر سکتے ہیں نہ تقدیم (نہ اس سے پیچھے ہٹ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں)۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں، مانتے ہیں۔ مَا يَكْرَهُوْنَ ؛ اس کو جس سے خود کراہت کرتے ہیں، ناپسند کرتے ہیں۔ یعنے خدا کی بیٹیاں مانتے ہیں۔ دیویاں مانتے ہیں۔ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمْ ؛ اور ان کی زبانیں بیان کرتی ہیں۔ اَلْكَذِبَ ؛ جھوٹ کو، وہ جھوٹ کہتے ہیں۔ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؛ کہ ان کے لئے بھلائی ہے، خوشحالی ہے، ان کے خیالات اچھے ہیں۔ اس شرک کا انجام کیا ہوگا؟ اس کُفر کا انجام کیا ہوگا؟ لَا جَرَمَ ؛ ضرور لاعلاج، حق تو یہ ہے۔ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ ؛ کہ ان کے لئے آتش دوزخ ہے، ان کے حصہ میں آگ میں جلنا ہے۔ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ؛ اور وہ آگے بھیجے جائیں گے۔ فَرَطٌ ؛ وہ شخص جو قافلہ سے پہلے نکلتا ہے کہ اس کا انتظام کرے۔ اِفْرَاطٌ ؛ زیادتی۔ تَفْرِيْط ؛ کمی۔ اِفْرَاطٌ ؛ جلدی کرنا۔ ترک کرنا۔ بُھلانا۔

ترجمہ :- اور اللہ کے لئے (بیٹیاں ، دیویاں) مانتے ہیں جن کو خود کے لئے پسند نہیں کرتے (کراہت کرتے ہیں ، ناک بھوں چڑھاتے ہیں) اور وہ جھوٹ کہتے ہیں کہ ان کے حصّہ میں (خوشیاں ہیں) بھلائی ہے ۔ (نہیں) ناچار بے شک ان کے حصّہ میں آتشِ جہنّم ہے اور وہ حد سے تجاوز کر گئے ہیں ۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

تَاللّٰهِ ؛ اللہ کی قسم ، قسم بخدا ۔ لَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ ہم نے رسول بھیجے ۔ اِلٰی اُمَمٍ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے پہلے قوموں کی طرف ۔ تم سے قبل اُمتوں کی طرف ۔ فَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ ؛ پھر شیطان نے ان کو زینت والا بتایا ، اچھا کرکے دکھایا ۔ اَعْمَالَھُمْ ؛ ان کے اعمال کو ۔ کاموں کو ۔ فَھُوَ وَلِیُّھُمْ ؛ پھر وہ شیطان ان لوگوں کا ولی ہے ، دوست ہے ، یار و مددگار ہے ۔ اَلْیَوْمَ ؛ آج وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ اور ان کے لئے عذابِ الیم ہے ۔ دردناک سزا ہے ، درد ہے ، دُکھ ہے ۔

ترجمہ :- قسم بخدا ، ہم نے تم سے قبل اُمتوں کی طرف رسول بھیجے ۔ پھر شیطان نے ان کے اعمال کو اچھا کرکے دکھایا ۔ پس آج وہ (شیطان) ان کا ولی ہے ، (دوست ہے) ۔ اور (حقیقت میں) ان کے لئے عذابِ الیم ہے ، (دردناک سزا ہے) ۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾

وَمَآ اَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں اُتارا ۔ عَلَیْکَ ؛ تم پر ۔ اَلْکِتٰبَ ؛ کتاب کو ، قرآن کو ۔ اِلَّا لِتُبَیِّنَ ؛ مگر اس لئے کہ تم بیان کردو ۔ صاف صاف کہہ دو ۔ لَھُمْ ؛ ان سے ، ان کے لئے ۔ اَلَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ ؛ ان مسائل کو جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۔ آپس میں جھگڑتے ہیں ۔ وَھُدًی وَّ رَحْمَةً ؛ اور وہ (قرآن) ہدایت و رحمت ہے ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے یہ قرآن تم پر اس لئے اُتارا ہے کہ جن مسائل میں یہ اختلاف کرتے ہیں ان کو صاف کردو ۔ اور یہ قرآن سراپا ہدایت و رحمت ہے ایماندار قوم کے لئے ۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

ع ۸ ۵ ۱۴

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۵﴾

یہ قرآن دلوں کو زندہ کرنے والا ۔ بنجر دماغوں کو سرسبز کرنے والا ہے ۔

وَاللّٰهُ اَنۡزَلَ ؛ اور اللہ نے نازل کیا ، اُتارا ۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان سے پانی ، ابر سے بارش ۔ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ ؛ پھر اس پانی سے زمین کو زندہ کیا ۔ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؛ اس کے مرنے کے بعد ، خشک زمین کو سرسبز کردیا ۔ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؛ اس میں نشانی ہے ۔ قدرتِ خدا کی آیت ہے ۔ علامت ہے ، دلالت ہے ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو کان دھر کر سنتے ہیں ، غور و فکر کا ارادہ رکھتے ہیں ، سنتے ہیں سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا ۔ زمین کے مُردہ اور خشک ہونے کے بعد اس کو زندہ اور سرسبز کردیا ۔ اس میں کان دھر کر سننے والوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی دلیل اور نشانی ہے ۔

صاحبو ! قرآن اور اُس کی تعلیم بنجر زمینوں یعنی مُردہ دلوں کو سرسبز و شاداب کرتی ہے ۔ ایمان سے معمور کرتی ہے ۔ اب ضرورت ہے کہ اُس کو سنیں اور اُس پر عمل کریں ۔

وَاِنَّ لَکُمۡ فِی الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَۃً ؕ نُسۡقِیۡکُمۡ مِّمَّا فِیۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَیۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیۡنَ ﴿۶۶﴾

خداوندِ تعالیٰ اپنے آثارِ قدرت کو بیان کرتا ہے ۔ دنیا میں جو تغیرات ہوتے ہیں اور انسانی طاقت سے جو باہر ہیں ان کو ظاہر کرتا ہے ۔ مخلوقات سے خالق کی طرف رہنمائی فرماتا ہے ۔ مرنے کے بعد جواب دہی کو ثابت کرتا ہے ۔

وَاِنَّ لَکُمۡ فِی الۡاَنۡعَامِ ؛ اور چار پایوں میں تمہارے لئے ۔ لَعِبۡرَۃً ؛ البتہ عبرت ہے ، نصیحت ہے ، بہترین سبق ہے ۔ مجاز سے حقیقت کی طرف گزرنا ہے ، مخلوقات سے خالق کی طرف پہنچنا ہے ۔ نُسۡقِیۡکُمۡ ؛ ہم تم کو پلاتے ہیں ۔ سَقٰی وَاَسۡقٰی ؛ دونوں کے معنے پلانے کے ہیں ۔ سَاقِیۡ پلانے والا ۔ مِمَّا فِیۡ بُطُوۡنِهٖ ؛ اس چیز سے جو ان کے پیٹوں میں ہے ۔ مِنۡۢ بَیۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ ؛ گوبر اور خون کے درمیان سے ۔ جانوروں کے پیٹ میں کیا ہوتا ہے ؟ یہی گھاس ، پتی جو گوبر بن جاتی ہے ۔ اور خون ۔ گوبر کی بدبو ۔ ان میں سے کچھ نہیں رہتا ۔ کیا پلاتا ہے ؟ لَبَنًا خَالِصًا ؛ خالص دودھ ۔ سَآئِغًا ؛ خوش گوار ، مزہ دار ، رچنے پچنے والا ۔ لِّلشّٰرِبِیۡنَ ؛ پینے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور بے شک تمہارے لئے چار پایوں میں ایک عمدہ سبق ہے ، (عبرت ہے ، رہنمائی ہے) کہ ہم اس چیز سے جو ان کے پیٹوں میں ہے یعنی گوبر اور خون ، ان کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوش گوار ہے (رچنے پچنے والا ہے) ۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

اللہ تعالیٰ ایک قدرت کی نشانی کے بعد دوسری نشانی کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ ؛ اور کھجوروں سے ۔ نَخْلٌ وَنَخِيْل ؛ کھجور کے درخت ۔ نخل کا پھل اور ثمرہ ۔ کھجور ۔ نخلستان ، کھجوریں ۔ وَالْاَعْنَابِ ؛ اور انگور کی بیلیں ۔ عِنَب انگور اور انگور کی بیلیں ۔ دونوں پر مستعمل ہے ۔ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا ؛ اس سے تم شراب بناتے ہو ۔ منشی چیزیں بناتے ہو ۔ وَرِزْقًا حَسَنًا ؛ اور اچھا رزق ، سرکہ ، مُقّی ۔ آب جوش ۔ چونکہ معطوف ، معطوف علیہ جُدا ہوتے ہیں ۔ لہذا شراب اور منشی چیزیں رِزْقًا حَسَنًا میں داخل نہیں ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؛ اس میں بڑی نشانی ہے ۔ کرشمۂ قدرتِ الٰہی ہے ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ۔ اور اس سے کام بھی لیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور کھجوروں اور انگوروں سے تم شراب اور اچھا رزق تیار کرتے ہو ۔ اس میں عقل والوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی نشانی ہے ۔

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾

وَاَوْحٰى رَبُّكَ ؛ اور تمہارے رب نے وحی کی ، الہام کیا ، دل میں ڈالا ۔ اِلَى النَّحْلِ ؛ شہد کی مکھی کی طرف ۔ اَنِ اتَّخِذِیْ ؛ کہ تو بنالے ۔ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا ؛ پہاڑوں میں گھر بنالے ۔ وَمِنَ الشَّجَرِ ؛ اور درختوں سے ، اشجار سے ۔ وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ؛ اور ان منڈووں سے کہ لوگ بناتے ہیں ۔ عَرْشٌ ؛ تخت ۔ عَرِيْش ؛ منڈوہ ، چھپّر ۔

ترجمہ :- اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں ڈالا (الہام کیا) کہ پہاڑوں اور درختوں اور منڈووں میں اپنے گھر بنالے ۔

ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾

ثُمَّ كُلِیْ ؛ پھر اے شہد کی مکھی کھا ، رس چوس ۔ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؛ ہر قسم کے ثمروں سے ، میووں سے ، پھلوں سے ۔ فَاسْلُكِیْ ؛ پھر چل ، داخل ہو ۔ مَسْلَك ؛ طریقہ ۔ سَالِك ؛ راہ رَو ، خدا کا راستہ چلنے والا ۔ سُبُلَ رَبِّكِ ؛ اپنے

خدا کے راستوں کو ۔ ذُلُـلًا ؛ مطیع ۔ فرماں بردار ہوکر ۔ ذَلَّ یَـذِلُّ ذِلَّـۃً ؛ رسوائی ، خواری ۔ ذُلٌّ ؛ فرماں برداری ، اطاعت ۔
خدا نے جیسا الہام کیا ہے اس کے مطابق رس چوس اور شہد بنا ۔ یَـخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا ؛ ان مکھیوں کے پیٹوں میں سے نکلتی ہے ۔
شَرَابٌ ؛ ایسی پینے کی چیز ۔ مُـخْتَلِفٌ اَلْـوَانُـهٗ ؛ کہ اس کے رنگ مختلف ہیں ، بعض سپید ہیں ، بعض زرد ہیں ، بعض سرخ ہیں ۔
پھر ان کی بُو بھی مختلف ہے ۔ فِیْهِ شِفَـآءٌ لِّـلنَّـاسِ ؛ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے ۔

اے کیمسٹری والو ! ذرا پھولوں کے رس سے شہد تو بنالو ، اس میں شفا تو پیدا کرلو ۔ تم مرجاؤ گے لیکن ہرگز نہ بناسکو گے ۔
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَـۃً ؛ اس میں قدرتِ الٰہی کا کرشمہ ہے ۔ نظامِ قدرت کا طریقہ ہے ۔ خدا کی قدرت وحکمت کی نشانی ہے ۔
مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ یَّـتَـفَـکَّرُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر (اے شہد کی مکھی) تو ہر قسم کے میووں سے کھا (ان کا رس چوس) اور فرماں برداری سے (اطاعت سے)
اللہ کے بتائے ہوئے راستوں پر چل ۔ ان (شہد کی مکھیوں) کے پیٹ میں سے ایک پینے کی چیز
نکلتی ہے جو مختلف رنگ کی ہے (مختلف قسم کی ہے) اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے (یعنی شہد
شفا بخش ہے) اس میں سوچنے سمجھنے والوں کے لئے اللہ کی قدرت اور حکمت کی نشانی ہے ۔

صاحبو ! بعض لوگ ، جس لفظ کے دو معنے ہوتے ہیں اس لفظ کو پہلے ایک معنے میں استعمال کرتے ہیں ۔ پھر چالا کی سے اُسی لفظ کے پہلے معنٰی کو دوسرے معنٰی میں استعمال کرتے ہیں ۔ وحی کے دو معنے ہیں (۱) وہ تعلیمِ خداوندی جو پیغمبروں کو ہوتی ہے (۲) وہ بات جو جانوروں کے دل میں بھی ڈالی جاتی ہے ۔ یہ سفاک ، چالاک ، وحی کا لفظ کہتے ہیں جو پیغمبروں کے ساتھ خاص تھا ۔ پھر وحی کے لفظ ہی کو جو الہام کے معنٰی میں بھی مستعمل ہوتا ہے ، اپنے لئے ثابت کرتے ہیں ۔ پھر اس کے بعد خود پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ توبہ ، توبہ استغفر اللہ ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک ۔

تمہارے دل میں اگر خیر ہے تو وہ تم کو ملامت کرتی ہوگی کہ پیغمبروں کی وحی الگ ہے اور تمہارے خیالاتِ فاسد جُدا ۔
تم کیوں مغالطہ میں پڑتے ہو اور دوسروں کو پھنساتے ہو ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔

وحی کے معنی الہام کے بھی ہیں لیکن وحی بمعنی پیغام خداوندی وہ صرف پیغمبروں کو ہوتی ہے

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكَیْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ ع ۹ ۵ ۱۵

وَاللّٰـهُ خَلَقَکُمْ ؛ اور اللہ نے تم کو پیدا کیا ۔ مخلوق کیا ۔ ثُـمَّ یَتَوَفّٰکُمْ ؛ پھر تم کو وفات دے گا ، تمہارے زندگی کے دن پورے کردے گا ، تم کو پورا پورا لے لے گا ۔ وَفٰی ۔ یَـفِیْ ۔ وَفَاءٌ ؛ پورا کرنا ۔ وَافِیْ ؛ پورا ۔ تَوَفِّیْ ؛ پورا پورا لینا ۔ زندگی کے دن پورے کردینا ۔ وفات دینا مارڈالنا ۔ وَمِنْکُمْ مَنْ ؛ اور تم میں سے ایسے بھی ہیں جو ۔ یُرَدُّ ؛ واپس کردیئے جاتے ہیں ، رد کردیئے جاتے ہیں ۔ لوٹا دیئے جاتے ہیں ۔ اِلٰـی اَرْذَلِ الْعُمُرِ ؛ نہایت رذیل اور خراب عمر کی طرف ۔ کھوسٹ عمر کی طرف ۔ جیسی جیسی علمی ترقی ہوتی ہے ، ویسے ویسے علمی تنزل بھی ہوگا ۔ لِـکَـیْ لَایَـعْـلَمَ ؛ تا کہ نہ جانے ، علم نہ رکھے ۔ بَـعْـدَ عِـلْـمٍ ؛

علم رکھنے کے بعد۔ شَیْئًا ؛ کچھ۔ جس طرح بچپن میں کچھ علم نہ تھا، بڑھاپے میں بھی علم نہ رہے گا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ؛ بے شک اللہ علیم و قدیر ہے، بالذات علم اور قدرت خدا کی صفت ہے۔ جس نے علم و قدرت دی تھی وہ واپس لے گا بھی۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تمہیں خلق کیا (پیدا فرمایا) پھر وہ تمہیں وفات بھی دے گا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جو کھوسٹ عمر کو پہنچیں گے (ان کی زندگی ادنیٰ درجہ کی ہوجائے گی) تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانیں بے شک اللہ ہی (بالذات) علیم و قدیر ہے۔ (نہ کسی کا علم ذاتی ہے نہ قدرت)۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾

وَاللّٰہُ فَضَّلَ ؛ اور اللہ نے فضیلت دی، فاصل کردیا، زیادہ دیا۔ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؛ بعض کو بعض پر۔ فِی الرِّزْقِ ؛ رزق میں، کھانے پینے میں۔ کسی کو کھانے پینے میں کشادہ وسعت رکھا کسی کو تنگ دست۔ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا ؛ پس نہیں ہیں وہ لوگ جن کو فضیلت دی گئی ہے۔ بِرَآدِّیْ رِزْقِھِمْ ؛ اُن کے رزق کو دے دیتے، تقسیم کردیتے۔ عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ ؛ ان لوگوں پر جن کے مالک ان کے ہاتھ ہوئے ہیں یعنی ماتحت، نوکر چاکر، لونڈی غلام۔ فَھُمْ فِیْہِ سَوَآءٌ ؛ کہ وہ اس میں برابر ہوجائیں۔ تمام رزق اللہ کا پیدا کیا ہوا اور اُسی کا دیا ہوا ہے کہ خدا نے کسی کو کشادہ دست بنایا تو وہ اپنے ماتحتوں کو خود ان کی محنت کی روزی کو پوری پوری نہیں دیتے کہ کہیں غریب بھی ہمارے برابر نہ ہوجائیں۔ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ ؛ تو کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔ جَحَدَ۔ یَجْحَدُ۔ جُحُوْدًا ؛ انکار، نہ ماننا۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دی، کشادہ دست بنایا تو جنھیں فضیلت دی گئی (کشادہ دست بنایا گیا) وہ اپنا کھانا پینا (اپنا رزق) اپنے ماتحتوں کو نہیں دیتے کہ کہیں وہ بھی (ہمارے) برابر نہ ہوجائیں۔ تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ ؛ اور اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا۔ مِنْ اَنْفُسِکُمْ ؛ تم ہی سے۔ تمہاری جنس و نوع سے۔ اَزْوَاجًا ؛ جمع زوج جوڑا۔ مرد و عورت۔ وَجَعَلَ لَکُمْ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ ؛ اور تمہاری بیبیوں سے تمہارے لئے پیدا کئے۔ بَنِیْنَ ؛ بیٹے۔ وَحَفَدَةً ؛ جمع حَافِد ؛ خدمت کے لئے دوڑنے والے۔ پوتے۔ وَرَزَقَکُمْ مِنَ الطَّیِّبٰتِ ؛ اور تمہیں اچھی چیزوں سے رزق دیا۔ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ ؛ تو کیا وہ باطل کو، جھوٹ کو مانتے ہیں۔ اس پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں؟ وَبِنِعْمَتِ اللّٰہِ

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ؛ اور اللہ کی نعمت کا وہ انکار کرتے ہیں، کفر کرتے ہیں، ناقدری کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تمہارے لئے خود تم ہی میں سے بیبیاں دیں اور تمہاری بیبیوں سے بیٹے پوتے پیدا کئے اور اچھا رزق دیا تو کیا یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمت سے کفر کرتے ہیں (اس کی ناشکری کرتے ہیں) ؟

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں، پوجتے ہیں۔ ایسوں کو جو مَالَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا؛ جو مالک نہیں ان کے رزق کے، جن کے ہاتھ میں ان کا کھانا پینا نہیں۔ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین سے۔ شَيْئًا ؛ کچھ۔ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ اور ان کو استطاعت نہیں، طاقت نہیں، قوت نہیں۔ اور وہ بغیر خدا کے حکم کے کچھ کر نہیں سکتے۔ کام بھی اسی وقت ہوسکتا ہے جب خدا چاہے، ''کُن'' فرمائے۔

ترجمہ :- وہ خدا کو چھوڑ کر ایسوں کی عبادت کرتے (ایسوں کو پوجتے) ہیں جن کے ہاتھ میں کچھ رزق نہیں، خواہ وہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں، اور ان کو کسی کام کی قوت و استطاعت نہیں۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؛ پس اللہ کے لئے مثالیں نہ بناؤ۔ اس کے لئے مَن گھڑت باتیں نہ بناؤ، کسی کو اس کا مثل نہ ٹھیراؤ۔ وہ بے مثل ہے، بے نظیر ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ ؛ اللہ جانتا ہے، اس کو علم ہے۔ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اور تم کو علم نہیں۔ اللہ دانا ہے، تم نادان ہو۔

ترجمہ :- پس اللہ کے لئے مَن گھڑت باتیں نہ بناؤ۔ بے شک اللہ دانا ہے تم نادان ہو۔ (اس کو علم ہے تمہیں علم نہیں۔)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ؛ اللہ ایک مثال دیتا ہے۔ ایک کا حال بیان کرتا ہے۔ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا ؛ ایک غلام کا جو دوسرے

کی مِلک میں ہے، اختیار میں ہے۔ لَايَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ ؛ کچھ نہیں کرسکتا، اس کو کچھ کرنے کی قدرت ہے نہ طاقت ہے۔ اور ایک دوسرے کی بھی مثال دیتا ہے: وَمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا ؛ اور جس کو ہم نے اپنی طرف سے رزق عطا کیا۔ رِزْقًا حَسَنًا ؛ رزق بھی اچھا۔ فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ ؛ پھر وہ شخص اس میں سے صَرف کرتا ہے، خرچ کرتا ہے، انفاق کرتا ہے، نفقہ ادا کرتا ہے۔ سِرًّا وَّجَهْرًا ؛ چُھپا کر بھی اور دکھا کر بھی، خفیہ طور سے بھی اور ظاہر طور سے بھی۔ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؛ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ دونوں مساوی ہیں؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (کوئی کسی کو کیا دے گا) تعریف تو اللہ ہی کی ہے۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ بلکہ ان میں سے اکثر کو علم نہیں۔ بے علم ہیں۔ نادان ہیں۔

ترجمہ:- خدا ایک غلام کی مثال بیان فرماتا ہے جو دوسرے کے بس میں ہے (اختیار میں ہے) کسی چیز کی قدرت رکھتا ہے نہ طاقت۔ اور ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی قدرت سے اچھا رزق عطا کیا ہے۔ پھر وہ چُھپا کر بھی دیتا ہے اور دکھا کر بھی دیتا ہے۔ کیا یہ دونوں مَساوی ہیں؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ (تعریف تو خدا ہی کی ہے) بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۷۶

ع ۱۰ / ۱۶

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ ؛ ور اللہ دو آدمیوں کی مثال بیان فرماتا ہے۔ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ ؛ ایک ان میں سے گونگا ہے، حق بات اس کے منہ سے کبھی نہیں نکلتی، اس کی قوتِ گویائی بیکار ہے۔ لَايَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ ؛ اس کو کسی چیز کی قدرت نہیں۔ کچھ کرنہیں سکتا۔ وَهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ؛ اور وہ بارگراں ہے اپنے آقا پر۔ كَلٌّ ؛ بار، بوجھ۔ اس کا کھایا پیا چیٹ ہے۔ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ ؛ اس کو جہاں بھیجو۔ جدھر روانہ کرو۔ جس کام پر لگایا جائے۔ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؛ کوئی اچھی خبر نہیں لاتا۔ کوئی اچھا کام کرکے نہیں آتا۔ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ؛ کیا وہ شخص مساوی ہوجائے گا، برابر ہوجائے گا۔؟ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ؛ اور وہ جو عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور وہ صراط مستقیم پر ہے، سیدھے راستہ پر ہے۔

ترجمہ:- اور اللہ دو آدمیوں کی مثال بیان فرماتا ہے۔ ان میں سے ایک تو گونگا ہے۔ اس کو کسی چیز کی قدرت نہیں۔ وہ اپنے آقا پر بارِگراں ہے۔ جہاں بھیجا جائے کوئی اچھا کام کرنے نہیں آتا۔ کیا یہ شخص اور وہ شخص آپس میں مساوی ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے اور صراطِ مستقیم پر ہے، (راہِ راست پر ہے؟)۔

صاحبو ! لوگ دوقسم کے ہیں ۔ بعض تو اپنے کو خدا کا بندہ سمجھتے ہیں اور خدا کے دیے ہوئے کو راہِ خدا میں صرف کرتے ہیں اور ایک وہ جو اپنے نفس کا بندہ ہے ۔ کوئی اچھا کام کر نہیں سکتا ۔ اسی طرح بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں پر بارِ گراں ہیں ۔ مُنھ سے سچی بات نہیں نکل سکتی ۔ جہاں بھیجو وہ اپنی آرام طلبی کی وجہ سے کوئی اچھا کام نہیں کر سکتے ۔ ایک وہ بھی آدمی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اُس کا حق ادا کرتا ہے ۔ جو کام کرتا ہے صاف سیدھا ۔ کجروی کو اُس کے پاس گنجایش نہیں ۔ یہ دونوں مثالیں نیک و بد کی ہیں ۔ اچھا آدمی کام کرتا ہے اور دوسروں کی مدد کرتا ہے اور بُرا آدمی کسی کام کے قابل نہیں ۔ ایسے آرام طلب آدمی کا وجود لوگوں پر بارِ گراں ہوتا ہے ۔

صاحبو ! اس رکوع میں بخیل وسخی کا مقابلہ ہے ۔ جو لوگ جمع تو کرتے ہیں مگر خدا کے بندوں کو اس میں سے کچھ بھی دینے کو ضائع اور نقصان دہ سمجھتے ہیں ۔ یہ ساری خرابی کیوں پیدا ہوئی ؟ خود کو مالک سمجھنے اور خدا کا بندہ نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے ۔ خود کو خدا کا بندہ سمجھتے تو اُس کے حکم کے مطابق خدا کے دوسرے بندوں کو دیتے ۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اللہ ہی کو ہے آسمانوں اور زمینوں کی چھپی ہوئی چیزوں کا علم ۔ یہاں غیب بمعنے غائب کے ہیں ۔ جو چیزیں ہم سے غائب ہیں ان کو خدا ہی جانتا ہے ۔ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ ؛ اور معیّن گھڑی کا معاملہ یعنی قیامت ، اُس کے آنے میں دیر نہیں ۔ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ ؛ مگر چشم زدن کے برابر ۔ آنکھ جھپکنے کی طرح ۔ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؛ یا اس سے بھی قریب تر ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ بے شک اللہ ہر شئے پر قادر ہے ، سب کچھ کر سکتا ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین کا علمِ غیب اللہ ہی کو ہے اور اُس ساعت کا (یعنی قیامت کا) معاملہ نہیں ہے مگر چشم زدن کی طرح یا اس سے بھی قریب تر ۔ بے شک اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

مطلق علمِ غیب کو شرک کہنا بے تحقیق بات ہے

صاحبو ! بالذات علم چاہے ہم کو معلوم ہو یا نہ ہو صرف اللہ کو ہے ۔ اللہ کے علم کی تجلّی ہوتی ہے تو ہم کچھ جانتے ہیں ۔ قیامت کب آنے والی ہے ، حکمتِ الٰہی نے اس کو چھپا رکھا ہے ۔ مگر اس کے آنے میں دیر کیا ہے ؟ چشم زدن میں آتی ہے ۔ جنّت ، دوزخ ، فرشتے ، ان کا علم اللہ ہم کو بھی کچھ دیتا ہے گو پیغمبر کے توسط ہی سے سہی ۔ ان کا علم پیغمبروں کو راست طور سے ہے ۔ خدا کی حقیقت کا علم ، انسانی قدرت سے باہر ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم بالذات خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے اور علم بالعرض بندوں کو بھی ہوتا ہے ، مگر اتنا ہی جتنا خدا دے ۔ مطلق علمِ غیب کو شرک سمجھنا بے تحقیق بات ہے ۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْــٴًـا

وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ ؛ اور اللہ نے تمہیں نکالا ، پیدا کیا ۔ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِكُمْ ؛ تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے ۔ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ؛ بحالیکہ تمہیں کچھ بھی علم نہ تھا ، بالکل نادان تھے ، جاہل تھے ۔ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ الْاَ فْـِٕدَةَ ؛ تمہیں کان دیئے ۔ سماعت دی آنکھیں دیں ، بصارت دی اور دل دیئے ۔ عقل ۔ اَفْـِٕدَةً ؛ جمع فُوءَادٌ بمعنی دل ۔ عقل ۔ تمہیں اتنی سرفرازیاں کیوں ہوئیں ؟ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو ۔ اس کا احسان مانو ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تم کو شکمِ مادر سے پیدا کیا تو تم کو کچھ بھی علم نہ تھا ۔ کان دیئے ، آنکھیں دیں ، دل دیے کہ تم اس کا شکر ادا کرو ۔ (اس کے احسانات کو مانو ۔ مگر افسوس کہ تم نے عطایائے الٰہی کی بڑی ناقدری کی) ۔

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۷۹

اَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا ان لوگوں نے دیکھا نہیں ؟ نظر نہیں ڈالی ؟ اِلَى الطَّيْرِ ؛ پرندوں کی طرف ۔ مُسَخَّرٰتٍ ؛ کہ وہ مسخر ہیں ۔ زیر فرمان ہیں ، روکے ہوئے ہیں ، ٹھیرے ہوئے ہیں ۔ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ؛ آسمان کی فضا میں ، خلاء میں ۔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؛ ان کو کوئی پکڑے ہوئے نہیں ہے بجز خدا کے ۔ اُنھیں خدا کے سوا کون سنبھالتا ہے ؟ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ ؛ بے شک اس بات میں ۔ لَاٰيٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں ، آثارِ قدرت ہیں ، خدا کے کرشمے ہیں ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ سیاہ دل نہ سمجھیں نہ سمجھیں ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

ترجمہ :- کیا تم نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی فضاء میں مسخر ہیں (روکے ہوئے ہیں) ۔ خدا کے سوا ان کو کون روکنے والا ہے (پکڑنے والا ہے) ؟ اس بات میں ایماندار لوگوں کے لئے قدرتِ الٰہی کے کرشمے ہیں (اس کی نشانیاں ہیں) ۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا
تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ
وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۸۰

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ ؛ اور اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا ، بنایا ۔ مِنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا ؛ تمہارے گھروں سے قابلِ سکونت ، باعثِ سکون ۔ وَجَعَلَ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے بنایا ۔ مِنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا ؛ جانوروں کے پوست سے گھر ، یعنے چمڑے کے ڈیرے ۔ تَسْتَخِفُّوْنَهَا ؛ کہ تم ان کو سُبک اور خفیف سمجھتے ہو ۔ يَوْمَ ظَعْنِكُمْ ؛ تمہارے کوچ کے وقت ، چلنے کے وقت ۔ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ؛ اور تمہاری اقامت اور ٹھیرنے کے وقت ۔ وَمِنْ اَصْوَافِهَا ؛ اور ان جانوروں کے صوف سے ، اُون سے ۔ وَاَوْبَارِهَا ؛ اور ان کے پشم سے ۔ وَاَشْعَارِهَآ ؛ اور ان کے بالوں سے ۔ اَثَاثًا ؛ گھر کا اثاثہ ، سامان ، اسباب ۔ وَمَتَاعًا ؛ اور قابلِ تمتع چیزیں ، ضرورتِ زندگی ۔ کیا یہ چیزیں ہمیشہ کے لئے دے دی گئی ہیں ؟ نہیں اِلٰى حِيْنٍ ؛ ایک محدود وقت تک ۔ آخر میں تمہارے پاس کچھ نہ رہے گا ۔ جیسے خالی ہاتھ آئے تھے ویسے خالی ہاتھ جاؤ گے ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تمہارے لئے گھروں کو قابلِ سکونت (اور باعثِ سکون بنایا) ۔ اور تمہارے لئے جانوروں کے پوست سے ڈیرے بنائے جن کو تم (سفر اور حضر میں) کوچ کے وقت ، اقامت کے وقت ہلکے پھلکے سمجھ کر استعمال کرتے ہو ۔ ان جانوروں کے اُون پشم اور بالوں سے ایک محدود زمانے تک گھر کا اثاثہ اور ضروری سامان بنایا ۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ ؛ اور اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا ۔ بنایا ۔ مِمَّا خَلَقَ ؛ ان چیزوں سے کہ اس نے پیدا کیا ، خلق کیا ، اس کی مخلوقات سے ۔ ظِلٰلًا ؛ سائے ۔ سایہ بخش ۔ وَجَعَلَ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے پیدا کیا ، بنایا ۔ مِنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا ؛ پہاڑوں سے چھپنے کی جگہ ۔ درّے ، کھوہ ۔ وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ ؛ اور تمہارے لئے کرتے بنائے ، کوٹ بنائے ۔ سَرَابِيْل جمع سِرْبَالْ ؛ کرتہ ۔ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ ؛ جو تم کو گرمی سے بچائے ۔ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؛ اور ایسے کُرتے بھی یعنے زِرہیں ، جو تم کو جنگ میں کام دیں ، تم کو بچائیں ۔ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ ؛ اسی طرح تمام اور پورا کرتا ہے اللہ اپنی نعمت کو تم پر ۔ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ؛ تاکہ تم اسلام لاؤ ، فرماں برداری اختیار کرو ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے بعض کو تمہارے لئے سایہ بخش بنایا اور پہاڑوں میں سے تمہارے لئے چھپنے کے مقام بنائے ۔ گرمی سے بچنے کے لئے بھی لباس عطا کیا اور جنگ میں بچنے کے لئے زِرہیں اور چلتہ وغیرہ لباس عطا کئے ۔ اللہ اسی طرح اپنی نعمت کو تم پر پورا

کرتا ہے تاکہ تم اسلام لاؤ (فرماں برداری اختیار کرو)۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر وہ روگردانی کریں، منہ پھیرلیں، نہ مانیں۔ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؛ تو تم پر واجب ہے، تمہارا فرض تھا، صرف صاف صاف طور سے تبلیغ کرنا، احکامِ الٰہی کا پہنچانا۔

ترجمہ:- پھر اگر یہ لوگ (نہ مانیں اور) روگردانی کریں تو تمہارا فرض صرف اتنا تھا کہ واضح طور سے (احکامِ الٰہی) پہنچادو۔

ع ۱۱
۱۷

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو جانتے ہیں، اس کی معرفت رکھتے ہیں۔ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا ؛ پھر اس سے انکار بھی کرتے ہیں، مانتے بھی نہیں۔ وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ اور ان میں سے اکثر کافر ہیں، منکر ہیں، ناقدرے ہیں، نمک حرام ہیں۔

ترجمہ:- اللہ کی نعمتوں کو جانتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں اور ان میں کے اکثر کافر ہیں، (نمک حرام ہیں ناقدرے ہیں)۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا
ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾

وَيَوْمَ نَبْعَثُ ؛ اور اس دن کہ ہم پیدا کریں گے، کھڑا کریں گے۔ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ؛ ہر گروہ میں سے۔ شَهِيْدًا ؛ حاظر و ناظر و نگران کار، ضرورت پر گواہی دینے والا، واقف کار۔ ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ ؛ پھر اذن و اجازت نہ دی جائے گی۔ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اُن لوگوں کے لئے جنھوں نے کفر کیا۔ کافروں کو زبان ہلانے کی اجازت نہ دی جائے گی، کوئی عذر و معذرت نہ کرسکے گا۔ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ؛ اور نہ ان کو عتاب دور کرنے کا موقع دیا جائے گا، نہ غصہ اُتارنے کا موقع دیا جائے گا۔ وہ راضی نہ کرسکیں گے۔ عَتَبَةٌ ؛ دہلیز، چوکھٹ۔ عَتْبٌ ۔ عِتَابٌ ؛ ناراضی۔ اِعْتَاب ؛ اظہارِ عتاب۔ عتاب دور کرنا۔ اِسْتِعْتَابٌ ؛ عذر خواہی سے غصہ اور عتاب کو دور کرنا۔

ترجمہ:- اور اس دن کو یاد کرو کہ ہم ہر اُمت و گروہ میں سے ایک ناظر اور نگران کار کھڑا کریں گے اور کافروں کو زبان ہلانے کی بھی اجازت نہ دی جائے گی اور وہ ایسی عُذر خواہی بھی نہ کرسکیں گے کہ جس سے عتاب دور ہو۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾

وَ اِذَارَا الَّـذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور جب وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا ہے دیکھیں گے ۔ اَلْعَذَابَ ؛ عذاب کو ۔ فَـلَا يُخَفَّفُ عَنْهُـمْ ؛ تو ان کے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی ۔ سزا کچھ کم نہ ہوگی ۔ وَلَا هُـمْ يُـنْظَـرُوْنَ ؛ اور نہ انھیں مہلت ہی دی جائے گی ۔ اِنْظار ۔ مہلت دینا ۔

ترجمہ :- اور جب ظالموں پر عذاب آ جائے گا اور وہ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو ان کے عذاب میں کسی قسم کی تخفیف نہ ہوگی اور نہ ان کو مُہلت دی جائے گی (غیب پر ایمان رکھنا کام آتا ہے ، عذاب میں گرفتار ہونے کے بعد نہ وہ دُور ہوتا ہے نہ اس میں کسی قسم کی تخفیف ہوتی ہے) ۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾

وَ اِذَارَا الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ اور جب شرک کرنے والے دیکھیں گے ۔ شُرَكَآءَهُمْ ؛ اپنے شریکوں کو اپنے گمراہ کرنے والوں کو ۔ قَالُوْا ؛ تو کہیں گے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا ؛ یہ ہمارے شریک ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا ؛ جن کو ہم پکارتے تھے ، بُلاتے تھے ۔ جن سے ہم دعائیں کرتے تھے ۔ مِنْ دُوْنِكَ ؛ تیرے سوا ، تجھے چھوڑکر ۔ فَاَلْـقَـوْا اِلَـيْهِمُ الْقَوْلَ ؛ تو وہ ان کی بات کو ان کے مُنھ پر ماریں گے ۔ اسے رَدکردیں گے ۔ اِنَّـكُمْ لَـكٰذِبُوْنَ ؛ بے شک تم جھوٹے ہو ۔

ترجمہ :- اور جب مشرکین اپنے شرکاء کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب ! یہ ہمارے شرکاء ہیں ، جن کو ہم تجھے چھوڑکر پکارا کرتے تھے ۔ پھر یہ بات ان کے مُنھ پر دے ماریں گے کہ یقیناً تم جھوٹے ہو ۔

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے سامنے پیش کریں گے ، ڈال دیں گے ۔ يَوْمَئِذِ ؛ اُس دن ۔ اصل میں ۔ يَوْمَ اِذْ وَقَعَ كَذَا ؛ تھا ۔ یعنے جس دن ایسا ہوگا ۔ وَقَـعَ كَذَا کی جگہ میں نونِ عوض ہے ۔ اَلسَّلَمَ ؛ اسلام کو ، فرماں برداری کو ، اطاعت کو ۔ وَضَلَّ عَنْهُمْ ؛ اوران سے گُم ہوجائے گا ۔ جاتا رہے گا ۔ مَاكَانُوْا يَـفْـتَـرُوْنَ ؛ جو کچھ افترا پردازی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور جس دن لوگ اللہ کے سامنے فرماں برداری کو پیش کریں گے اور ساری افترا پردازیاں اور ان کا جھوٹ گم ہوجائے گا (کچھ بھی نہ رہے گا) ۔

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ جن لوگوں نے کفر کیا ۔ وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکا ۔ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ ؛ تو ہم ان کے عذاب پر اور عذاب زیادہ کریں گے ۔ ان کی سزا میں ترقی دیں گے ۔ بِمَا كَانُوْا یُفْسِدُوْنَ ؛ (وہ کیوں ؟) اس لئے کہ وہ فساد کیا کرتے تھے ۔ دوسروں کو بھی تباہ کرتے تھے ۔ ان کا کام تھا مفسدہ پردازی ، فساد کاری ۔

ترجمہ :- کافروں کو اور ان لوگوں کو جو راہِ خدا سے روکتے تھے ، ہم ان کے عذاب پر اور عذاب زیادہ کریں گے کیوں کہ وہ مفسد تھے (مفسدہ پرداز تھے) ۔

وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ
١٢ ع ١٨ وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ ﴿٨٩﴾

وَیَوْمَ نَبْعَثُ ؛ اور اس دن کو یاد رکھو جب ہم بھیجیں گے ، اٹھائیں گے ۔ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ ؛ ہر گروہ میں ۔ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ ؛ ان کے نگران کار کو ، پیغمبر کو ، ان کے حالات سے واقف کو ۔ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ؛ اور وہ نگران کار انہی میں سے ہوگا ، آدمی ہی ہوگا ۔ وَجِئْنَابِكَ ؛ اور ہم تم کو لائیں گے ، پیش کریں گے ۔ شَهِیْدًا عَلٰى هٰؤُلَآءِ ؛ ان لوگوں پر گواہ ، واقعات کی تصدیق کرنے والا ۔ وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ ؛ اور ہم نے تم پر کتاب نازل کی ، اتاری ۔ یعنی قرآن شریف ۔ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ؛ جس میں ہر شئے کا بیان واضح ہے ، وہ ہر چیز کو تفصیل وار بیان کرتا ہے ۔ وَهُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى ؛ اور یہ (قرآن) سراپا ہدایت ہے ، رحمت ہے ، خوش خبری ہے ، بشارت ہے ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِلْمُسْلِمِیْنَ ؛ مسلمانوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ذرا اُس دن کو یاد کرو کہ جس دن ہم ہر گروہ اور اُمت میں سے خود اُن کے اندر سے (یعنی آدمی) نگران کار ، شاہدِ حال پیش کریں گے ۔ اور (اے پیغمبر) ہم تم کو ان سب پر گواہ بنا کر پیش کریں گے اور ہم نے تم پر کتاب یعنی قرآن بھیجا جس میں تمام احکام و حالات تفصیل وار ہیں اور وہ سراپا ہدایت ، رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کے لئے ۔

صاحبو! ذرا غور کرو۔ قرآن شریف میں کیا نہیں؟ احکام ہیں، تفصیل وار حالات ہیں، سابقہ اُمتوں کی تاریخ ہے جو غیر مسلموں کے مسلّمہ ہیں۔ دنیا میں تو ان لوگوں نے تردید نہیں کی۔ لہذا رسولِ خدا ﷺ ان غیر مسلموں کے مسلّمہ حالات کو بیان فرمائیں گے اور پیغمبروں کی گواہی دیں گے کہ اُنھوں نے صحیح تعلیم اپنی اُمّت کو پہنچادی۔

رسولِ خدا ﷺ جیسے گزشتہ لوگوں کے حالات سے واقف ہیں، اسی طرح موجودہ لوگوں کے حالات سے بھی واقف ہیں۔ حضرت ﷺ کو علمِ اوّلین اور آخرین عطا کیا گیا ہے۔ آپ بشیر بھی ہیں، نذیر بھی ہیں۔ اپنے ہم زمانہ لوگوں کے لئے بھی اور اِس زمانے کے لوگوں کے لئے بھی۔ ہم فقراء کے نعلین بردار ہیں، ہم کو جو کچھ ملتا ہے محمد ﷺ کے ہاتھوں سے ملتا ہے۔ اَللّٰهُ الْمُعْطِیْ وَاَنَا الْقَاسِمُ؛ اللہ دینے والا میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ ملتا تو سب کو انہی کے ہاتھ سے ہے۔ مگر سمجھدار سمجھتا ہے اور جاہل کو معلوم نہیں کہ کس کے ہاتھ سے ملا۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾

اِنَّ اللّٰهَ؛ بے شک اللہ۔ يَاْمُرُ؛ حکم دیتا ہے، امر کرتا ہے۔ بِالْعَدْلِ؛ عدل و انصاف کا۔ حقوق العباد میں تمہارا بیلنس برابر رہے۔ ناجائز طرف داری نہ کرو۔ ترازو کے پلڑے برابر رہیں۔ وَ الْاِحْسَانِ؛ اور دوسروں پر احسان کریں، اچھے کام کریں، دوسروں کے ساتھ بھی انصاف سے سلوک کرو اور خود بھی اچھے کام کرو اور اپنے آپ کو درست رکھو۔ وَ اِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى؛ اور قرابت داروں کو دینا۔ قُرْبٰى؛ قرابت۔ ذِی الْقُرْبٰى؛ قرابت دار، رشتہ دار۔ وَيَنْهٰى؛ اور منع کرتا ہے۔ روکتا ہے، نہی کرتا ہے۔ عَنِ الْفَحْشَآءِ؛ بے حیائی سے۔ ظاہر بظاہر فحش کاری اور بے حیائی کی باتوں سے۔ وَالْمُنْكَرِ؛ اور ایسی بُری بات جس سے لوگ انکار کریں، نا قابلِ قبول بات۔ وَالْبَغْیِ؛ اور بغاوت و سرکشی سے، حد سے بڑھ جانے سے۔ يَعِظُكُمْ؛ تم کو نصیحت فرماتا ہے، وعظ فرماتا ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ؛ تاکہ تم یاد رکھو، نصیحت پکڑو۔

ترجمہ:- اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم (آپس میں) عدل و انصاف کرو۔ دوسروں پر احسان کرو اور قرابت داروں کو دو، اور تمہیں ممانعت کرتا ہے (نہی فرماتا ہے) فحش و بے حیائی اور قابلِ انکار باتوں سے اور سرکشی و بغاوت سے۔ (خدا) تم کو وعظ و نصیحت کرتا ہے کہ تم اس کو یاد رکھو (بھول نہ جاؤ)۔

صاحبو! ذرا اس آیت پر غور کرو کہ نیکی اور بدی، خیر و شر دونوں کی صورتیں بتادی ہیں۔ شخصی اور قومی بھلائی بُرائی کو بھی بیان فرمادیا۔ نصیحت لینے والے کے لئے یہ ایک آیت بھی کافی ہے۔ کہتے ہیں عثمان بن مظعونؓ نے جب اس آیت پر غور کیا تو ان کو اسلام کی حقانیت کا علم ہوگیا اور وہ مسلمان ہوگئے۔

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا
وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو ۔ وَافِیْ ؛ پورا ۔ وَفَا ؛ پورا کرنا ۔ اِذَا عَاهَدْتُّمْ ؛ جب تم عہد کرو ، جب تم معاہدہ کرو معاہدہ طرفین سے ہوتا ہے ۔ ہماری فطرت ، ہماری جبلت ، ہماری طبیعت ، ہمارا نیچر ، ہمارے فرائض کو بتاتا ہے اور خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس کی جزا دی جاتی ہے ۔ نیک عمل کی جزا نیک اور بد عمل کی سزا بد ۔ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ ؛ اور قسموں کو نہ توڑو ، معاہدوں کا خلاف نہ کرو ۔ لوگوں کی عادت تھی کہ جب کوئی وعدہ کیا جاتا تو ہاتھ پر ہاتھ مارتے ۔ اسی وجہ سے معاہدہ اور قسم کو یمین کہتے ہیں ۔ جس کے معنے ہیں سیدھا ہاتھ ۔ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا ؛ بعد اس کے پکا کرنے کے ، مضبوط کرنے کے ، تاکیدی کرنے کے ۔ وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ ؛ اور تم نے تو کردیا ہے اللہ کو اپنے پر ۔ كَفِیْلًا ؛ ضامن ۔ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ؛ بے شک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ، اس کو تمہارے اعمال کا خوب علم ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ سے عہد کرو تو اس کو پورا کرو (اپنے فرائض کو ادا کرو) مضبوط عہد اور قسم کھا کر اسے نہ توڑو اور تم تو اللہ کو اپنا ضامن بنا چکے ہو (اپنے تمام کاموں کا کفیل اور ذمّہ دار بنا چکے ہو) ۔ (تم بدعہدی کئے جاؤ تو) اللہ کو تمہارے افعال کا پورا پورا علم ہے ۔ (تم جو کچھ کرتے ہو اسے خوب جانتا ہے) ۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ
تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَكُمْ دَخَلًا بَیْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ؕ
اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَ لَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

وَلَا تَكُوْنُوْا ؛ اور تم نہ بنو ۔ كَالَّتِیْ ؛ اس عورت کی طرح جس نے ۔ نَقَضَتْ غَزْلَهَا ؛ کاتے ہوئے سوت کو توڑ دیا ۔ نَقْضٌ ؛ توڑنا اِبْرَامٌ ؛ مضبوط کرنا ۔ غَزْلٌ ؛ کاتنا ۔ غزل ، عورتوں سے بات چیت کرنا ۔ عاشقانہ اشعار ۔ مِغْزَلٌ ؛ تکلہ ۔ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ؛ بڑی محنت و قوت سے کات کر ۔ اَنْكَاثًا ؛ جمع ۔ نَكْثٌ ؛ ٹکڑے ۔ نکث عہد ؛ عہد شکنی ، بد معاملگی ۔ تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَكُمْ ؛ تم اپنے عہدوں اور قسموں کو بناتے ہو ۔ دَخَلًا بَیْنَكُمْ ؛ آپس میں خواہ مخواہ کی دراندازی اور فساد ۔ مداخلت بے جا ۔ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ ؛ اس وجہ سے ایک جماعت ہے ایک اُمت ہے ۔ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ؛ وہ اعلیٰ ہے دوسری اُمت سے ۔ اَرْبٰی ؛ برتر ۔ رَبْوٌ ؛ بلند ہونا ۔ رَابِیَةٌ ؛ ٹیلا ۔ رِبو ؛ قرض پر زیادہ اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؛ اللہ اسی طرح تمہارا امتحان لیتا ہے ۔ تمہیں آزماتا ہے بلا تکلیف ۔ تکلیف پہنچتی ہے تو آدمی کا حال کھلتا ہے کہ کون اچھا ہے کون بُرا ۔ بَلَا ؛ یا تو نعمت ہے

یا قسمت ہے۔ اچھا کرو گے تو نعمت ہے۔ بُرا کرو گے تو قسمت ہے۔ وَلَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے بیان کردے گا۔ ظاہر کردے گا۔ بتادے گا۔ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛ بروزِ قیامت۔ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؛ جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے

ترجمہ :- اور تم اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے محنت وقوت سے کاتا پھر اس کو توڑ دیا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے۔ کیا تم اپنے عہدوں اور قسموں کو موجب فتنہ وفساد بناتے ہو؟ اور رخنہ اندازی کا باعث بناتے ہو (اور وہ بھی کیوں ؟) اس لئے کہ ایک جماعت دوسری جماعت سے بہتر حالت میں ہے۔ اللہ تمہیں ان چیزوں سے (آزماتا ہے) تمہارا امتحان لیتا ہے (آج حق ناحق کی تمیز نہیں تو اللہ قیامت کے دن جن امور میں تم اختلاف کرتے ہو، ظاہر کردے گا۔ (بیان کردے گا۔ فیصلہ کردے گا)۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا۔ لَجَعَلَكُمْ ؛ تو تم کو کردیتا۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ ایک ہی جماعت، ایک ہی گروہ۔ ایک ہی جنس اور قسم کے، مگر وہ حکیم ہے۔ ہر ایک کی فطرت کو اور اس کی طبیعت کو خوب جانتا ہے۔ وَلٰكِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؛ مگر جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے گمراہی پر رکھتا ہے۔ یاد رکھو، خدا وہی کرتا ہے جو اس کی حکمت کا تقاضا ہے اور اس کی حکمت چاہتی ہے کہ ہر ایک حقیقت کو اس کے لائق کام پر لگائے۔ اس کا عمل اور اس کی قدرت اس کے علم وحکمت کے تابع ہیں۔ حکیم کو یہ خیال کرنا کہ وہ غیر حکیمانہ کام کرسکتا ہے، جہالت ہے۔ وَلَتُسْئَلُنَّ ؛ اور تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔ تم سے ضرور باز پُرس کی جائے گی۔ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ ان اعمال سے کہ تم کرتے ہو۔ تمہارے کاموں کی باز پُرس کی جائے گی۔

ترجمہ :- اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی گروہ اور ایک ہی قسم کا بناتا (پیدا کرتا)۔ مگر وہ جس کو چاہتا ہے ضلالت وگمراہی پر رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے اور تم سے تمہارے کاموں کی باز پرس ضرور کی جائے گی۔

دیکھو! تمہارے اعمال سے باز پُرس کی جائے گی۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے سوال کیا جائے گا۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَیْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا

وَتَذُوقُوا السُّوٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٤﴾

وَلَا تَتَّخِذُوْا ؛ اور نہ بناؤ ۔ اَيْمَانَكُمْ ؛ اپنی قسموں کو ، اپنے عہدوں کو ۔ دَخَــلًا بَيْـنَكُمْ ؛ آپس میں رخنہ اندازی اور دراندازی کا سبب ۔ آپس میں مداخلتِ بے جا ۔ فَتَزِلَّ قَدَمٌ ؛ پھر قدم پھسل جائیں ، تمہیں زلّت ہوجائے ۔ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا ؛ جمنے اور ثبوت کے بعد ۔ کہیں تم کو استقلال کے بعد لغزش نہ ہوجائے ۔ وَتَـذُوْقُـوا السُّوْءَ ؛ اور تم بُرائی کا مزہ چکھو ۔ بِـمَا صَدَدْتُّمْ ؛ اس وجہ سے کہ تم نے روکا ۔ عَنْ سَبِـيْلِ اللّٰهِ ؛ خدا کے راستے سے ۔ وَلَـكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ اور تمہارے لئے عذابِ عظیم آجائے ۔ اور تم بڑی سخت سزا میں گرفتار ہوجاؤ ۔

ترجمہ :- اور (لوگو!) تم اپنی قسم اور عہد کو آپس میں دراندازی اور فساد کا سبب نہ بناؤ کہ تمہارے قدم جم کر اُکھڑ جائیں (مضبوطی کے بعد لغزش ہوجائے) اور راہِ خدا سے لوگوں کو روکنے کی وجہ سے بُرائی کا مزہ چکھو اور تمہارے لئے عذابِ عظیم آجائے ۔

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ

إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩٥﴾

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ؛ اور نہ خریدو ، نہ حاصل کرو ، اللہ کے عہد کے عوض ، اس کے احکام کے خلاف ۔ ثَـمَـنًـا قَـلِـيْلًا ؛ تھوڑی سی قیمت ۔ اِنَّـمَا عِنْدَ اللّٰهِ ؛ بے شک جو اللہ کے پاس ہے ۔ یہ کلمہ حصر کا نہیں ہے بلکہ ''اِنَّ'' اور ''مَا'' موصولہ سے مرکّب ہے ۔ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ تمہارے حق میں خیر ہے ۔ اِنْ كُـنْـتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تمہیں کچھ علم ہوتا ، کچھ جانتے بوجھتے (تو ہرگز ایسا نہ کرتے) ۔

ترجمہ :- اور تم اللہ کے عہد اور اس کے احکام کے عوض تھوڑا سا معاوضہ حاصل نہ کرو ۔ جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تمہیں کچھ علم ہوتا ۔ (تو ایسا نہ کرتے) ۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۖ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾

مَا عِنْدَكُمْ ؛ جو تمہارے پاس ہے ۔ يَنْفَدُ ؛ وہ خرچ ہوجائے گا ، تمام ہوجائے گا ۔ جاتا رہے گا ۔ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اور جو خدا کے پاس ہے ۔ بَاقٍ ؛ باقی رہنے والا ہے ۔ وَلَـنَجْزِيَنَّ ؛ اور ہم ضرور جزا دیں گے ۔ بدلہ دیں گے ۔ اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے صبر کیا ، ہم صابرین کو جزا دیں گے ۔ اَجْـرَهُمْ ؛ ان کا اجر ، ان کا ثواب ۔ ان کی محنت کا بدلہ (یہ کس

وجہ سے) بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے بہترین اعمال کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- تمہارے پاس جو کچھ ہے فانی ہے اور خدا کے پاس جو کچھ ہے وہ باقی ہے اور ہم صابرین کو ان کے بہترین اعمال کی وجہ سے اجر و ثواب سے سرفراز کریں گے ۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا ؛ جو اچھا کام کرے ، عملِ صالح کرے ۔ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ؛ وہ مرد ہو یا عورت ۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ بحالیکہ وہ ایمان دار ہے ، بشرطیکہ وہ مومن بھی ہو ۔ بے ایمان باغی ہے قابلِ گردن زدنی ہے ۔ وہ اگر کچھ اچھا کام کرے بھی تو اس کو کوئی نیک بدلہ نہیں مل سکتا ۔ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ ؛ تو ہم اس کو حیات بخشیں گے ، زندہ رکھیں گے ۔ حَيٰوةً طَيِّبَةً ؛ پاک زندگی ۔ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ ؛ اور ہم ان کو ضرور دیں گے ۔ اَجْرَهُمْ ؛ ان کا اجر ، ثواب ، بدلہ ، اُجرت ۔ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ بسبب ان کے نیک اعمال کے ۔ ان کے بہترین کاموں کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- جو شخص عمل صالح کرے ، مرد ہو یا عورت ، اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اس کو حیاتِ طیبہ (اور پاک زندگی) عطا کریں گے اور ان کو ان کے نیک اعمال کا اجر و ثواب دیں گے ۔

صاحبو ! حیاتِ طیبہ کیا ہے ؟ اچھی زندگی کسے کہتے ہیں ؟ کیا وہ بڑی دولت ہے ، بڑا عہدہ ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ ہم نے حالاتِ دنیا پر خوب غور کیا ۔ دنیاداروں کو خاک راحت نہیں ۔ رات دن فکروں میں مبتلا ۔ نہ رات کو نیند نہ دن کو چین ۔ بیوی بچے ایک طرف اور خود ایک طرف ۔ محبت اور شفقت کا کچھ بھی مزہ نہیں ۔ متعدی امراض اور بالا دست عہدہ داروں کا خوف ہمیشہ بے چین رکھتا ہے ۔ ساہوکار اور بنیے نے لاکھوں روپے جمع کئے مگر عزت پوچھو تو ندارد ۔ سرکاری مال میں خیانت کرنے والے ۔ رشوت کھانے والے ، ناجائز طور سے لوگوں کا مال چھیننے والے ، کسی کو راحتِ دل نہیں ۔ آخرت تو ایک طرف ، اس دنیا میں بھی مبتلائے عذاب ہیں ۔ جو اچھے کام کرتا ہے ، دیانت داری سے رہتا ہے ، اس کے دل میں قوت اور راحت رہتی ہے ۔ وہ کسی سے نہیں دبتا ۔ وہ اگر تنگ دست ہے تو اپنی تنگ دستی میں مگن رہتا ہے ، سرشار رہتا ہے ۔

اچھی زندگی اُس کی ہے جو نیک اعمال کرتا ہے

صاحبو ! تم قرآن پڑھتے ہو ۔ شیطان تم کو اس پر عمل کرنے نہیں دیتا ۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ ؛ جب تم قرآن پڑھو ، اس کی قراءت کرو ، تلاوت کرو ۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؛ تو اللہ کی پناہ مانگو ۔ استعاذہ کرو ۔ اعوذ پڑھو ۔ کس سے ؟ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؛ مردود شیطان سے ۔ سنگ ساری کے قابل شیطان سے ۔

ترجمہ:- جب تم قرآن شریف پڑھنے لگو تو شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔
(اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؛ پڑھو)۔

بعض روایتوں میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؛ بھی آیا ہے۔

صاحبو! شیطان ہمارا آبائی دشمن ہے۔ آدم علیہ السلام کے زمانے سے اب تک اس کی عداوت قائم اور باقی ہے۔ وہ پڑھا لکھا بھی ہے۔ غیر معمولی ہوشیار بھی ہے۔ ہمیں نظر بھی نہیں آتا، پھر وہ سب سے زیادہ خوفناک دشمن نہ ہوگا؟ شیطان بارگاہِ الٰہی کا کتا ہے۔ تم اس کتے کے مالک سے عرض کرو کہ یہ کتا مجھے تیرے دربار میں حاضر ہونے نہیں دیتا۔ بھونکتا ہے۔ کاٹنے دوڑتا ہے، تو وہ اس کتے کو ڈانٹ دے گا۔ پھر کیا مقدور کہ وہ تم کو گزند پہنچا سکے۔

شیطان سے بچنے کا طریقہ

اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾

اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطٰنٌ ؛ بے شک اس شیطان کا کوئی تسلّط نہیں، کسی قسم کا غلبہ نہیں۔ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں پر۔ ان لوگوں پر جو ایمان رکھتے ہیں۔ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ؛ اور اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ توکل کرتے ہیں، اپنے تمام کاموں کو اس پر چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ شیطان کا کسی قسم کا تسلط اور غلبہ نہیں ہے ان لوگوں پر جو ایمان رکھتے ہیں اور اللہ پر توکل اور اعتماد کرتے ہیں۔

(خدا مہربان توکل مہربان، دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تراست)۔

ترجمہ:- بے شک کہ شیطان کو کسی قسم کا غلبہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اِنَّمَا سُلْطٰنُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع

ع ۱۳ ۱۱ ۱۹

اِنَّمَا سُلْطٰنُہٗ ؛ اس کا تسلط اور غلبہ تو صرف۔ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ ؛ ان لوگوں پر ہے جو اس کے دوست بن رہے ہیں۔ جو اس کی چال کو پسند کرتے ہیں۔ اس کی تعلیمات پر کاربند رہتے ہیں۔ وہ جو کہتا ہے کرتے ہیں۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ ؛ اور وہ لوگ جو خدا سے شرک کرتے ہیں یا جو شیطان کو اپنا شریکِ کار بناتے ہیں۔

ترجمہ:- شیطان کا تسلّط تو صرف اُن پر ہے جو شیطان کو اپنا والی وارث سمجھتے ہیں (اور اعمال میں اس کی تقلید کرتے ہیں) اور وہ لوگ جو شیطان کو اپنا شریک کار بناتے ہیں یا خدا سے شرک کرتے ہیں۔

جب آدمی شیطان سے دوستی پیدا کرلیتا ہے اور اس کو اپنا والی وارث سمجھتا ہے، اس کا کہا ماننے لگتا ہے تو دین کی باتوں میں قسم قسم کے اعتراض پیدا ہونے لگتے ہیں۔ ان میں سے چند اعتراض اللہ تعالیٰ یہاں بیان فرماتا ہے۔

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَۃً مَّکَانَ اٰیَۃٍ ۙ وَّاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

وَ اِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَـةً مَّكَانَ اٰيَـةٍ ؛ اور جب ہم ایک نشانی کی جگہ دوسری نشانی بھیجتے ہیں ۔ ایک پیغام کی جگہ دوسرا پیغام، ایک موقتی حکم کی جگہ دوسرا حکم دیتے ہیں ۔ یہ ہم نے بیان کردیا ہے کہ موقتی حکم کا کوئی ناسخ نہیں ہوتا بلکہ وقت کے گزر جانے کی وجہ سے وہ حکم ہی باقی نہیں رہتا ۔ وَاللّٰـهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ ؛ اور اللہ ہی زیادہ علم رکھتا ہے اس مصلحت کا جس پر آیت اُتری ہے اور حکم دیا گیا ہے ۔ خدا کی مصلحتوں کو یہ نادان کیا سمجھیں گے ۔ قَالُوْٓا ؛ وہ کہہ بیٹھتے ہیں ۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؛تم تو مفتری ہو ۔ من گھڑت باتیں لگاتے ہو ۔

وہ پیغمبر کو جھوٹا کیا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ بلکہ ان کے اکثر بے علم جاہل ہیں ۔ ناحق شناس ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب ہم ایک آیت کی جگہ ایک آیت بدل دیتے ہیں (اور پہلی آیت کا محل باقی نہیں رہتا) جو احکام دیے جاتے ہیں ، جو آیتیں اُترتی ہیں ان کی مصلحت اللہ ہی دوسروں سے زیادہ جانتا ہے ، تو (کفار، پیغمبر سے) کہتے ہیں تم تو (جھوٹے ہو، مَن گھڑت باتیں لگاتے ہو) افترا پردازی کرتے ہو ۔ بلکہ ان کے اکثر بے علم ہیں (جاہل ہیں مصالحِ الٰہی کو کچھ نہیں سمجھتے) ۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

قُلْ ؛ پیغمبر، تم کہہ دو ۔ نَزَّلَهٗ ؛ اس قرآن کو اُتارا ہے ۔ رُوْحُ الْقُدُسِ ؛ ایک پاک روح نے ۔ جبرئیلِ امین نے ۔ انگریزی میں روح القدس کو ہولی گھوسٹ (Holy ghost) کہتے ہیں ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے (پیغمبر اپنی خواہش سے ایک لفظ منھ سے نہیں نکالتا) ۔ بِالْحَقِّ ؛ برحق ۔ بالکل سچ ۔ ضرورت اور واقعہ کے مطابق ۔ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ تاکہ ایمانداروں کو ثابت قدم بنادے اور مضبوط کردے ۔ وَهُدًى وَّبُشْرٰى ؛ اور ہدایت اور بشارت و خوش خبری ۔ مژدہ ۔ لِلْمُسْلِمِيْنَ ؛مسلمانوں کے لئے ۔ فرماں بردار لوگوں کے لئے کٹ حجت نہ مانیں نہ مانیں ۔

ترجمہ :- (اے حبیب !) تم کہہ دو اس قرآن کو روح القدس (یعنی جبرئیل امین) نے تمہارے ربّ کی طرف سے برحق اُتارا ہے کہ ایمان داروں کو ثابت قدم بنائے ۔ اور یہ قرآن مسلمانوں کے لئے ہدایت ہے، بشارت ہے ۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ

لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۳﴾

وَلَقَدْ نَعْلَمُ ؛ اور ہم خوب جانتے ہیں ۔ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ ؛ کہ وہ کہتے ہیں ۔ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؛ ان کو ایک آدمی تعلیم دیتا ہے ۔ جاہلو ! ذرا اتنا تو کہو کہ وہ سکھانے والا اتنا بڑا آدمی تھا کہ حضرت (ﷺ) کو تعلیم دیتا تھا تو خود اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیوں نہیں کیا اور خود حضرت (ﷺ) کا بندۂ بے زر بن کر کیوں رہا ۔ ایک اور بات پر بھی غور کرو ۔ لِسَانُ الَّذِیْ ؛ اس شخص کی زبان ۔ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ ؛ جس کی طرف تعلیم دینے کی نسبت کی جاتی ہے ۔ اَعْجَمِیٌّ ؛ عجمی ہے ۔ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ؛ اور یہ فصیح اور واضح عربی زبان ہے ۔ عَجَمْ ؛ گونگا ۔ عَرَبْ ؛ فصیح ۔ یہ جس کو بات کرنے کا سلیقہ نہ ہو وہ کسی فصیح بلیغ کو کیا سکھا سکتا ہے ؟ بعض عیسائی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ملکِ شام میں ایک راہب سے رسول اللہ ﷺ ملے تھے اور یہ سب اسی کا سکھایا پڑھایا ہے ۔ کسی صحیح الدماغ کی عقل میں آ سکتا ہے ؟ اس راہب نے ایک ملاقات میں تمام قرآنِ پاک کی تعلیم دے دی ہو ۔ ہمارے پاس روایتوں سے ثابت ہے کہ اس نے تصدیق کی کہ موسیٰؑ کے بعد تم ہی جلیل القدر پیغمبر ہوئے ہو ۔ ایسے مہمل اعتراضات کسی صحیح العقل شخص سے نہیں ہو سکتے ۔

ترجمہ :- اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ انھیں صرف ایک آدمی تعلیم دیتا ہے ۔ (بھلا اے نادانو ! اتنا تو سمجھو) اس کی زبان جس کی طرف تعلیم دینے کی نسبت کرتے ہیں عجمی ہے اور یہ تو فصیح اور واضح عربی زبان ہے ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ بے شک جو لوگ ایمان نہیں لاتے ۔ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی باتوں پر ، اس کے کلام پر ، اس کی آیتوں پر ۔ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ ؛ اللہ بھی ان کو ہدایت نہیں دیتا ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ اور اُن کے لئے تو دردناک عذاب ہے ۔ نہایت المناک سزا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ اللہ کی باتوں پر ایمان نہیں رکھتے اللہ بھی ان کو ہدایت نہیں کرتا اور ان کے لئے تو عذابِ الیم ہے (المناک سزا) ۔

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْکٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ ؛ صرف وہی لوگ جھوٹی باتیں بناتے ہیں جو لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ، اس کی ہدایتوں پر کاربند نہیں ہوتے ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْکٰذِبُوْنَ ؛ اور جھوٹے تو وہی ہیں ۔

ترجمہ :- جھوٹ صرف وہ لوگ بناتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہ خود ہی جھوٹے ہیں ۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ
وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ ؛ جو شخص اپنے ایمان لانے کے بعد اللہ سے کفر کرتا ہے، انکار کرتا ہے۔ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ ؛ مگر جو مجبور کیا جائے۔ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ ؛ اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو، ڈُل مل نہ ہوجائے۔ اس کفر کرنے والے کا کیا حکم ہے آگے آتا ہے۔ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا ؛ اور لیکن جس نے دل کھول کر کفر کیا ہو۔ جس کا سینہ کفر سے بھرا ہوا ہو۔ فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ؛ تو ان پر خدا کی طرف سے غضب نازل ہونے والا ہے۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

ترجمہ :- جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرتا ہے مگر جو مجبور کیا جائے (وہ کفر سے کراہت کرتا ہو) اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (تو وہ ڈر کے مارے کفر کا کلمہ بھی کہہ سکتا ہے) لیکن وہ شخص جو دل کھول کر کفر کرتا ہے، (جس کا سینہ کفر سے کُھل گیا ہے)۔ ایسے لوگوں پر خدا کا غضب نازل ہونے والا ہے اور انہی کے لئے عذابِ عظیم ہے۔

صاحبو! جس کمزور دل کے آدمی کو جان کا یا اعضاء کے کاٹنے کا خوف دلایا گیا ہو وہ کفر کا کلمہ بھی ضرورتاً کہہ سکتا ہے۔ مگر جو مردانِ خدا ہیں اپنے مارے جانے کو کفر بکنے پر ترجیح دیتے ہیں۔ پیغمبروں پر کیا کیا تکلیفیں نازل نہ ہوئیں۔ زکریا علیہ السلام پر آرا چل گیا۔ یحییٰ علیہ السلام کا سر تن سے جُدا کردیا گیا۔ دوسرے کتنے پیغمبر شہید کیے گئے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے جان دینا قبول کرلیا مگر ایک فاسق کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ یہ کہنا کہ ائمہ ھُدیٰ خصوصاً حضرت شیرِ خداؑ اور وہ بھی اپنے زمانہ خلافت میں اپنی حکومت کے وقت نَعُوْذُ بِاللّٰهِ جھوٹ کہتے تھے بالکل غلط ہے۔ ان بزرگ ہستیوں کی تحقیر ہے۔ جھوٹا ہے وہ جو ان کو جھوٹا سمجھے۔ بزدل ہے وہ جو ان کو بزدل سمجھے، جو یہ کہے کہ وہ خلافت پر لوگوں کو باقی رکھتے تھے۔ اور یا امیر المؤمنین یا خلیفۂ رسول اللہ کہتے تھے اور دل میں ان کو اس کا مستحق نہیں سمجھتے تھے، وہ خود ضلالت میں مبتلا ہے۔

یاد رکھو! پیشوایانِ مذاہب اور قائدانِ ملّت اور لیڈرانِ قوم کبھی ڈر کے مارے نہ جھوٹ کہتے ہیں نہ جھوٹوں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ اگر وہ حق پوشی کریں اور رہنمائی نہ کریں تو قوم تباہ ہوجائے گی۔ مذہب باقی نہ رہے گا۔ ملّت تباہ ہوجائے گی۔ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ میں داخل ہوجائیں گے۔ افسوس! معمولی شریف آدمی بھی جھوٹ کہنے کو پسند نہیں کرتا۔ کجا یہ نفوسِ قدسیہ اور مردانِ خدا۔

یہ عذابِ عظیم ان کو کیوں ہے؟ خدا کا غضب ان پر کیوں نازل ہورہا ہے؟

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ ؛ یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے ۔ اِسْتَحَبُّوا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ ؛ زیادہ محبوب رکھا دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی سے ۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ۔ دنیا ، نزدیک کی چیز ۔ دَنَا ۔ یَدْنُو ۔ دُنُوًّا ؛ نزدیک ہونا ۔ اٰخِرَت ؛ پچھلی چیز ۔ آخری زندگی ۔ آخری گھر ۔ وَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ ؛ اور اس وجہ سے کہ اللہ ہدایت نہیں کرتا ، رہنمائی نہیں فرماتا ۔ ان کی فطرت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ۔ ان کو راستہ نہیں دکھاتا ۔ اَلْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ؛ ان لوگوں کو جو کافر ہیں ۔

ترجمہ :- یہ اس وجہ سے کہ (ان کی تباہی اس لئے ہو رہی ہے کہ) وہ دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے اور زیادہ محبوب سمجھتے ہیں ، ایسے منکرین کو خدا ہدایت نہیں کرتا (کافروں کی رہنمائی نہیں فرماتا) ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہی وہ لوگ ہیں کہ ۔ طَبَعَ اللّٰہُ ؛ اللہ نے مُہر کردی ہے ۔ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ؛ ان کے دلوں پر (لہذا کوئی صحیح بات وہ سمجھ ہی نہیں سکتے ۔) وَسَمْعِھِمْ ؛ اور ان کے کانوں اور ان کی سماعت پر (لہذا سچی بات ان کے کانوں میں داخل ہی نہیں ہوتی) ۔ وَاَبْصَارِھِمْ ؛ اور ان کی آنکھوں پر ۔ ان کی بصارتوں پر (لہذا حق بات ان کو دکھائی ہی نہیں دیتی) ۔ قاعدہ ہے جب لفافہ پر مُہر کردی جاتی ہے اور وہ کامل بند ہوجاتا ہے تو اندر کی چیز باہر آسکتی ہے اور نہ باہر کی چیز اندر جاسکتی ہے ۔ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ ؛ اور یہی لوگ بڑے غافل ہیں ۔غفلت میں پڑے سو رہے ہیں ۔ ان کی مثال اصحابِ کہف کی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جاگ رہے ہیں ، حالانکہ سو رہے ہیں

ترجمہ :- یہی لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر ، کانوں پر اور آنکھوں پر اللہ نے مُہر کردی اور یہی لوگ ہیں بڑے غافل ۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

لَا جَرَمَ ؛ بے شک ۔ ناممکن ہے ۔ضرور ۔ لابُد ۔ لامحالہ ۔ یہ لفظ قسم کے معنٰی دیتا ہے ۔ اَنَّھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ؛ کہ وہی آخرت میں ۔ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ نقصان اُٹھانے والے ہیں ۔ ان کے حصّہ میں خسران ہے ۔ یہ بڑے خسارے میں ہیں ۔ یہ خائب و خاسر ہیں ۔

ترجمہ :- لہذا بے شک وہ آخرت میں بڑے خسارے میں رہیں گے ۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوٓا إِنَّ رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۰﴾ ۱۴ ع ۲۰

ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ ؛ پھر بے شک تمہارا رب ۔ لِلَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا ؛ ان لوگوں کے لے جنھوں نے ہجرت کی ، گھر دار چھوڑا ، جنھیں دیس نکالا ملا ۔ شہر بدر ہوئے ۔ مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ؛ بعد اس کے کہ وہ فتنوں میں ڈالے گئے ، بلاؤں میں مبتلا کئے گئے ، ان کا امتحان لیا گیا ۔ فَتَنْتُ الْفِضَّۃَ ؛ میں نے چاندی کو پگھلایا کہ کھوٹا کھرا معلوم ہو کہ سرہ ناسرہ کا علم ہوجائے ۔ مسلمانوں نے پہلے ملکِ حبش کی طرف ہجرت کی ۔ پھر مدینہ شریف کی طرف ۔ ثُمَّ جَاھَدُوْا ؛ پھر انھوں نے راہِ خدا میں کوشش کی ، جہاد کیا ۔ اتنی تکلیفیں اُٹھا کر تنگ آمد بہ جنگ آمد کے لئے تیار ہوگئے ۔ وَصَبَـــرُوْا ؛ اور ساری تکلیفیں برداشت کرلیں ۔ ان پر صبر کیا ۔ بڑی بڑی مصیبتیں جھیلیں تو ۔ اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب جس نے تمہیں پیدا کیا ، پالا پرورش کیا ۔ مِنْ بَعْدِھَا ؛ ان سب مصائب کے بعد ، اس ماجرے کے بعد کیا تم کو ضائع کردیتا ؟ ۔ نہیں ، ہرگز نہیں ۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ بے شک وہ غفورٌ رّحیم ہے ۔ وہ مغفرت بھی کرے گا اور رحم بھی ۔ وہ تم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لینے والا ہے اور تم پر رحم و کرم سے مائل ہونے والا ہے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے فتنوں میں پڑنے کے بعد ہجرت کی پھر کوشش اور جہاد کیا اور تکلیفوں پر صبر کیا ، اتنا سب ہونے کے بعد بے شک تمہارا رب غفورٌ رّحیم ہے ۔

اس سے پہلے مجاہدین و صابرین کا ذکر آیا ہے ۔ قیامت کے دن ان کے مخالفین کا کیا حال ہوگا ۔ اب اللہ تعالیٰ اُسے بیان فرماتا ہے :-

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۱۱﴾

یَوْمَ تَأْتِیْ کُلُّ نَفْسٍ ؛ یاد کرو اس دن کو کہ ہر شخص آئے گا تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِھَا ؛ جدال و دفاع کرتا ۔ اپنے بچاؤ کے لئے گفتگو کرتا ۔ اپنی ذات کے لئے جھگڑتا ۔ جَدَلْتُ الْحَبْلَ ؛ میں نے رسی کو بٹا ۔ وَتُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ ؛ اور ہر شخص کو پورا پورا دیا جائے گا ۔ کافی وافی بدلہ دیا جائے گا ۔ مَا عَمِلَتْ ؛ ان اعمال کا کہ اس نے کیا ہے ۔ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ؛ اور اُن پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- اُس دن کو یاد کرو کہ ہر شخص (نفسی نفسی پکارے گا) اپنے نفس کی طرف سے مدافعت کرے گا (اور اپنے کو بے قصور ثابت کرنے کی کوشش کرے گا) مگر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان لوگوں پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا ۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً ؛ اور خدا نے ایک کیفیت بیان کی ۔ ایک مثال بیان کی ۔ قَرْيَةً ؛ ایک گاؤں کی ، ایک قریہ کی ۔ كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً ؛ جو امن و اطمینان کی حالت میں تھا ۔ يَاْتِيْهَا رِزْقُهَا ؛ اس کے پاس اس کا رزق ، اس کی روزی کھانا ، پینا آیا کرتا ۔ اُسے حاصل ہوتا ۔ رَغَدًا ؛ مزے سے ، کشادگی کے ساتھ ۔ مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ ؛ ہر جگہ سے ۔ فَكَفَرَتْ ؛ پھر اس نے ناشکری کی ، ناقدری کی بِاَنْعُمِ اللّٰهِ ؛ خدا کی نعمتوں کی ۔ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ ؛ پھر خدا نے اس کو چکھا دیا ۔ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ ؛ بھوک اور خوف کا لباس یعنی ایسی بھوک اور خوف جو ان پر چھا گئی تھی ۔ اس نے ان کو گھیر لیا تھا ۔ اس میں دوہرا استعارہ ہے ۔ ایک چکھانے کا ایک لباس کا ۔ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے کیا ۔ ان کے کاموں کی وجہ سے ۔ ان کے کرتوت کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور خدا ایک قریہ کی حالت بیان کرتا ہے جو امن چین اور اطمینان سے تھا ۔ اس کو ہر جگہ سے فراخ دستی کے ساتھ اور بافراغت رزق ملتا تھا ۔ پھر اس گاؤں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری اور ناقدری کی اور انکار کر دیا تو اللہ نے اس کو چھا جانے والی بھوک اور خوف کا مزہ چکھا دیا انہی کے افعال کی وجہ سے ۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ ؛ اور ان کے پاس آیا ۔ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ ؛ انہی میں سے ، انہی کی جنس سے ۔ آدمیوں میں سے ایک پیغمبر ۔ فَكَذَّبُوْهُ ؛ تو ان لوگوں نے اس پیغمبر کی تکذیب کی ۔ اُسے نہ مانا ۔ جھٹلایا ۔ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؛ تو اُن کو عذاب نے آ گھیرا ۔ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ؛ بحالیکہ وہی ظالم تھے ۔ حق پوش تھے ، ناحق شناس تھے ۔

ترجمہ :- انہی میں سے ان کے پاس ایک رسول آیا ۔ مگر انھوں نے اس کی تکذیب کی (اسے جھٹلایا) ۔ لہذا ان کو عذاب نے آ گھیرا اور وہی تھے ظلم کرنے والے ۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلاً طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؛ پھر خدا کے دیے ہوئے رزق سے کھاؤ ۔ حَلٰلاً طَيِّبًا ؛ مگر وہ حلال ہو ، پاک ہو ، صاف ہو ۔ وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرو ۔ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ؛ اگر تم اس کی بندگی کرتے ہو ۔ اس کی عبادت کرتے ہو ۔ اگر خود کو خدا کا بندہ سمجھتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر اللہ کی دی ہوئی حلال اور اچھی چیز سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر بجالاؤ اگر تم اس کی بندگی کرتے ہو (عبادت کرتے ہو)۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۱۵

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ؛ بے شک خدا نے تم پر (معرض بحث چیزوں میں سے) حسب ذیل چیزیں حرام کی ہیں ۔ اَلْمَيْتَةَ ؛ مُردار کو، غیر مذبوح جانور کو ۔ آج کل ولایت ؎ کو جانے والے غیر مذبوح (مُنڈی مروڑے ہوئے) جانور کو بڑی خوشی سے کھاتے ہیں ۔ وَالدَّمَ ؛ اور خون کو ۔ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ ؛ اور سُوّر کے گوشت کو ۔ ولایت زدہ لوگ ، یورپ ریٹرنڈ ، سوّرخوری کے بڑے شائق ہیں ۔ سو (۱۰۰) میں بمشکل ایک آدمی ہوگا کہ اس جانور کے کھانے سے پرہیز کرتا ہو ۔ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ؛ اور وہ جانور جو غیرِ خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو ۔ جاہلیت کے زمانے میں بِسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى کہہ کر ذبح کیا کرتے تھے ۔ اب بھی بتوں کا نام لے کر بکرے کی گردن تلوار سے اُڑادی جاتی ہے اُسے جھٹکا کہتے ہیں ۔ اَهَلَّ ؛ پکارا ۔ هِلَال ؛ پہلی رات کا چاند جس کو دیکھ کر لوگ چاند چاند کا شور کرتے ہیں ۔ اِهْلَال ؛ لبیک کہنا ۔ آج کل فوارۂ کفر وشرک کے پاس ذبح کے وقت نہیں بلکہ خالی وقت بھی اس جانور کو کسی بزرگ کی طرف نسبت کردیں تو وہ مُردار ہوجائے گا ۔ پھر لاکھ خدا کا نام لے کر ذبح کرو پاک ہو ہی نہیں سکتا ۔ آج کل یہ مسئلہ بہت اہم ہوگیا ہے ۔ میں اس کو گونہ تفصیل سے آگے بیان کروں گا ۔ فَمَنِ اضْطُرَّ ؛ پھر جو مضطر اور ناچار ہوجائے ۔ کئی روز سے کھانا نہ ملا ہو تو وہ مُردار کو بھی کھا سکتا ہے ۔ مگر اس کے ساتھ شرط لگادی ہے ۔ غَيْرَ بَاغٍ ؛ اپنی خواہش سے نہیں بلکہ مجبوری اور کراہت سے ۔ بَغْي ۔ يَبْغِيْ ؛ چاہنا ۔ وَلَا عَادٍ ؛ اور ضرورت سے زیادہ بھی نہیں بلکہ سَدِّ رمق ، جان بچانے کی حدتک ۔ حد سے تجاوز نہ کررہا ہو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ تو بے شک اللہ غفورٌ رّحیم ہے ۔ تمہاری کمزوریوں کو معاف کرے گا اور رحم سے اس پر ناخوش نہ ہوگا ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ نے تم پر صرف مُردار ، خون اور سُوّر کا گوشت حرام کیا ہے اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو ۔ پھر جو شخص ناچار ہوجائے ، دلی خواہش سے نہیں ، ضرورت سے زیادہ نہیں (مُردار کھالے) تو اللہ غفور رحیم ہے ۔

صاحبو ! آج کل غیرِ خدا کی طرف نسبت دینے کے مسئلہ نے بڑی وسعت و اہمیت پیدا کرلی ہے ۔ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے چند اصول کو پیشِ نظر رکھو ۔ نسبت کے لئے ضرور نہیں کہ وہ ملک بھی ہو معبود بھی ہو ۔ ہم کہتے ہیں ہمارا خدا ۔ ہمارا رسول ۔ ہمارا گھوڑا ۔ عقیقہ کا بکرا ۔ ہمارا گھر ۔ ہماری بیوی ۔ کیا یہ سب نسبتیں حرام ہیں ؟ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ؛ اگر یہ کفر ہے

؎ مغربی ممالک بالخصوص یورپ اور انگلستان کو ولایت کہتے تھے (اکیڈمی) ۔

تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ۔ صاحبو ! بعض دفعہ اپنی طرف نسبت نہ دینا کفر ہوجاتا ہے ۔ جیسے اگر میری بیوی کے عوض خدا کی بیوی کہیں تو کفر ہے ۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ گھر میرا نہیں خدا کا ہے تو وہ وقف ہوجائے گا ۔ صاحبو ! جس طرح حرام کو حلال سمجھنا ناجائز ہے اسی طرح حلال کو حرام سمجھنا بھی ناجائز ہے ، شرک فی الحکم ہے ۔ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یعنی حکم دینا تو خدا ہی کا کام ہے (یوسف : آیت ۴۰) ۔ صاحبو ! اصل عِلّت ہے ۔ جب تک قطعی طور سے حرمت ثابت نہ ہو حرام نہیں کہہ سکتے ۔ کسی کا نام لینے اور کسی کی طرف نسبت کرنے سے ان ظالموں کے پاس ایسی نجاست پیدا ہوجاتی ہے کہ اس کو خدا کا نام بھی پاک نہیں کرسکتا ۔ حالانکہ خدا کا نام لے کر ذبح کرنے کو زکوٰۃ کہتے ہیں یعنی پاک کرنا ۔ بعض بدنصیبوں نے اتنا غلو کیا ہے کہ یہ کھانا فلاں بزرگ کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کے واسطے ہے ، کہنا غضب ہوجاتا ہے اور وہ بھی ناپاک ونجس ہوجاتا ہے ۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ حرام کا لفظ ان کے وِردِ زبان ہے مگر جب فاتحہ کے پلاؤ پر دعوت دی جاتی ہے تو اتنا کھاتے ہیں کہ چورن کے لئے بھی جگہ نہیں رہتی ۔

صاحبو ذرا سنو ! ذبح کے وقت یہ کہنے کا حکم ہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنۡ فُلَانٍ فَتَقَبَّلۡهُ مِنِّيۡ ۔

حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنۡ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ ۔ جانور پر کسی کا صرف نام لینے سے کیا ہوتا ہے ۔ اللہ کے نام پر ذبح کرنے کا حکم ہے نہ کہ ذبح سے آگے یا پیچھے کسی کا نام لینے سے ممانعت ۔ یہ بڑے جری لوگ ہیں ۔ حلال کو حرام کہنے میں کوتاہی نہیں کرتے ۔ مسلمانوں کو کافر کہنے میں بڑے جری ہیں ۔ کیا اُنھیں معلوم نہیں کہ عمل اور ردِّ عمل برابر ہوتے ہیں ۔ حلال کو حرام کہنا ہم نے ابھی بیان کیا کہ شرک فی الحکم ہے ۔ مسلمانوں کو کافر کہنے سے خود کافر ہوجاتے ہیں ۔ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ وَخُبۡثِهٖ دوسرے کی طرف سے ذبح کرنا کیا ایصالِ ثواب کی ایک صورت نہیں ۔ ہٹ دھرمی کا خدا بُرا کرے وہ انسان کو تحقیق سے بہت دور رکھتی ہے

صاحبو ! حُرِمَتۡ عَلَيۡكُمۡ ؛ کے بعد جہاں وَمَآ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ہے وہاں اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ بھی ہے ۔ یعنی جو جانور نامِ خدا پر ذبح کیا گیا ہو وہ حرام نہیں ۔ افسوس یہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن کو سمجھتے نہیں ، یہ مسلمانوں کو مشرک اور کافر کہنے کی مار ہے ۔ وَعَلٰٓى اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَةٌ ۔

صاحبو ! وَمَآ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ " اپنے دل سے یہ حلال ہے اور وہ حرام ہے نہ کہو ، جو خدا پر افترا پردازی کرتے ہیں ان کو کبھی فلاح نصیب نہیں ہوتی " ۔

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَا تَصِفُ اَلۡسِنَتُكُمُ الۡكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ؕ ﴿۱۱۶﴾

وَلَا تَقُوۡلُوۡا ؛ اور نہ کہو ۔ لِمَا تَصِفُ اَلۡسِنَتُكُمُ الۡكَذِبَ ؛ اس چیز کو کہ تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں ۔ جھوٹ ۔ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ ؛ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے ۔ ایسا کہنا کیوں ہے ؟ لِتَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ ؛ تاکہ اللہ پر

جھوٹ افترا کرو ۔ بے اصل اور خلاف واقعہ بات کرو ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ ؛ جو لوگ افترا کرتے ہیں ۔ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ؛ خدا پر جھوٹ ۔ لَا یُفْلِحُوْنَ ؛ ان کو کبھی کامیابی اور فلاح نصیب نہیں ہوتی ۔

ترجمہ :- تمہاری زبانیں جو جھوٹی باتیں بیان کرتی ہیں وہ ہرگز نہ کہو (یعنی بے تحقیق) یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے نہ کہو تاکہ اللہ پر افترا پردازی نہ ہو جائے ۔ جو لوگ خدا پر افترا کرتے ہیں (جھوٹ لگاتے ہیں، مَن گھڑت باتیں بناتے ہیں) وہ کبھی فلاح و بہبودی نہیں پاتے ۔

مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾

مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ؛ تھوڑا سا ساز و سامان ہے ۔ چند روزہ گزران ہے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ اور ان کے لئے المناک عذاب ہے ۔

ترجمہ :- (جھوٹ کہہ کر کچھ کما لو کچھ کھا پی لو) چند روزہ گزران ہے اور پھر المناک عذاب ہے ۔

وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا ؛ اور ان پر جو یہودی ہیں ۔ حَرَّمْنَا ؛ ہم نے حرام کیا ہے ۔ مَا قَصَصْنَا عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ ؛ اسی کو جس کو ہم نے تم سے اس سے پہلے بیان کیا ہے ۔ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا ۔ کسی قسم کی روک ٹوک نہیں کی ۔ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؛ لیکن وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۔ اپنے ہاتھوں سے خود گرفتارِ مصیبت ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے یہودیوں پر وہی حرام کیا ہے جس کو ہم نے اس سے پہلے تم سے بیان کیا اور ہم نے ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا وہ خود اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں ۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع ۱۵/۲۱

ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ ؛ پھر بے شک تمہارا رب ۔ لِلَّذِیْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ ؛ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے بُرا کام کیا ہے ۔ بِجَهَالَةٍ ؛ نادانی سے ۔ جہالت سے ۔ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ پھر اس کے بعد اُنھوں نے توبہ کی ۔ وَاَصْلَحُوْا ؛ اور اپنی

اصلاح کرلی اور بگڑے کام بنالئے ۔ اِنَّ رَبَّکَ مِنْ بَعْدِهَا ؛ تو یقیناً تمہارا رب توبہ کے بعد ۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ بے شک غفورٌ رّحیم ہے ۔

ترجمہ :- پھر تمہارا رب ان لوگوں کے لئے جو نادانی سے کوئی بُرائی کر بیٹھتے ہیں ۔ پھر اس کے بعد توبہ کرلیتے ہیں اور اصلاح کرلیتے ہیں ۔ اس توبہ کے بعد یقیناً تمہارا رب غفور رّحیم ہے (گناہوں سے درگزر نے والا ہے ، رحم کرنے والا ہے) ۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

اس سے پہلے اچھے اور بُرے دونوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں ۔ خصوصاً مسئلۂ حرام و حلال کی تفصیل کی گئی ہے ۔ ان سب پر عمل کرنے والے اور اس کی ابتدائی تعلیم دینے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ۔ لہٰذا ابراہیم علیہ السلام کی سرفرازیوں کو بیان فرماتا ہے :

اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ ؛ بے شک ابراہیم ۔ کَانَ اُمَّةً ؛ پیشوا تھے ۔ اَمَّ ۔ یَؤُمُّ ؛ قصد کرنا ۔ اِمَامٌ ؛ جس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ۔ اُمَّةٌ ؛ جماعت جو ایک مقصد رکھتی ہے ۔ ایک نظریہ کی پابند ہے ۔ قَانِتًا ؛ فرماں بردار ۔ لِلّٰهِ ؛ خدا کے لئے ۔ حَنِیْفًا ؛ راست رو ، یکدل ، چوطرف سے منہ پھیرنے والا ۔ حَنَفَ الشَّیْءَ یَحْنِفُ حَنَفًا ؛ مَالَ یعنے جھکا ۔ حَنَفَ الرَّجُلُ ؛ یَحْنِفُ حَنَفًا ؛ اَسْتِقَامَ یعنے مضبوطی سے قائم ہوا اَلْحَنِیْفُ ؛ اَلصَّحِیْحُ الْمَیْلِ اِلَی الْاِسْلَامِ ؛ اَلثَّابِتِ عَلَیْهِ ؛ یعنے اسلام کی طرف صحت کے ساتھ مائل ہونے اور اس پر ثابت قدم رہنے والا ۔ وَلَمْ یَکُ ؛ اور نہ تھے وہ ۔ اصل میں لَمْ یَکُنْ ہے تخفیف سے بھی مستعمل ہے ۔ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ مشرکوں میں سے ۔

ترجمہ :- بے شک ابراہیم امام و پیشوا اور اللہ کے فرماں بردار اور ثابت قدم پیغمبر تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے ۔

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾

شَاکِرًا لِاَنْعُمِهٖ ؛ اللہ کی نعمتوں کے شکرگزار ، قدردان ۔ نعمت دینے کے مقصد کو پورا کرنے والے ۔ اِجْتَبٰهُ ؛ خدا نے ان کو منتخب بنایا ۔ ان کو مجتبےٰ اور برگزیدہ کرلیا ۔ ان کو چن لیا ۔ وَهَدٰهُ ؛ اور اللہ نے ابراہیمؑ کو ہدایت دی ۔ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؛ صراطِ مستقیم اور راہِ راست کی طرف ۔

ترجمہ :- وہ اس کی نعمتوں کے شکرگزار تھے ۔ خدا نے ان کو مجتبےٰ اور پسندیدہ بنایا تھا اور ان کو (سیدھے راستے) صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کی تھی ۔

وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾

وَاٰتَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو دی ۔ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؛ دنیا میں نیکی ۔ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ آخرت میں ۔ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ یقیناً صالحین اور نیکوں میں شامل رہیں گے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُنھیں دنیا میں نیکی عطا کی اور وہ آخرت میں یقیناً (اچھوں اور) صالحین میں داخل رہیں گے ۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ؛ پھر ہم نے تمہیں وحی کی ۔ اَنِ اتَّبِعْ ؛ کہ تم اتباع کرو ۔ پیروی کرو ، قدم بقدم چلو ۔ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؛ ابراہیم کے مذہب پر مضبوطی کے ساتھ ۔ استقامت کے ساتھ ۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور وہ مشرکوں میں سے تو نہ تھے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر) پھر ہم نے تمہیں وحی کی تھی ۔ تمہیں حکم دیا تھا کہ ابراہیم کے مذہب کی اتباع کرو ۔ (ان کے قدم بقدم چلو) استقامت و مضبوطی کے ساتھ (یا بحالیکہ وہ ثابت قدم پیغمبر تھے) اور وہ کچھ مشرکوں میں سے تو تھے نہیں ۔

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۗ

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٢٤﴾

اَنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ ؛ (سبت : شنبہ ۔ سنیچر ۔ ہفتہ ۔ تعطیل کا دن ، کام چھوڑنا) بے شک ہم نے روز شنبہ کو بنایا ۔ عَلَى الَّذِيْنَ ؛ ان کے حق میں مضر ۔ جنھوں نے ۔ اِخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؛ اس میں اختلاف کیا تھا ۔ یعنی ہفتہ کے دن کی تعظیم نہ کرنے اور اس میں ممنوع اعمال کرنے کا وبال ان لوگوں پر ہے جنھوں نے اس میں اختلاف کیا ۔ وَ اِنَّ رَبَّكَ ؛ اور بے شک تمہارا رب ۔ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؛ ان میں حکم جاری کرے گا ۔ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ روزِ قیامت ۔ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؛ ان احکام میں کہ وہ اختلاف کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- سبت کا وبال اور اس کا ضرر صرف ان لوگوں پر پڑے گا جنھوں نے اس میں اختلاف کیا ہے اور تمہارا رب بروزِ قیامت ضرور ان باتوں کا فیصلہ کرے گا ۔ (فرمان دے گا) جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۚ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ ؛ تم راہِ خدا کی طرف بلاؤ، تبلیغ کرو۔ دعوتِ اسلام دو۔ بِالْحِكْمَةِ ؛ مضبوط دلائل کے ساتھ، مناسب انداز سے۔ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ؛ اور اچھے وعظ و نصیحت سے۔ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؛ اور ان سے اچھے طریقہ سے بحث کرو۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ ؛ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ اس کو خوب علم ہے۔ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؛ اس شخص کے حال سے جس نے راہِ خدا کو کھودیا۔ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ؛ اور جو ہدایت پر ہیں ان کو بھی خوب جانتا ہے۔ گمراہوں کو بھی جانتا ہے اور راہ یافتوں سے بھی واقف ہے۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم طریقِ حق کی تبلیغ کرو (کس طرح) حکمت سے اور پند و نصیحت سے اور ان سے بحث کرو تو بہترین طریقہ سے بحث کرو۔ خدا خوب جانتا ہے گمراہوں کو اور راہ یافتوں کو۔

صاحبو! تبلیغ اور دعوتِ حق مسلمانوں کا خاصہ ہے۔ کوئی مذہب دوسروں کو اپنے مذہب میں نہیں ملاتا۔ بجز مسلمانوں کے۔ افسوس! نہ ہم میں اگلا سا جوش ہے نہ دُور دور جاکر تبلیغ کرنے کی عادت۔ مسلمانوں میں کچھ اخلاقی جرأت کم ہوگئی ہے کہ حق بات کہنے سے ڈرتے ہیں یا شرماتے ہیں۔ نہ اتنے میٹھے بنو کہ کوئی تمہیں کھا جائے۔ نہ اتنے کڑوے بنو کہ کوئی تھوک دے۔ نہ حلوا بنو نہ ایلوا۔ تمہارا لہجہ نرم ہو۔ تمہاری زبان میٹھی ہو۔ تمہاری تقریر واضح دلائل پر مبنی ہو۔ خلافِ واقع ایک لفظ نہ نکالو۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے، وہ کبھی چل نہیں سکتا سلیس اور واضح الفاظ میں وعظ کرو۔ خلوصِ دل سے بولو اور ٹھنڈے دل سے سنو۔ دیکھو جو بات دل سے نکلے گی وہ دل تک پہنچے گی۔ بے سروپا باتیں کرنا لوگوں کو خود پر ہنسانا ہے۔ ہمیشہ تبلیغ کیا کرو۔ تکرار میں بڑا اثر ہے۔ گوش زدہ اثرے دارد۔ یہ کیا ہے؟ بات بات کو شرک بات بات کو کُفر؟ جب ہم اچھے طریقہ سے مافی الضمیر کا اظہار کرسکتے ہیں تو درشت اور سخت طریقہ کیوں اختیار کریں۔ کچھ ترغیب بھی ہو کچھ ترہیب بھی ہو۔

درشتی و نرمی بہم در بہ است ÷ چورگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

غیر مذہب والوں سے سبق حاصل کرو۔ دواخانے بناتے ہیں۔ خدمت کرتے ہیں۔ مالی امداد دیتے ہیں۔ قرض دیتے ہیں۔ ان کی پرورش کے اسباب پیدا کرتے ہیں۔ علم و ہنر سکھاتے ہیں۔ اَلْاِنْسَانُ عَبِيْدُ الْاِحْسَانِ ؛ احسان کا دلوں پر بڑا اثر ہوتا ہے۔

زر برسرِ فولاد نہی نرم شود

صاحبو! کمرِ ہمت چُست باندھ لو اور ادع الی سبیل ربک کے لئے تیار ہوجاؤ۔ گھر سے باہر نکلو خدا کا بول بالا کرو۔ تمہارا مذہب حق ہے۔ تم کو کیا ڈر ہے؟ ہمارے بزرگوں نے کتنی تکلیفیں اُٹھائیں۔ کیا کیا مصیبتیں جھیلیں تب کہیں اسلام پھیلا، مسلمانوں کی تعداد بڑھی۔ ان کو قوت حاصل ہوئی۔ یہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا کیا ہے؟ اپنے عمل سے ایک بہترین نمونہ بن کر غیر مسلموں کے سامنے پیش ہو جو خدا کی مدد کرتا ہے خُدا اس کی مدد کرتا ہے۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ ؛ بہرحال

تبلیغ ہر مسلمان کا فرض ہے

کچھ کرو۔ حرکت میں برکت ہے۔ فِي الْحَرَكَة بَرَكَة۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ ؛ اور اگر تم سزا دو۔ عقوبت سے کام لو۔ فَعَاقِبُوْا ؛ تو سزا و عقاب کرو۔ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؛ اتنی ہی جتنی تم کو تکلیف دی گئی ہے۔ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ ؛ اور اگر تم نے صبر کیا، برداشت کرلیا۔ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ؛ البتہ وہ صابروں کے حق میں بہتر ہے۔

ترجمہ:- اگر تم نے سزا دی تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف اُنھوں نے دی ہے اور اگر تم نے صبر کیا تو بے شک وہ صابرین کے حق میں بہتر ہے۔

صاحبو! اس میں کیا بہتر نصیحت ہے۔ طبعی طور سے، نیچرل طریقہ سے نصیحت ہے۔ اگر معمولی غلطی یا تکلیف پہنچ گئی ہے تو اس کو برداشت کرلو۔ ذرا ذرا سی بات پر لڑنا جھگڑنا نامناسب ہے۔ اگر شرّ کثیر ہے، ہمہ گیر خرابی ہے تو مَرد بنو اور اپنے دشمنوں کو کچل ڈالو۔ ان کو پامال کردو۔ صبر کا بھی ایک وقت ہوتا ہے، اور سزا کا بھی ایک وقت۔ جو بات کرو حسبِ اقتضاءِ محل کرو۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

وَاصْبِرْ ؛ اور (مسلمانو!) تم صبر کرو۔ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ اور تمہارا صبر بھی اللہ ہی کی مدد سے ہو سکے گا۔ ہر کام میں اللہ سے مدد لو۔ اللہ کی مدد نیکوکاروں سے قریب ہے۔ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان پر افسوس نہ کرو۔ حزن و ملال نہ کرو۔ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ؛ اور وہ جو مکّاری کرتے ہیں، تدبیر لڑاتے ہیں، سیاسی چالیں چلتے ہیں، اس سے تم دل تنگ نہ ہو۔ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ تمہارے حق میں فیصلہ کرے گا۔

ترجمہ:- اور (اے پیغمبر!، اور اے ہر مسلمان!) تم صبر کرو۔ تمہارا صبر خدا کی مدد سے ہوگا اور ان پر افسوس نہ کرو۔ (غم نہ کھاؤ۔ حزن ملال نہ کرو)۔ اور ان کی مکّاریوں سے دل تنگ نہ ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ۱۶ ع ۲۲

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ بے شک جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں خدا ان کے ساتھ ہے۔ وَ الَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ ؛ اور ان لوگوں کے ساتھ جو نیکوکار ہیں، احسان کرنے والے ہیں۔

ترجمہ:- بے شک اللہ اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرتے ہیں۔

صاحبو! خدا کی معیت بڑی اہم بات ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے تو ہم کو کیا ڈر ہے۔ اس کی رحمت سے نااُمید نہ ہو۔ وہ بڑا کارساز ہے۔ وہ تم کو تباہ ہوتے کبھی نہ دیکھے گا۔ تم کو کامیاب کرے گا۔ تمہارے دشمنوں کو پامال کرے گا۔ ڈرو مت۔ ڈر سے دل کمزور ہوجاتا ہے اور آدمی کام کے لائق نہیں رہتا۔ اللہ بس باقی ہوس۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۱۵

سُبْحٰنَ الَّذِیٓ

تَفسِیرِ صِدّیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد دکن

سُوْرَةُ الْاِسْرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّاِثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۃ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ (۱۱۱) آیتیں اور بارہ رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ①

سُبْحٰنَ الَّذِیْ ؛ وہ ذات پاک ہے ۔ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا ؛ جو اپنے بندے کو رات کے وقت لے گیا ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا ؛ قابلِ احترام مسجد سے یعنی مسجدِ مکہ معظّمہ سے ، جس میں کعبۃ اللہ شریف ہے ، دور کی مسجد کی طرف ۔ اَلَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ ؛ جس کے اطراف ہم نے برکت دی ۔ یعنی مسجد اقصا کے چاروں طرف برکت ہی برکت ہے ۔ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؛ تا کہ ہم اپنے بندے کو اپنی نشانیاں اور آثارِ قدرت دکھائیں ۔

جب رسولِ خدا ﷺ کے ساتھ اللہ تھا تو پھر معراج کیوں ہوا ؟ فرماتا ہے کہ ہماری قدرت کے کرشمے دکھانے کے لئے ۔ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ؛ بے شک وہی ہے سُننے دیکھنے والا ۔ معراج میں حضرتؐ نے جو کچھ سنا اور جو کچھ دیکھا سب پرتوِ اسمائے الٰہی تھا ۔ اللہ کی سماعت سے آپؐ نے سُنا اور اللہ کی بصارت سے آپؐ نے دیکھا ۔

ترجمہ :- پاک ہے وہ ذات جو ایک رات اپنے بندے کو باحرمت مسجد سے (یعنی مسجدِ کعبہ سے) مسجدِ اقصا (یعنی بیت المقدس) کی طرف لے گیا جس کے اطراف ہم نے برکت دی ہے (ابراہیم علیہ السلام اور دوسرے بہت سے پیغمبر اور موسیٰ علیہ السلام بھی وہیں پیدا ہوئے تھے) تا کہ ہم اُسے اپنی نشانیاں دکھادیں بے شک وہ دیکھنے سُننے والا ہے ۔ (بالذات صفات اسی کی ہیں ۔ تم کیا کر رہے ہو اور کیا کہہ رہے ہو اس سے اللہ باخبر ہے ، سمیع و بصیر ہے) ۔

صاحبو ! معراج شریف کے متعلق بہت سی قابلِ تفصیل باتیں ہیں ۔ مُشتے از خروارے ، ہم بھی لکھتے ہیں ۔ کیا معراج کا ہونا ممکن ہے ؟ بے شک ممکن ہے جس طرح جبرئیلؑ کا اُترنا حق ہے ، اس عالم میں صورت شکل لے کر آنا ممکن ہے ۔ حضرت رسولِ خدا محمد مصطفٰے ﷺ کا اس عالم سے عروج فرما کر لوازمِ بشری کو چھوڑ کر دربارِ رب العزت میں پہنچنا بھی حق ہے ۔ بے صورت جبرئیل کا باصورت ہوجانا ، باصورت آنحضرتؐ کا بے صورت ہوجانا کچھ دشوار نہیں ، لائقِ انکار نہیں ۔ ذرا اتنا تو سوچو کہ ہم جو اس دنیا میں ہیں ، مادی ظلمتوں میں گرفتار ہیں ، کیا اس سے پہلے عالمِ مثال میں نہ تھے ۔ کیا اس سے پہلے ہم

عالمِ ارواح میں نہ تھے ۔ کیا اس سے پہلے ہم علمِ الٰہی میں نہ تھے ؟ بے شک تھے ۔ کیا ہم جو زمانہ اور مادے کے زندان میں گرفتار ہیں اب عالمِ مثال میں نہیں رہے یا عالمِ ارواح میں نہیں رہے ؟ ہماری '' اَنَــا '' سچ پوچھو تو مادیات اور لواحقِ مادیات دونوں سے جُدا ہے ۔ ہم جس طرح اس دنیا میں معلوم ہوتے ہیں مافوق عوالم میں بھی ہیں ۔ پھر رسولِ خداﷺ کا معراج میں تشریف لے جانا اپنے قدیم محل کی طرف رجوع کرنا ہے ۔

معراج شریف کب ہوا ؟ رسالت سے پانچویں سال ہوا ۔

معراج شریف کہاں ہوا ؟ آپؐ مکہ معظمہ میں حضرت علیؓ کی بہن ام ہانیؓ کے گھر میں تھے وہاں سے مسجدِ حرام میں آ کر استراحت فرمائے ۔

اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ سے معلوم ہوتا ہے کہ معراجِ شریف میں رات کے وقت رسولِ خداﷺ کو اللہ اپنے ساتھ لے گیا ۔

معراج رات کو کیوں ہوا ؟ مذہبی کاموں کا دار و مدار علمِ غیب پر ہے ۔ بے دیکھے یقین کرنا ہی کمال ہے ۔ اگر دن کو معراج ہوتا تو سب کو یقین آ جاتا ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ابوجہل میں مابہ الامتیاز کیا رہتا ۔

اَسْرٰی بِـمُـحَـمَّدٍ کیوں نہیں ہے اور بِـعَبْدِهٖ کیوں ہے ؟ انسان کو جتنا عروج ہوتا ہے اس کی عبدیت کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ جس کی جتنی عبدیت اتنا ہی اس کا مرتبہ اور اس کا عروج ۔ بِـعَبْدِهٖ گویا معراج کی علت اور سبب بیان کیا گیا ہے اور یہہ بھی کہ عبـدالـلّٰـهِ کامل صرف حضرت رسولِ خداﷺ ہیں ۔ اَسْـرٰی شب روی کو کہتے ہیں ۔ پھر لَـیْــلًا کیوں ؟ یہہ بتانے کے لئے کہ شب بیداری میں خاص سرفرازیاں ہیں ۔ بعض عاشقانِ محمدیؐ کا خیال ہے کہ معراج اگر دن میں ہوتا اور آنکھوں کے سامنے سے جسدِ مبارک غائب ہوجاتا تو عاشقانِ دیدارِ نبوت تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے ۔ بِعَبْدِهٖ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معراج مبارک جسمانی ہوا ۔ کیونکہ جہاں جہاں عبد کا لفظ آتا ہے وہاں وہاں جان و تن کا مجموعہ مُراد ہوتا ہے نہ کہ صرف جان و روح ۔ کیا معراج مبارک جسمانی ہوا یا روحانی ۔؟ جسمانی بھی ہوا اور روحانی بھی ۔ جب تک عالمِ اجساد میں تھے جسمانی معراج تھا ۔ جب آپ نے عالمِ علوی کی طرف توجہ فرمائی آپؐ کا جسمِ مبارک اسی کے لایق ہوگیا اور معراج روحانی ہوا ۔ ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ بے صورت غیر مادی جبرئیل کا مادی صورت میں آنا اور آنحضرتؐ کا مادّہ کو چھوڑ کر غیر مادی ہوجانا کچھ زیادہ مشکل نہیں ۔ روحانی معراج تو ہمیشہ ہی ہوا کرتا تھا ۔ روحانی معراج تو غلامانِ محمدؐ کو بھی ہوتا ہے ۔ جن پر عالم مثال منکشف ہوگیا ہے وہ کیا نہیں دیکھتے ۔؟ وارثانِ حضرتِ رسالت والنبوتؐ کو معراجِ جسمانی نہ سہی نعلینِ نبویؐ کے صدقہ سے معراج روحانی ہوجاتا ہے ۔

مِنَ الْـمَسْـجِـدِ الْحَرَامِ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسجدِ کعبہ مسجد بیت المقدس سے زیادہ بااحترام ہے ۔ ایک نماز مسجدِ کعبہ میں پڑھی جائے تو اس کا مسجدِ اقصٰی سے زیادہ اجر ملتا ہے ۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ بِبَکَّةَ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلا معبدِ الٰہی کعبۃ اللہ شریف اور اس کی مسجد ہی رہے ۔ عام لوگ سمجھتے ہیں کہ کعبۃ اللہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ۔ اَوَّلَ بَیْتٍ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلی عبادت گاہ کعبہ ہے جہاں عرفات میں آدم و حوا ملے ہیں ، جہاں اُمُّــنَــا حَــوَّاء کی قبر مبارک ہے ۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ حبیبِؐ خدا کا جسدِ مبارک وہیں کی مٹی کا ہے ، اسی

خاکِ پاک کا ہے ۔ پہلے مسجدِ اقصا کی طرف معراج میں آنحضرت (ﷺ) کیوں پہنچے ؟ وہاں تمام پیغمبر تھے ، ان سے ملاقات بھی ضروری تھی ۔ ان کے کمالات پر سے گزرنا بھی ضروری تھا ، مسجد اقصا کی برکتوں سے بھی مالا مال ہونے کی حاجت تھی ۔ پھر اس کے بعد کمالاتِ محمدی کی سیر ہے ۔ قدرتِ خداوندی کے کرشمے ہیں اور آثار و اسرار کے مطالعہ سے سرفراز ہونا ہے ۔

معراج شریف کے متعلق گونہ تفصیل سورہ وَالنَّجْم میں ہے ۔

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝۲

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ؛ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ۔ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ؛ اور اسے بنی اسرائیل کے لئے موجب ہدایت بنایا ۔ اَلَّا تَتَّخِذُوْا ؛ کہ نہ بناؤ ۔ مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ؛ میرے سوا کسی کو ، مجھے چھوڑ کر کسی کو وکیل نہ بناؤ ، اپنا کارساز نہ سمجھو ، میرے سوا کسی اور پر بھروسہ نہ کرنا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی (یعنی تورات) اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے سراپا ہدایت بنایا (وہ ہدایت کیا تھی ؟) کہ میرے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو ۔ (کسی کو وکیل نہ بناؤ ۔ کسی اور کو اپنا کارساز نہ سمجھو) ۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؛ (یاد کرو) اولاد ان لوگوں کی جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کرایا تھا ۔ ذَرَّةٌ ؛ گرد و غبار کے باریک باریک اجزاء جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ؛ بے شک نوح شکر گزار بندے تھے ۔

ترجمہ :- (ذرا خیال کرو ۔ غور و فکر کرو ۔ دیکھو) اولاد کو ان لوگوں کی جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کر دیا تھا ۔ بے شک نوح بڑا شکر گزار بندہ تھا ۔

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝۴

وَقَضَيْنَا ؛ اور ہم نے حکم جاری کیا ۔ وحی بھیجی ۔ یقینی خبر دے دی ۔ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کی طرف ۔ فِي الْكِتٰبِ ؛ کتاب میں ۔ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ ؛ کہ تم زمین میں فساد کرو گے ۔ مَرَّتَيْنِ ؛ دو دفعہ ۔ وَلَتَعْلُنَّ ؛ اور سر اٹھاؤ گے سرکشی کرو گے ، اور اپنی بزرگی جتاؤ گے ۔ عُلُوًّا كَبِيْرًا ؛ بڑی ہی سرکشی ۔

ترجمہ :- ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کی طرف وحی کر دی تھی (حکم جاری کر دیا تھا) کہ تم دو دفعہ زمین میں فساد پھیلاؤ گے اور بڑی ہی سرکشی کرو گے ۔

فاذا جاء وعد اولىهما بعثنا عليكم عبادا لنا اولي باس شديد فجاسوا خلل الديار وكان وعدا مفعولا ۝۵

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰـهُمَا ؛ پھر جب ان دونوں وعدوں میں سے پہلا وعدہ آ پہنچا ۔ بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ ؛ تو ہم نے تم پر بھیج دیا ۔ اُٹھا کھڑا کر دیا ۔ عِبَادًا لَّنَا ؛ ہمارے بندوں کو ۔ اُوْلِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ ؛ بڑی ہی قوت رکھنے والے ۔ اُوْلُوْا گویا ذُوْ کی جمع ہے ۔ بَاْسٍ ؛ شدت اور قوت ۔ اور بؤس ؛ سختی اور تکلیف ۔ فَجَاسُوْا ؛ پھر وہ گھس پڑے ، داخل ہو گئے ۔ خِلٰلَ الدِّيَارِ ؛ گھروں کے اندر ۔ خِلَال ؛ اندر ۔ خَلِیْل ؛ دلی دوست ۔ خَلَلْ ؛ بیچ میں فساد کا پڑنا ۔ خُلَّةٌ ؛ محبت ۔ دِیَار جمع دَارٌ بمعنی گھر ۔ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ؛ اور یہ وعدہ ہو کر رہنے والا تھا ، ضرور پورا کیا جاتا ۔

ترجمہ :- پھر جب (تم نے سرکشی کی) تو ان دونوں وعدوں میں سے پہلا وعدہ آ پہنچا ۔ ہم نے اپنے بندوں میں سے سخت طاقتور اور زبردست لوگوں کو بھیج دیا جو تمہارے گھروں (اور شہروں) میں گھس گئے ۔ اور ہمارا یہ وعدہ تو ہو کر رہنے والا تھا ، اٹل تھا ۔

ثم رددنا لكم الكرة عليهم وامددنكم باموال وبنين وجعلنكم اكثر نفيرا ۝۶

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ ؛ پھر ہم نے تمہارے فائدے کے لئے پھیر دیا ۔ رد کر دیا ۔ واپس عطا کیا ۔ پھر بخشا ۔ اَلْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر حملہ کو ۔ وَاَمْدَدْنٰكُمْ ؛ اور ہم نے تمہاری مدد کی ۔ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ ؛ مختلف قسم کے مال سے اور بیٹوں سے ، لڑکوں والوں سے ۔ وَجَعَلْنٰكُمْ ؛ اور ہم نے تم کو کر دیا ۔ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ؛ مدد کو دوڑنے والے ، بڑی قوم والے ۔ نَفَرَ ؛ نکلا ۔ نَفَرٌ ؛ ایک شخص ۔ نَفِیْر ؛ وہ لوگ جو بلانے پر گھروں سے نکل کھڑے ہوں ، مدد کو دوڑ پڑیں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے دوبارہ تم کو ان پر حملہ کرنے کی قوت دی اور تمہاری مدد مال و اولاد سے کی اور تمہاری قوم کو کثرت بخشی ، بڑے جتھے والا بنایا ۔

ان احسنتم احسنتم لانفسكم وان اساتم فلها فاذا جاء وعد الاخرة ليسوءا وجوهكم وليدخلوا المسجد كما دخلوه اول مرة وليتبروا ما علوا تتبيرا ۝۷

اِنْ اَحْسَنْتُمْ ؛ گر تم نے احسان کیا ، نیکوکاری کی ۔ اَحْسَنْتُمْ ؛ تو تم نے نیکوکاری کی ۔ لِاَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے لئے ۔

اگرتم نے اچھا کیا تو اپنے لئے ۔ وَاِنْ اَسَاْ تُمْ فَلَهَا ؛ اور جو تم نے بُرا کیا تو اپنے لئے ۔ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُالْاٰخِرَةِ ؛ پھر اگر پچھلے وعدہ کا وقت آ جائے ۔ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ ؛ تاکہ وہ تمہارا حال بُرا کریں ، اور تکلیفات کی وجہ سے تمہارے چہروں میں تغیر آ جائے ۔ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ ؛ اور تاکہ وہ مسجد میں داخل ہوں ۔ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ جس طرح وہ پہلی دفعہ اس میں داخل ہوئے تھے ۔ وَلِيُتَبِّرُوْا ؛ اور تاکہ وہ برباد کردیں ، تباہ کردیں ۔ مَاعَلَوْا ؛ جس چیز پر ان کا غلبہ ہو ، جس پر ان کا ہاتھ پڑے ، جو چیز اُنھیں مل جائے ۔ تَتْبِيْرًا ؛ بالکل تباہی و بربادی ۔

ترجمہ :- گرتم نے اچھا کیا تو اپنا ، بُرا کیا تو اپنا ۔ جب دوسرے وعدہ کا وقت آجائے گا (اور ہم تمہارے دشمنوں کو اُٹھا کھڑا کریں گے ، تاکہ وہ درد و غم سے) تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں (اور تمہارے دشمن) مسجد میں داخل ہوں جس طرح پہلی دفعہ اس میں داخل ہوئے تھے اور ان کے جو ہاتھ لگے اُسے تباہ و برباد کردیں (اور جس پر ان کو علو اور غلبہ نصیب ہو ، اس کو بالکل نیست کردیں) ۔

وقف لازم

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۞

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ؛ شائد کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ۔ عَسٰى ؛ شاید ، اُمید ہے ، قریب ہے ۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ؛ اور اگر تم نے اپنی قدیم شرارت پر عود کیا تو ہم بھی قدیم سزا دینے پر عود کریں گے ، اگر تم نے قدیم روّیہ کے مطابق شرارت کی تو یاد رکھو کہ ہم بھی پھر عذاب کریں گے ۔ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ ؛ اور ہم جہنّم کو کردیں گے ۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کے لئے ۔ حَصِيْرًا ؛ قید خانہ ، حِصَار ۔ ہم کافروں کو جہنّم میں پھنسا دیں گے جس سے نکلنا محال ہو جائے گا ۔

ترجمہ :- اُمید ہے کہ تمہارا رَب تم پر رحم کرے اور جو تم نے وہی کام کیا جو اب تک کرتے رہے تو پھر ہم بھی وہی کریں گے جو اب تک کرتے رہے ۔ ہم نے جہنّم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا دیا ۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ

وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ۞

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ؛ بے شک یہ قرآن ۔ يَهْدِيْ ؛ ہدایت کرتا ہے ۔ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ؛ اسی طریقہ کو جو زیادہ مضبوط ہے ۔ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور مسلمانوں کو بشارت دیتا ، خوش خبری سُناتا ہے ۔ (مسلمانوں اور مومنوں کی پہچان کیا ہے ؟) اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ جو اچھا کام کرتے ہیں ۔ (کس بات کی بشارتیں ؟) اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ؛ اس بات کی بشارت کہ ان کے لے اجرِ کبیر اور ثوابِ عظیم ہے ۔

ترجمہ:- بے شک یہ قرآن سیدھا اور مضبوط طریقہ بتاتا ہے اور جو مسلمان اچھے کام کرتے ہیں ان کو بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع

وَاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اَعْتَدْنَا لَهُمْ ؛ ہم نے اُن کے لئے تیار رکھا ہے۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ دردناک اور المناک عذاب۔

ترجمہ:- اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے اُن کے لئے عذابِ الیم تیار رکھا ہے۔

صاحبو! ذرا ان آیتوں پر غور کرو۔ اگر تم نے بھلا کیا تو اپنا اور برا کیا تو اپنا۔ خدا تو بے شک رحم کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ پھر تم نے شرارت کی تو پھر تمہارے لئے سزا تیار ہے۔ مومنین کی پہچان اللہ نے کیا بتائی۔؟ عملِ صالح۔ ظاہری اعمال بھی اچھے ہوں اور باطنی اعمال بھی۔ ہم مسلمان ہیں۔ خدا ارحم الراحمین ہے۔ ع ''غفور است ایزد تو ساغر بنوش''۔ کچھ نفع بخش نہیں ہے۔ یہ کیا۔؟ ہم مسلمان تو ہیں، خدا کو ماننے والے ہیں۔ مگر خدا کا کہا، کبھی نہ کریں گے۔ جس قدر انسان کا یقین قوی ہوگا اس قدر اس کے آثار بھی قوی ہوں گے۔ کوئی جان بوجھ کر سنکھیا نہیں کھاتا، سانپ کے پاس نہیں جاتا۔ تم گناہوں پر ایسے بے باک ہوگئے ہو، نڈر کیوں بن گئے ہو۔ خدا کو مانو اس کی اطاعت کرو۔ حکم مانو اور اس کے مطابق کام کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے جس کی تعلیم قرآن دیتا ہے۔

مومن خدا کا کہا مانتا ہے عمل صالح کرتا ہے

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ ؛ اور بُلاتا ہے انسان شر کو، برائی کو۔ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؛ بعوض خیر اور بھلائی کو بُلانے کے۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ؛ اور انسان بڑا جلد باز ہے، عجلت پسند ہے۔

ترجمہ:- اور انسان شر کو بُلاتا ہے خیر کو بُلانے کے مثل اور انسان بڑا ہی عجلت پسند (جلد باز) ہے۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾

وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے بنایا۔ اَللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؛ رات اور دن کو۔ اٰيَتَيْنِ ؛ دو نشانیاں۔ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ ؛ اور رات کی نشانی کو محو کرنے والا بنایا۔ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً ؛ اور دن کی نشانی کو روشن بنایا، دکھانے والا بنایا، واضح بنایا۔

لِتَبْتَغُوْا ؛ تاکہ تم طلب کرو، چاہو، مانگو۔ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ ؛ خدا کے فضل کو کہ رات کو آرام لیں اور دن کو کاروبار کریں۔
وَلِتَعْلَمُوْا ؛ تاکہ جانو، علم حاصل کرو۔ عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؛ سالوں کے عدد، شمار، گنتی کو۔ وَکُلَّ شَیْءٍ ؛ اور ہر شئے کو۔
فَصَّلْنٰہُ تَفْصِیْلًا ؛ ہم نے خوب تفصیل سے بیان کیا۔

ترجمہ:- رات اور دن کو ہم نے دو آیتیں بنائیں۔ رات کی نشانی کو دھندلی اور دن کی نشانی کو روشن بنایا تاکہ تم اللہ کے فضل و کرم کو طلب کرو اور سالوں کا عدد و شمار کرو اور حساب کا علم رکھو۔ اور ہم نے ہر چیز کو تفصیل وار بیان کردیا۔

وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا ﴿١٣﴾

وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰہُ ؛ اور ہر انسان کو لگادیا، لازم کردیا۔ طٰٓئِرَہٗ ؛ اس کے اعمال نامے کو، اس کے نصیبے کو۔
فِیْ عُنُقِہٖ ؛ اس کی گردن میں، ہر انسان کی گردن میں۔ اس کے اعمال کو طوق اور گلے کا ہار بنادیا۔ عربوں کی عادت تھی کہ پرندوں کو اُڑاتے۔ اگر پرندہ سیدھی طرف جاتا تو اچھا شگون لیتے اور بائیں طرف اُڑتا تو بدشگونی مُراد لیتے۔ پھر اس کو خیر و شر کا معیار ٹھیراتے، اور کامیابی کو اس کی قسمت جانتے، نصیبہ کہتے۔ وَنُخْرِجُ لَہٗ ؛ اور اس کے لئے ہم نکالیں گے۔ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؛ قیامت کے دن۔ کِتٰبًا ؛ ایک کتاب، ایک اعمال نامہ۔ یَلْقٰہُ ؛ اُسے پائے گا۔ مَنْشُوْرًا ؛ کھلا ہوا، نشر کیا ہوا۔

ترجمہ: اور ہم نے ہر انسان کے گلے میں اس کے اعمال کو طوق بنا کر ڈال دیا اور اس کے لئے قیامت کے دن نکالیں گے تو وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا۔ (اور اس میں اس کے سارے کرتوت لکھے ہوں گے) اور وہ اس اعمال نامے کو (کھلا ہوا اور) نشر کیا ہوا پائے گا۔

ہر انسان کو حکم ہوگا:

اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿١٤﴾

اِقْرَاْ کِتٰبَکَ ؛ تم اپنا اعمال نامہ پڑھو۔ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ ؛ آج تمہارا نفس ہی کافی ہے، بالکل بس ہے۔
عَلَیْکَ حَسِیْبًا ؛ تمہارے کاموں کو شمار کرنے کے لئے، محاسبہ کرنے کے لئے۔

ترجمہ:- اب تم اپنے اعمال نامے کو پڑھو۔ تمہارا نفس آج کے دن خود تمہارا محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ (تمہارا نفس خود تمہارے قصوروں کا اعتراف کرے گا، تمہارے اعمال کو دکھادے گا)۔

مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

مَنِ اهْتَدٰى ؛ جو سیدھی راہ چلتا ہے ۔ ہدایت پر رہتا ہے ۔ فَاِنَّمَا يَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ؛ اس کا ہدایت پر رہنا خود اس کے لئے نفع بخش ہے ۔ وَمَنْ ضَلَّ ؛ اور جو گمراہ ہوتا ہے ، گرفتارِ ضلالت ہوتا ہے ۔ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؛ تو اس ضلالت و گمراہی کا وبال اور اثر خود اس پر پڑے گا ۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ ؛ اور کوئی اُٹھانے والا نہیں اُٹھاتا ۔ وِزْرَ اُخْرٰى ؛ دوسرے کا بوجھ ، دوسرے کا بار ۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ ؛ اور ہم عذاب نہیں کرتے ۔ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ؛ یہاں تک کہ ہم کسی رسول اور پیغامبر کو نہ بھیج دیں ، نہ اُٹھا کھڑا کریں ۔

ترجمہ :- جو ہدایت پر رہتا ہے تو اس کا ہدایت پر رہنا خود اس کے لئے نفع بخش ہے اور جو ضلالت پر رہتا ہے تو اس کا ضلالت پر رہنا خود اس کے لئے ضرر رساں ہے اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھاتا اور ہم جب تک پیغمبر نہیں بھیج لیتے ، کسی پر عذاب نہیں کرتے ۔

صاحبو ! عیسائیوں کے پاس ہے کہ جناب عیسٰی علیہ السلام جو معصوم پیغمبر تھے تمام عیسائیوں کے گناہوں کا پشتارہ لے کر دوزخ میں جا کر جلے اور ان کے ساتھ تمام گناہ بھی جل گئے ۔

ذرا غور کرو ۔ مذہب اسی لئے ہے کہ بری باتوں سے روکے ، نہ کہ برے کاموں پر جرأت دلائے ۔ جب آدمی کو معلوم ہوجائے کہ ہم جو چاہیں کریں ، ہمیں کسی قسم کا عذاب نہیں ہوگا ، تو وہ برے کام کیوں چھوڑے گا ۔ یہ کونسا انصاف ہے ؟ کرے کون اور بھرے کون ؟ معصوم اور بے گناہ پیغمبر پر بدمعاشوں کی وجہ سے عذاب ہو ۔ ؟

ایک اور مذہب اس سے بدتر ہے ۔ خدائے تعالٰی نے دیکھا کہ اگر سب اچھے ہی کام کریں یا سب برے ہی کام کریں یا ایک قسم کے لوگ تمام اچھے کام کریں اور دوسری قسم کے لوگ سب برے ہی کام کریں تو دنیا کی یہ رنگا رنگی کیوں کر ہوگی ۔ اس بوقلمونی کا تماشہ کہاں رہے گا ۔ لہٰذا معصومین کی سپید مٹی کو گناہ گاروں کی سیاہ مٹی کے ساتھ ملا کر پتلے بنائے ۔ ہر ایک نے اچھے کام بھی کئے اور برے بھی ۔ اچھے کام اس پاک طینت کی وجہ سے تھے اور برے کام اس سیاہ اور ناپاک خاک کی وجہ سے ۔ قیامت ہوگی تو خاکِ ناپاک ، خاکِ ناپاک سے اور خاکِ پاک خاکِ پاک سے مل جائے گی ۔ آپ نے سمجھا ؟ بعض لوگ جو اپنے مومن ہونے کے دعوے دار ہیں ، ان کے تمام گناہ ، ان لوگوں کو جائیں گے جن کو یہ غیر مومن سمجھتے ہیں ۔ ''مومنین'' جتنی بدمعاشیاں کرتے ہیں اس کا عذاب دوسروں پر ہوگا اور دوسرے جتنی نیکیاں کرتے ہیں اس کا ثواب ''مومنین'' کو ملے گا ۔ مَاشَاءَ اللّٰه کیا بہتر تفسیر ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کی ، کیا اچھے معنٰی نکلے ہیں ظلم و عدل کے ۔ اور کیا خوب ثبوت دیا گیا ہے اس ضرب المثل کا کہ '' کرے کون اور بھرے کون ؟ '' ۔ آج جو چاہو کرو ، جو چاہو کہو ، کل معلوم ہوجائے گا کہ جس کی برائی اُس کے گلے کا ہار رہے گی ۔ طوق و زنجیر بن کر پڑے گی ۔ آتشِ جہنم بن کر جلائے گی ۔ تب آنکھوں پر سے پردہ اُٹھے گا اور خدا کی عدالت ظاہر ہوگی ۔

دوسرے مذاہب کے لوگوں کی بے تکی باتوں سے مسلمان ہوشیار رہیں

صاحبو! جب تک دین مکمل نہ ہوا تھا۔ پیغمبر کے بعد پیغمبر آتا تھا۔ اب دین مکمل ہوگیا ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ خاتم النبیین ﷺ پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قیامِ قیامت تک رہنے والے مذہب کو لاچکے۔ اب کسی نئے پیغمبر کے آنے کی ضرورت نہیں۔ اب صرف تعلیمِ محمدی کی تبلیغ کی ضرورت ہے، اس کی یاد دہانی کی حاجت ہے۔ اس زمانہ میں اگر انبیاء نہیں آتے تو عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ آتے ہیں، وارثانِ پیغمبرؑ بھیجے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے مذہب کی اشاعت کرتے ہیں۔ اِن کو مُبلّغ اور مجدّد کہتے ہیں۔ حضرت (ﷺ) کے بعد بہت سوں نے پیغمبری کے دعوے کئے۔ مُتَنَبّی کہلائے اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ کے مصداق بنے۔

صاحبو! عقلِ سلیم اور فہم مستقیم اللہ کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا خدا کا فرستادہ اور رسول ہے جو خیر و شر کو دکھاتا ہے، اچھے برے کی تمیز دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا فرستادۂ خدا ہے جو ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔ پیغمبر کی بات کو بھی آدمی اسی وقت مانتا ہے جب دل میں ضمیر ہو، قبول کرنے کی صلاحیت ہو، ہٹ دھرمی کی عادت نہ ہو، باطل پر ہٹ اور اصرار نہ ہو۔ مگر میرے کہنے کے یہ معنٰی نہیں ہیں کہ پیغمبر کی ضرورت نہیں۔ بلکہ پیغمبر کی بھی ضرورت ہے اور جانشینانِ پیغمبر کی بھی اور عقل و اِدراک سے بھی کام لینے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ عقلِ سلیم کے دشمن ہوتے ہیں اس کی بات سُننے کو تیار نہیں رہتے۔ اِن کا کیا حال ہوتا ہے؟ فرماتا ہے:-

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾

وَاِذَآ اَرَدْنَا ؛ اور جب ہم اِرادہ کرتے ہیں۔ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً ؛ کہ ہلاک کریں کسی قریہ کو، گاؤں کو، بستی کو۔ اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا ؛ تو ہم اس کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔ تَرَف ؛ خوش حالی، مالداری۔ فَفَسَقُوْا فِيْهَا ؛ تو پھر وہ اس قریہ میں فسق و فجور کے مرتکب ہوتے ہیں، خدا کی نافرمانی کرتے ہیں۔ فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ ؛ اور اس قریہ پر فرمانِ الٰہی آجاتا ہے اور وہ عذاب کے مستحق ہوجاتے ہیں۔ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ؛ پھر ہم اس قریہ کو تباہ و برباد کردیتے ہیں، اور ان پر بالکل تباہی آجاتی ہے۔

ترجمہ:- اور جب ہم کسی قریہ کو (اس کے اعمالِ بد کی وجہ سے) ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔ پھر وہ فسق و فجور اور نافرمانی میں منہمک ہوجاتے ہیں اور حکم سزا کے مستحق ہوجاتے ہیں۔ پھر ہم اس کو بالکل تباہ و برباد کردیتے ہیں۔

ان فاسقوں اور بدکرداروں کا جو نتیجہ ہوا وہ ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہے یعنی نوح علیہ السلام کی قوم کا حال اور ان کے بعد جو قومیں ہوئیں۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ ؛ اور ہم نے کتنے قرن اور کتنی نسلیں ہلاک کر دیں ۔ قُرُوْن جمع قَرْن ۔ ایک جُوے میں دو بیلوں کو باندھنا ۔ ہم عمر اور ہم زمانہ لوگ ۔ مُقَارِنَة ؛ نزدیکی ۔ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ ؛ نوح کے بعد ۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ ؛ اور تمہارا رب کافی ہے ۔ بَا زائد ہے ، کَفٰی کا فاعل ہے ۔ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں کے گناہوں کے متعلق ۔ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ؛ باطنی حالات سے خبردار ، ظاہری حالت کا ملاحظہ فرمانے والا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے نوح کے بعد کتنے قرن درقرن (اور نسل بعدِ نسلٍ) تباہ و ہلاک کر دیئے اور تمہارے رب کا اپنے بندوں کے گناہوں سے دانا و بینا ہونا بہت کافی ہے ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ ؛ جو سرِ دست اور جھٹ پٹ کا فائدہ چاہتا ہے اور جلد نفع کا ارادہ کرتا ہے ، دنیا طلبی اس کے پیشِ نظر ہے ۔ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ ؛ تو ہم اس کے لئے دنیا ہی میں جو چاہتے ہیں بعجلت تمام دیتے ہیں ۔ مگر کس کو ۔؟ لِمَنْ نُّرِيْدُ ؛ جس کا ہم ارادہ کریں ۔ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ؛ پھر ہم اس کے حصہ میں جہنّم کر دیتے ہیں ۔ يَصْلٰىهَا ؛ اس جہنّم میں داخل ہوگا ۔ مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؛ بحالتِ مذمت ولعنت ، بدحال ، دھتکارا ہوا ۔

ترجمہ :- جو بہ عجلت فائدہ کا ارادہ کرتا ہے (چاہتا ہے) تو ہم جس کو چاہتے ہیں جو چاہتے ہیں ، بہ عجلت دے دیتے ہیں پھر اس کو جہنّم نصیب ہوتی ہے ۔ وہ جہنّم میں داخل ہوگا ، (تو کس طرح ؟) بدحال ، ذلیل وخوار (لائقِ مذملت مستحقِ ذِلّت) ۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ ؛ اور جس نے آخرت کا ارادہ کیا ، اُسے چاہا ۔ وَسَعٰى لَهَا ؛ اور اس کے لئے سعی اور کوشش کی ۔ سَعْيَهَا ؛ جس طرح کوشش کرنی چاہیئے ، حقِ کوشش ۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور وہ ایماندار بھی ہے ، مومن ہے ۔ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ؛ بس یہی وہ لوگ ہیں جن کی سعی مشکور ہے ، ان کی کوشش قابلِ قدر ہے ۔

ترجمہ :- اور جس نے آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لئے ممکنہ کوشش کی اور ایمان بھی رکھا تو ایسوں کی

سعی و کوشش کی قدر کی جائے گی، (مناسب بدلہ دیا جائے گا)۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

کُلًّا نُّمِدُّ ؛ ہم سب کی ، کُل کی مدد کرتے ہیں ، اُن کو امداد دیتے ہیں ۔ ھٰٓؤُلَآءِ وَ ھٰٓؤُلَآءِ ؛ اِن کو بھی اور اُن کو بھی ۔ مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ ؛ یہ سب تمہارے رب کا عطیہ ہے ۔ وہ مولیٰ ہے ۔ وَمَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا ؛ اور تمہارے رب کی عطاء میں کچھ روک ٹوک نہیں ۔ کچھ کمی نہیں ۔

ترجمہ :- ہم تو سب کو دیتے ہیں ۔ اِن کو بھی اور اُن کو بھی ، (دنیا داروں کو بھی اور دینداروں کو بھی) یہ سب تمہارے رب کی عطا ہے اور تمہارے رب کی عطا ہرگز روکی نہیں جاتی ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾

اُنْظُرْ ؛ اے مخاطب دیکھ ، پیغمبر! ذرا غور کرو ۔ کَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؛ ہم نے دنیا میں ہی بعض کو بعض پر کیسی فضیلت دی ہے ، امتیاز بخشا ، ہے ۔ وَلَلْاٰخِرَۃُ ؛ یقیناً آخرت ۔ اَکْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَکْبَرُ تَفْضِیْلًا ؛ دنیا سے درجہ میں بڑھ کر ہے اور فضیلت میں بھی برتر ہے ۔

ترجمہ :- (مخاطب) ذرا غور کر کہ ہم نے (دنیا ہی میں) بعض کو بعض پر کیسی فضیلت بخشی ہے اور یقیناً آخرت (دنیا سے) درجوں کے لحاظ سے بڑھ کر اور فضیلت کے لحاظ سے برتر ہے ۔

ع ۲ ۱۲ ۲ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾

لَا تَجْعَلْ ؛ نہ کر ، نہ بنا ۔ مَعَ اللّٰہِ ؛ اللہ کے ساتھ ۔ اِلٰھًا اٰخَرَ ؛ کسی اور کو معبود ۔ فَتَقْعُدَ ؛ پھر تو تھک کر بیٹھ جائے گا ۔ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ؛ لائق مذمت اور بے یار و مددگار ۔

ترجمہ :- اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا معبود نہ بناؤ کہ تھک کر بدحال ، بے یار و مددگار بیٹھ جاؤ ۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾

وَقَضٰی رَبُّکَ ؛ اور تمہارے رب نے فیصلہ کن فرمان جاری کیا ہے ۔ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ؛ کہ اس کے یعنی اللہ کے

سوا کسی کی عبادت نہ کرو، کسی کی پوجا نہ کرو۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؛ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اصل میں اَحْسِنُوْا اِحْسَانًا ہے۔ فعلِ محذوف کا مفعولِ مطلق ہے۔ اِمَّا يَبْلُغَنَّ ؛ اور اگر پہونچ جائیں۔ عِنْدَكَ الْكِبَرَ ؛ تمہارے پاس بڑھاپے کو، تمہارے سامنے۔ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا ؛ ان میں سے کوئی ایک یا ہر ایک۔ یعنی ماں باپ بوڑھے ہوجائیں۔ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ ؛ تو ان کو اُف تک نہ کہو، ہوں تک نہ بولو۔ اُف کا لفظ بے پروائی کو ظاہر کرتا ہے۔ وَلَا تَنْهَرْهُمَا ؛ اور نہ ان کو ڈانٹو، دھمکاؤ۔ وَقُلْ لَّهُمَا ؛ اور ماں باپ سے کہو۔ قَوْلًا كَرِيْمًا ؛ شریفانہ بات۔

ترجمہ :- اور تمہارے رب نے فیصلہ کُن حکم جاری کیا ہے کہ اس کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو۔ (پوجا نہ کرو) اور ماں باپ سے نیک سلوک کرو۔ ان میں سے ایک یا ہر ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائے تو تم ان کو ہوں تک نہ کہو اور نہ جھڑکو، نہ ڈانٹو اور ان سے بات کرو تو شریفانہ بات کرو۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۲۴

وَاخْفِضْ لَهُمَا ؛ اور ان کے سامنے جھکاؤ، پست کرو۔ جَنَاحَ الذُّلِّ ؛ فرماں برداری کا بازو۔ ذِلٌّ۔ ذلیل ہونا۔ ذُلٌّ۔ مطیع وفرماں برادار ہونا، جانور کا رام ہوجانا۔ مِنَ الرَّحْمَةِ ؛ رحم کے ساتھ۔ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا ؛ اور کہو، دُعا کرو، اے میرے رب! پروردگار! ان پر رحم فرما۔ كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؛ جس طرح کہ انھوں نے مجھے پالا پوسا بحالیکہ میں چھوٹا تھا، صغیر السّن تھا۔ جس طرح انھوں نے میری صغرسنی میں پرورش کی۔

ترجمہ :- اور ماں باپ کے سامنے فرماں برداری کا بازو جُھکاؤ اور کہو: خدایا تو ان پر رحم فرما۔ جس طرح کہ انھوں نے مجھے کم عمری میں پالا، (پرورش کی)۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۲۵

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ ؛ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؛ اُن پوشیدہ باتوں کو جو تمہارے دلوں میں ہیں، جانوں میں ہیں، جی میں ہیں۔ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ ؛ اگر تم نیک ہو، عملِ صالح کرتے ہو، اچھے کاموں کی تمہارے میں صلاحیت ہے، تم درست حالت میں ہو۔ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ؛ تو اللہ ان کو بخش دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو اللہ ہے رجوع کرنے والوں کو، توبہ کرنے والوں کو دامنِ مغفرت میں چھپا لینے والا۔ یعنی کون منافق سے، خوشامدانہ گفتگو کرتا ہے اور کس کے دل میں سچّی عظمت و محبت ہے اس کو خدا خوب سمجھتا ہے اور اس سے درگزر اور مغفرت کرتا ہے۔

ترجمہ :- تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تمہارے دلوں میں ہے ۔ اگر تم نیک ہو (عملِ صالح کرتے ہو) تو اللہ توبہ کرنے والوں کو مغفرت فرماتا ہے ۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾

وَاٰتِ ؛ اور دے دو ۔ ذَا الْقُرْبٰى ؛ قرابت دار کو، اہلِ قرابت کو ۔ حَقَّهٗ ؛ اس کا حق ۔ وَالْمِسْكِيْنَ ؛ اور غریب کو، مفلس کو ۔ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؛ اور مسافر کو ۔ بعض دفعہ اَبٌ ۔ اَخٌ اِبْنٌ کا لفظ صرف تعلق اور ربط بتاتا ہے جیسے اِبْنُ السَّبِيْلِ ؛ راستہ کا بیٹا ۔ اَخُ الْحَرْبِ ؛ لڑائی کا بھائی ۔ اَبُو الْخَيْرِ ؛ خیر کا باپ ۔ مگر ان سب کے معنٰی ہیں تعلق رکھنے والا ، نسبت رکھنے والا ۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ؛ اور بے جا صَرف نہ کر اور اسراف سے مال ضائع نہ کرو ۔

ترجمہ :- اور قرابتدار کو اس کا حق دے دو ۔ اور مسکین اور مسافر کو بھی دے دو ۔ مگر بے جا خرچ کر کے مال ضائع نہ کرو ۔ (یعنی کسی طرح کا اسراف نہ کرو) ۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ ؛ بے شک اسراف کرنے والے ، بے جا خرچنے والے ۔ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؛ شیطانوں کے بھائی ہیں ، حد سے تجاوز کر گئے ہیں ۔ خدا کے عطیہ کو اپنی ملک سمجھتے ہیں ۔ خلافِ حکم صَرف کرتے ہیں ۔ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ ؛ اور ہے شیطان ۔ لِرَبِّهٖ ؛ اپنے رب کا ، اپنے پروردگار کا ۔ كَفُوْرًا ؛ ناشکرا ، کُفرانِ نعمت کرنے والا ، حق پوش ، ناقدرا ۔

ترجمہ :- بے شک اسراف کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا سخت ناشکرگزار ہے ۔

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾

وَاِمَّا ؛ اور اگر ۔ تُعْرِضَنَّ عَنْهُمْ ؛ ان سے اعراض کریں ، ان سے روگردانی کریں ، منہ پھیر لیں ۔ اِبْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ ؛ رحمت کو چاہتے ہوئے ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے پروردگار کی ۔ یعنی اپنے رب کی رحمت کو چاہتے ہوئے ۔ تَرْجُوْهَا ؛ جس کی تم کو اُمید ہے ۔ فَقُلْ لَّهُمْ ؛ تو ان سے کہو ، ان سے بات چیت کرو ۔ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ؛ نرمی کی بات ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان سے اعراض کرو اپنے رب کی رحمت کو چاہتے ہوئے ، جس کی تم کو اُمید ہے ، تو تم ان سے نرمی کی بات کرو ۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ ؛ اور اپنے ہاتھ کو نہ کرو۔ مَغْلُوْلَةً ؛ بندھا ہوا۔ اِلٰى عُنُقِکَ ؛ اپنی گردن سے۔ وَلَا تَبْسُطْهَا ؛ اور نہ کھول دو۔ كُلَّ الْبَسْطِ ؛ پورا کھولنا۔ فَتَقْعُدَ ؛ کہ تم بیٹھ رہو۔ مَلُوْمًا ؛ کہ لوگ تمہیں ملامت کریں، برا بھلا کہیں، سرزنش کریں۔ مَحْسُوْرًا ؛ درماندہ، تھکا ہوا، عاجز، ناکارہ۔

ترجمہ :- اورتم اپنے ہاتھ کو نہ گردن سے بندھا ہوا رکھو (کہ کچھ دے نہیں سکتے) اور نہ پورا کھول ہی دو کہ پاس کچھ نہ رکھو۔ (نتیجۃً ایسی حالت میں) بیٹھ رہو گے کہ لوگ تمہیں ملامت کریں اور تم عاجز اور درماندہ رہ جاؤ۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ ع ۳ ۸

اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب۔ يَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ رزق کو کشادہ کرتا ہے، فراخ دست بناتا ہے، بسط و کشادگی کرتا ہے۔ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے۔ وَيَقْدِرُ ؛ اور تنگ دست بھی کرتا ہے۔ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ ؛ بے شک وہ اپنے بندوں سے ہے۔ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ؛ دانا بینا، باخبر، بابصر۔ نہ کسی کی دلی حالت اس سے چھپی ہوئی ہے نہ ظاہری حالت۔ وہ باطن کو جانتا ہے اور ظاہر کو دیکھتا ہے۔

ترجمہ :- یقیناً تمہارا رب جس کو چاہتا ہے فراخ دست بناتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ دست کردیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حالات کو جانتا بھی ہے اور دیکھتا بھی۔

صاحبو! ماں باپ کا بڑا مرتبہ ہے۔ تم نے ان کے ہاتھوں وجود کا لباس پہنا اور پیدا خدا نے کیا۔ بے شک۔ مگر اپنی قدرت کے اظہار کا ذریعہ ماں باپ کو بنایا۔ اُن سے گستاخی کرنا، ان کو جھڑکنا، ڈانٹنا سخت گناہ اور بے ادبی ہے۔ ان سے گفتگو کرو تو ادب سے، نرمی سے، ان کے سامنے رحم کے ساتھ گردن کو، بازوؤں کو جھکاؤ۔ ان کے لئے ہمیشہ دُعا کرتے رہو۔ اُن کے سایہ کو غنیمت سمجھو۔ ان کے تجربوں سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اپنی جوانی پر نہ پھولو۔ تم ان کے ساتھ نیک سلوک کرو گے تو اللہ تم کو پروان چڑھائے گا۔ تمہاری زندگی کو کامیاب بنائے گا۔

صاحبو! آج کل سرکشی کا بڑا زور ہے، بڑوں کے سامنے گردن جھکانے کو گناہ جانتے ہیں، شرک سمجھتے ہیں۔ ذرا وَاخْفِضْ لَهُمَا پر غور کرو۔ ذرا جَنَاحَ الذُّلِّ پر غور کرو۔ کیا خدائے تعالیٰ نے شرک کی تعلیم دی ہے۔

با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب

حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ لوگوں نے حضرت (ﷺ) کو دیکھا تو ہاتھ پیر کو بوسہ دیا، چوما، قدم بوسی کی۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ نہ رکوع کو سمجھے نہ سجود کو، نہ شرک کو سمجھے نہ بدعت کو۔ میں ہمیشہ لکھتا ہوں کہ شرک عقیدہ کا نام ہے نہ کہ عمل کا۔ جب تک کہ نیتِ عبادت نہ ہو، انتہائی مذلّت مقصود نہ ہو، بندے کو خدا نہ سمجھیں، بالذات موجود نہ مانیں تو شرک کیونکر ہوگا۔ غرض کہ یہ لوگ گستاخ ہیں، بے ادب ہیں، خانہ خراب ہیں۔

صاحبو! میں اس وقت ایک اور مسئلہ پر آپ صاحبوں کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اسراف اور بے جا خرچ کرنا ہے یا بخل اور کنجوسی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کی حکومت تھی، ان کے پاس مال و دولت تھی تو سب لوگ نصیحت کرتے تھے کہ بخل نہ کرو، غریبوں کی مدد کرو، قرابتداروں سے نیک اور مالی سلوک کرو۔ اب مسلمان مفلس ہیں نادار ہیں۔ مگر ابھی تک ان کے دلوں میں اپنے بزرگوں کے دولت مند ہونے کا خیال جاگزیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے باپ نے ہماری بہن کی شادی میں اتنا روپیہ صَرف کیا۔ ہم کو بھی اسی شان سے اپنی لڑکی کی شادی کرنی چاہیئے۔ آج کل کی شادیوں میں بیٹی والوں کی بڑی تباہی ہوتی ہے۔ بیٹی کا جہیز، سامان اور دیگر ضروریات کا فراہم کرنا، مہمانوں کی خاطر تواضع ہمت شکن ہے۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ دلہا میاں کا مہر معجّل اور غریب دلہن کا مہر مؤجل۔ مرد کیا ہیں کہ نکھٹو بن گئے ہیں، عورت کا مال ڈھونڈھتے ہیں۔ یا تو مرد پالتا تھا یا اب عورتوں کے مال پر مرد پلتے ہیں۔ جھوٹی ٹیم ٹام سے سوائے تباہی کے کچھ حاصل نہیں۔ ہمارے ہی زمانہ میں ایک صاحب کی لڑکی کی شادی ٹھیری۔ ساہوکار نے روپیہ قرض دینے کا وعدہ کیا اور وقت پر وعدہ خلافی کی۔ قرض دینے سے انکار کردیا۔ بے چارہ نے خودکشی کرلی اور خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کا مصداق ہوگیا۔ ازواجِ مطہراتؓ اور بناتِ طیباتؓ کی شادیاں حضرتؐ کے زمانہ میں ہوئیں اور کس سہولت کے ساتھ ہوئیں۔ تم نے رسولِ خدا ﷺ کا طریقہ چھوڑا۔ اسی کی نکبت ہے کہ تم تباہ ہورہے ہو، برباد ہورہے ہو۔

صاحبو! میں ایک اور مسئلہ پر آپ کو متوجہ کرتا ہو اور وہ سنیما، قمار بازی یعنی جُوا کھیلنا ہے۔ اب شرط کے ساتھ برج کھیلنا داخلِ تہذیب عالیہ ہوگیا ہے۔ کونسا ناجائز کام ہے کہ مسلمان نہیں کرتے۔ ام الخبائث ان کا کلیجہ کھا رہی ہے۔ یہ لال پری کس طرح گلے پڑی ہے۔ مال برباد، صحت برباد۔ تقویٰ اور ایمانداری برباد۔ یہ سب کس کے نتیجے ہیں؟ احکامِ الٰہی سے منہ موڑنے کے۔

مسلمانو! خدا کے لئے اپنے آپ پر، اپنی بیوی بچوں پر رحم کرو اور اسراف اور بے جا خرچنے سے احتراز کرو۔ دیکھو! تم کو اللہ کیا فرماتا ہے:- اخوان الشّیاطِیْن ۔

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک

جاگو جاگو اجل کمیں گاہ میں ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ

اسراف سے بچنے کی تلقین

اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾

اس سے پہلے فرمایا تھا کہ رزق کی فراخی اور تنگی ہمارے ہاتھ میں ہے تم اس کی فکر نہ کرو۔ اب فرماتا ہے :-

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ ؛ اور تم اپنی اولاد کو مار نہ ڈالو۔ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؛ مُفلسی اور ناداری کے خوف سے۔ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؛ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ اِنَّ قَتْلَهُمْ ؛ بے شک ان کا قتل، اُن کو مار ڈالنا۔ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ؛ بہت بڑی خطا ہے، نہایت غلطی ہے۔

ترجمہ :- اور اپنی اولاد کو ناداری اور مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ ان کو قتل کر دینا یقیناً بہت بڑی خطا اور غلطی ہے۔

صاحبو ! زمانہ جاہلیت میں تنگدستی اور عار و ذِلّت کے خیال سے اولاد کو زندہ درگور کر دیتے تھے جو بہت سخت دلی اور قساوت کا کام تھا۔ اب کیا ہو رہا ہے؟ ناخواندہ مہمانوں کو یعنی ناجائز حمل کو گرا دیتے ہیں۔ آج کل ضبط تولید عام ہو رہا ہے۔ یہ بھی اولاد کُشی میں داخل ہے۔ خصوصاً پڑھی لکھی لڑکیاں جو بے پردہ ماری ماری پھرتی ہیں، ان کے پاس ایسے واقعات بہت ہوتے ہیں۔ خدا ان کو توفیقِ نیک عطا کرے اور ان کے ماں باپ کو بھی جنھوں نے ڈھیلی ڈوری چھوڑ رکھی ہے۔

ضبط تولید بھی اولاد کُشی میں داخل ہے

صاحبو ! اولاد کو تربیت نہ کرنا یا غلط تربیت کرنا یا بے علم رکھنا یہ بھی قتلِ نفس میں داخل ہے۔ انگریزی تعلیم تو خوب ہوئی مگر نہ دین سے واقفیت نہ اخلاقی تعلیم سے بہرہ مندی۔ ان کے جسم اگر زندہ بھی رہیں تو ان کے دل تو مُردہ ہیں۔

زندگی زندہ دِلی کا نام ہے ÷ مُردہ دِل خاک جیا کرتے ہیں

زِنا کاری اور اس کے مقدمات، یہ بھی قتلِ اولاد میں داخل ہے۔ کیونکہ نہ نسب کی حفاظت ہوتی ہے، نہ حرامی بچوں سے ماں باپ کو کچھ محبت رہتی ہے لہذا فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى ؛ زِنا کے پاس نہ پھٹکو، اس کے قریب بھی مت جاؤ، یعنی مقدماتِ زِنا سے بھی پرہیز کرو۔ بے پردہ پھرنا، ایک جماعت میں لڑکے لڑکیوں کا پڑھنا، ایسے قرابت داروں کے سامنے نکلنا جو محرم نہیں، ایسے کپڑے پہننا جن پر عَارِيَاتٌ كَاسِيَاتٌ یعنی کپڑے کے کپڑے پہنی ہوئی ہیں اور بے پردہ کے پردہ، جالی کے کپڑے، بلوز جمپر وغیرہ۔ کیا لباس کے ساتھ بے پردگی نہیں رکھتے۔ ہمیشہ جوان لڑکیاں برہنہ سر رہتی ہیں۔ بعض تو اوڑھنی کو جو سر اور تمام جسم کو چھپانے کے لئے بنی تھی، اب صرف اس کے دونوں کونے دونوں شانوں پر ڈال لیتی ہیں۔ یہ سنیما قہرِ خداوندی کو پکار پکار کر، چلا چلا کر بُلاتا ہے۔ ہمارے سامنے کا واقعہ ہے کہ غیرتِ خداوندی سے سنیما کو آگ لگی ☆ اور بہت سی عورتوں کے کباب

☆ یہ واقعہ 1934 کا ہے ''موتی محل'' سلطان بازار حیدرآباد میں آگ لگ گئی تو پردہ نشین عورتوں نے جل کر مرنا پسند کیا مگر بے پردہ باہر نہیں نکلیں۔ یہ تاثر جناب موہن پرشاد ولد رائے جانکی پرشاد کا ہے جو اس کے عینی شاہد ہیں۔ (اضافہ الاکیڈیمی)

تیار ہوئے۔مگر افسوس! نکھٹو باپ اور نکھٹو خاوند نے اپنی گھر کی عورتوں کو سینما کو جانے سے نہ روکا۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۔سینماؤں اور نمائش گاہوں میں سے کتنی عورتیں فرار ہوجاتی ہیں۔آتی ہیں تو آبرو کھوکر آتی ہیں۔ایسی زندگی سے تو موت بھلی۔اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی ۔یعنی مقدماتِ زِنا سے بھی بچو۔اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؛ وہ تو یقیناً بڑی بے حیائی کی بات ہے۔وَسَآءَ سَبِیْلًا ؛ اور برا راستہ ہے، بد راہی ہے، گمراہی ہے جو ذِلّت و خواری کی طرف پہنچاتی ہے۔

ترجمہ:- اور زِنا کے قریب تک مت جاؤ۔کیونکہ وہ بے حیائی کی بات ہے اور (کیونکہ) وہ برا راستہ اور گمراہی ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ ؛ اور اس شخص کو قتل نہ کرو، مار نہ ڈالو۔ اَلَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ ؛ جس کو یعنی جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہو، باحرمت جانا ہو۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛مگر حق پر۔لڑائی کے وقت دشمنوں کو مار ڈالنا جائز ہے۔قصاص میں قتل کرنا جائز ہے۔باغی کو قتل کرنا بھی جائز ہے۔مرتد کو قتل کرنا بھی جائز ہے۔وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا ؛ اور جو قتل کردیا گیا ہو بحالیکہ وہ مظلوم ہے۔جو ظلم سے قتل کیا جائے۔فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا ؛ تو ہم نے اس کے ولی کو، وارث کو غلبہ دیا ہے، قوت دی ہے۔وہ قصاص کا مطالبہ کرسکتا ہے، بدلہ میں مارسکتا ہے۔مگر فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؛ تو قتل میں زیادتی نہ کرے۔ایک کے عوض کئی قتل نہ کرے۔بغیر حاکم کے فیصلہ کے قصاص بھی نہ لے۔مقتول کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹے اور کسی قسم کی تکلیف نہ دے۔مقتول کے ولی اور وارث کو اللہ نے کامیابی اور نصرت دی ہے۔اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ؛ بے شک وہ مظفر اور منصور رہے گا۔

ترجمہ:- اور (ناحق ناروا) اُس شخص کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق نہ مارو اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو غلبہ دیا ہے۔مگر وہ (ولی) بھی قتل میں اسراف نہ کرے۔وہی قابلِ نصرت و مدد ہے۔(دوسرے لوگوں کو ولی کی مدد کرنی چاہیئے)۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ ؛ اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکو، قریب بھی نہ جاؤ۔ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؛ مگر

اس طریقہ سے کہ بہتر ہے، احسن ہے۔ یعنی اس کے نفقہ کے لئے اور اپنے ضروری اخراجات کے لئے یتیم کے مال سے لے سکتے ہیں۔ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ؛ یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے اپنی قوت کو، یعنی وہ جوان ہوجائے، بشرطیکہ وہ یتیم کے مال کے منتظم ہوں۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ؛ اور عہد کو پورا کرو، ایفائے عہد کرو۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ؛ بے شک عہد قابلِ باز پرس ہے، اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

ترجمہ :- اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہتر طریقہ سے یہاں تک کہ وہ جوان ہوجائے۔ اور جو عہد کرو اسے پورا کرو۔ بے شک عہد کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ ؛ اور ناپو تو پورا ناپو۔ وَزِنُوْا ؛ اور تولو، وزن کرو۔ بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؛ سیدھی اور درست ترازو سے۔ یعنی ہمیشہ معاملات میں ترازو کے تول رہو۔ تمہارا ''بیلنس'' برابر رہے۔ نہ اِدھر جھکو، نہ اُدھر، نہ کمی کرو نہ زیادتی، نہ افراط نہ تفریط۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؛ یہ اچھی بات ہے، یہ کام سراپا خیر ہے، بہتر ہی بہتر ہے۔ وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ؛ اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہے، اس کا مآل بھی اچھا ہے۔

ترجمہ :- اور تم ناپو تو پورا ناپو۔ اور سیدھی اور دُرست ترازو سے تولو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿۳۶﴾

وَلَا تَقْفُ ؛ اور پیچھے نہ لگو۔ اس کے درپے نہ ہو۔ قَفَا۔ يَقْفُو۔ قَفْوًا ؛ پیچھے چلنا، پیچھے لگنا۔ قِفَا ؛ گدی۔ قَافِيَه۔ آخر کا کلمہ۔ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔ جس چیز کا تم کو علم نہیں، جس کے حال سے واقف نہیں، جو خلافِ حق ہے، اس کا پروپگنڈہ نہ کرو، کسی کی عیب جوئی اور حالات کے تجسس میں لگ نہ جاؤ۔ اِنَّ السَّمْعَ ؛ بے شک کان، بے شک سماعت۔ وَالْبَصَرَ ؛ اور آنکھ، بصارت و بینائی۔ وَالْفُؤَادَ ؛ اور دل۔ كُلُّ اُولٰٓئِكَ ؛ ان میں سے ہر ایک۔ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ؛ اس سے باز پرس کی جائے گی۔

ترجمہ :- اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔ بے شک کان، آنکھ، دِل، اِن میں سے ہر ایک کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

وَلَا تَمْشِ ؛ اور نہ چل ، مشی نہ کر ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ مَرَحًا ؛ اکڑتا ، بَل کھاتا ۔ تکبّر کرتا ، اپنے سوائے دوسروں کو حقیر سمجھتا ۔ اپنی توانائی پر نہ پھولو ۔ اپنے زور وقوت کی وجہ سے آپے سے باہر نہ ہو ۔ اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ ؛ یقیناً تم زمین کو پھاڑ نہیں ڈال سکتے ۔ خَرْقِ عَادَتْ ؛ عادت کے خلاف کرنا ۔ خِرْقَۃٌ ؛ پھٹا پُرانا کُرتا ۔ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ ؛ اور تم پہاڑوں کو نہ پہنچو گے ۔ بَلَغَ ؛ پہنچا ۔ بَالِغٌ ۔ جوان آدمی ۔ مَبْلَغٌ ؛ محدود و معیّن چیز ۔ مَبْلَغِ عِلْم ؛ علمی قابلیت ۔ مُبَالَغَۃٌ ۔ حد سے بڑھا دینا ۔ تَبْلِیْغ ۔ دین کی اشاعت کرنا ، دین کو پہنچانا ۔ طُوْلًا ؛ قدآوری میں ، لمبائی میں ۔

ترجمہ :- اور زمین میں اکڑتے نہ پھرو (تکبّر نہ کرو) تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ قد آوری میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو ۔ (نہ قوت ہے نہ قد و قامت ہے پھر کیوں اکڑتے ہو ۔ اپنے آپ کو بھولتے ہو) ۔

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾

كُلُّ ذٰلِکَ ؛ ان میں سے ہر ایک بات ۔ كَانَ سَيِّئُهٗ ؛ اس کی برائی ۔ سَآءَ ؛ برا معلوم لگا ۔ سُوْءٌ ؛ برائی ۔ سَیِّئٌ ؛ بُری بات ۔ عِنْدَ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کے پاس ۔ مَكْرُوْهًا ؛ ناپسندیدہ اور مکروہ ، لائق کراہت ۔

ترجمہ :- ان میں کی ہر ایک بری بات تمہارے رب کے پاس مکروہ ہے (ناپسند ہے) ۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ سب ۔ یعنی اخلاقِ فاضلہ کی تعلیم ۔ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَیْکَ رَبُّکَ ؛ ان باتوں میں سے ہے کہ تمہارے رب نے تمہاری طرف وحی کی ہے ۔ مِنَ الْحِكْمَةِ ؛ حکمت کی قسم سے ، پختہ اور مضبوط باتیں ، پکّی تعلیم ۔ مگر ان چیزوں پر اسی وقت عمل ہوسکتا ہے ۔ جب خدا کو مانیں ، رسول کو مانیں ، اس کی وحی کو تسلیم کریں ۔ اصل توحید ہے ۔ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے ساتھ نہ بناؤ ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ ایک دوسرا معبود ۔ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ ؛ پھر تم دوزخ میں ڈال دیے جاؤ ۔ مَلُوْمًا ؛ لائق ملامت ، ہر طرف سے پھٹکار ہوگی ۔ مَدْحُوْرًا ؛ پھٹکارا ہوا ، دُھتکارا ہوا ۔ ذلیل و خوار کیا ہوا ۔

ترجمہ :- یہ سب ان میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہارے طرف حکمت کی باتیں وحی کیں ۔ (تمہارے دل میں ڈالا) اور (دیکھو !) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھیراؤ کہ دوزخ میں ڈال دیے جاؤ ، دھتکارے ہوئے ، پھٹکارے ہوئے (لعنت و ملامت کئے ہوئے) ۔

توحید میں ضرور ہے کہ خدا کی اولاد نہ مانیں ۔ نادان ، فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے ۔ فرماتا ہے :-

ع ۴

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

اَفَاَصْفٰىكُمْ ؛ کیا تمھیں انتخاب کیا ہے، چُن لیا ہے، برگزیدہ کیا ہے۔ رَبُّكُمْ ؛ تمھارے پروردگار، تمھارے ربّ نے۔ بِالْبَنِيْنَ ؛ بیٹوں کے لئے، یعنی تم کو تو بیٹے۔ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ؛ اور بنالیا ہے فرشتوں میں سے۔ اِنَاثًا ؛ عورتیں یعنی تمھارے لئے تو بیٹے اور خدا کے لئے بیٹیاں۔ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ ؛ بے شک تم بولتے ہو۔ قَوْلًا عَظِيْمًا ؛ ایک بڑا بول، قولِ عظیم، بڑی بات۔

ترجمہ:- (یہ کیا بڑا بول ہے؟) کیا تم کو تو خدا نے بیٹوں کے لئے انتخاب کیا اور فرشتوں میں سے پیدا کیا تو عورتیں؟ دیکھو تم یقیناً بڑا بول بولتے ہو۔ (خدا کی شان کے خلاف کہتے ہو)۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے مختلف صورتوں میں پھیرا ہے، مختلف پیرایوں میں ادا کیا ہے۔ طرح طرح سے بیان کیا ہے۔ فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن میں۔ لِيَذَّكَّرُوْا ؛ تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔ ان کی یاد دہانی ہوجائے۔ اس پر بھی وَمَا يَزِيْدُهُمْ ؛ اور انھیں زیادہ نہیں کرتے۔ اِلَّا نُفُوْرًا ؛ مگر نفرت جیسے جیسے مختلف پیرایوں میں ان کو سمجھایا جاتا ہے وہ اور بگڑتے ہیں۔ ان کی نفرت اور بڑھ رہی ہے۔

ترجمہ:- اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں مختلف پیرائے اختیار کئے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں مگر اس سے تو ان کو اور نفرت بڑھ رہی ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

قُلْ لَّوْ كَانَ ؛ پیغمبر تم کہو، اگر ہوتے۔ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ ؛ خدا کے ساتھ کچھ اور معبود۔ كَمَا يَقُوْلُوْنَ ؛ جس طرح کہ وہ کہتے ہیں، دعا کرتے ہیں۔ اِذًا لَّا بْتَغَوْا ؛ تب تو وہ ڈھونڈھ نکالتے۔ اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ؛ اس خدا کی طرف جو عرشِ حکومت پر جلوہ گر ہے راستہ۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا کے ساتھ اور دیوتا اور معبود ہوتے تو خدائے تعالیٰ کی طرف ان کو راستہ مل جاتا، ان کو ہدایت ہوجاتی۔ یا یہ کہ معبود ہونے کی وجہ سے وہ خدا سے لڑنے کے لئے تیار ہوجاتے۔

ترجمہ:- پیغمبر! تم کہو اگر اس کے (خدا کے) ساتھ اور معبود ہوتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو صاحبِ عرش کی طرف راستہ ڈھونڈ کر نکال لیتے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی ؛ ان واہی تباہی خیالات سے خدائے تعالیٰ پاک ہے اور اعلےٰ وارفع ہے ۔ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ؛ ان خرافات سے جو یہ کہتے ہیں بہت بلند ہے ۔

ترجمہ :- (کسی کا واہی تباہی خیال اس تک نہیں پہنچ سکتا) ۔ وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہے ۔ اور یہ جو کچھ کہتے ہیں ، اس سے بہت اعلےٰ وارفع ہے ۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

تُسَبِّحُ لَهٗ ؛ اس کی (اللہ کی) تسبیح کرتے ہیں ، اس کو عیوب سے پاک بیان کرتے ہیں ۔ اَلسَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ ؛ سات آسمان اور زمین ۔ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؛ اور جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ ؛ اور کوئی شئے نہیں ۔ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ؛ مگر اس کو عیوب سے پاک اور کمال سے موصوف سمجھتی ہے ۔ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؛ مگر تم سمجھتے نہیں ان کی تسبیح کو ۔ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ؛ بے شک وہ حلیم ہے ، بُردبار ہے ، غفور ، رحیم ہے ۔

ترجمہ :- سات آسمان اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے وہ اس کی (خدائے تعالیٰ کی) تسبیح کرتے اور اس کو عیوب سے پاک سمجھتے ہیں اور کوئی شئے ایسی نہیں ہے جو اس کی (خدا کی) حمد و تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے ۔ (تم اپنے اعمالِ بد سے عذاب کے مستحق تھے مگر) وہ بڑا حلیم ہے ، بڑا غفور ہے (بڑا بردبار ہے ، تحمل والا ہے ، بخشنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے) ۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾

وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ ؛ اور تم جب قرآن پڑھتے ہو ۔ جَعَلْنَا بَیْنَكَ ؛ تو ہم کرتے ہیں تمہارے درمیان ۔ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ۔ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ؛ مخفی اور پوشیدہ پردہ ۔ یعنی یہ لوگ قرآن سُن کر بالکل متاثر نہیں ہوتے ، نہ کان دھر کے سُنتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب تم قرآن پڑھتے ہو (تو اس کی حالت ایسی رہتی ہے گویا) تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے درمیان ایک پوشیدہ پردہ حائل ہے ۔

وَّجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً ؛ اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں ۔ كِنٌّ ؛ پردہ ، جھاڑی ۔ مَكْنُوْنٌ ؛ چھپا ہوا ۔ اَنْ يَّفْقَهُوْهُ ؛ قرآن سمجھنے کے متعلق ۔ یعنی کہیں وہ سمجھ نہ لیں ۔ یہاں قرآن سمجھنے سے روکا نہیں گیا ہے ، بلکہ اُن کی بے رخی کو اس طرح ادا کیا گیا ہے ۔ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؛ اور ان کے کانوں میں بوجھ ۔ یعنی قرآن نہ ان کو آنکھوں سے دکھتا ہے نہ کانوں سے سنائی دیتا ہے ۔ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ ؛ اور جب تم اپنے رب کا ذکر کرو ۔ فِي الْقُرْاٰنِ ؛ قرآن میں ۔ وَحْدَهٗ ؛ جو ایک ہے ۔ یا تم صرف اللہ کا نام لو اور اس کے سوا کسی معبود کا ذکر نہ کرو ۔ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ ؛ تو اپنی پیٹھیں پھیرتے ہیں ، روگردانی کرتے ہیں ۔ نُفُوْرًا ؛ نفرت سے ، کراہت سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے دلوں پر قرآن کے سمجھنے کے متعلق پردے چھوڑ رکھے ہیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا ہے ۔ (یعنی کچھ سمجھتے ہیں نہ کچھ سنتے ہیں) اور جب تم قرآن میں صرف اپنے رب کا ذکر کرتے ہو تو نفرت سے پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں ۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

نَحْنُ اَعْلَمُ ؛ ہم خوب جانتے ہیں ۔ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖ ؛ اس طریقہ کو جس سے وہ قرآن سنتے ہیں ۔ ان کی نیت کو خدا خوب جانتا ہے ۔ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؛ جب تمہاری باتوں کو کان لگا کر سنتے ہیں ۔ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰى ؛ اور جب کہ وہ سرگوشیاں کرتے ہیں ، کانا پھوسی کرتے ہیں ، خفیہ مشورے کرتے ہیں ۔ اِدھر حضرتؐ سے سنتے ہیں اُدھر اپنے دوستوں سے آہستہ آہستہ اعتراض کرتے ہیں ۔ اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ جب ظالم کہتے ہیں ۔ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ ؛ تم اتباع نہیں کرتے ، تم پیروی نہیں کرتے ۔ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ؛ مگر ایک ایسے شخص کو جس پر سحر کیا گیا ہے ، جادو کردیا گیا ہے ، وہ سحر زدہ ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ تمہاری باتیں سُنتے ہیں تو جس طرح سنتے ہیں اس کو ہم خوب جانتے ہیں اور جب کہ وہ مخفی مشورے اور سرگوشیاں کرتے ہیں ، جب یہ ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ شخص ہی کی اتباع کرتے ہو ۔

صاحبو ! بعض خبرِ آحاد میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سحر کیا گیا تھا اور آپ بھول بھول جاتے تھے ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہہ روایت صحت سے بہت دور ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالم ، رسولِ خدا ﷺ کو مسحور سمجھتے ہیں ، جن کی مسلمان اتباع کرتے ہیں ۔ یعنی حضرت کو مسحور سمجھنا ظالموں کا قول ہے نہ کہ اچھے آدمیوں کا ۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ رسولِ خدا ﷺ کا نامِ پاک کسی کاغذ کے پُرزے پر لکھ کر باندھ دیتے ہیں یا پڑھ کر پھونک دیتے ہیں تو سارے شیطانی منتر ، جادو ، ٹونا سب رہ جاتا ہے ۔ کوئی ذرا غور کرے کہ اس مظہرِ اتم ﷺ پر کسی کا ''وِل پاور'' کسی کی ہمت ، کسی کی توجہ کیا اثر کرسکتی ہے ؟ شیطانوں کا تو ذکر ہی کیا ہے ؟ جبرئیلِ امینؑ نے تین دفعہ اپنے سینے سے حضرتؐ کو لگایا تاکہ عالمِ علوی کی طرف توجہ دلائیں مگر ہوا کیا ، خود ہی تھک تھک گئے ۔ بہرحال میں اُس روایت کو صحیح نہیں سمجھتا ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾

اُنْظُرْ ؛ (پیغمبر!) ذرا دیکھو ۔ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ ؛ تمہارے متعلق کیا کیا باتیں بناتے ہیں ، کیسی کیسی مثالیں دیتے ہیں ۔ فَضَلُّوْا ؛ پھر خود گمراہ ہوجاتے ہیں ۔ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ؛ اور ان کو راستہ ملتا ہی نہیں ۔

ترجمہ :- دیکھو ! تمہارے متعلق کیا کیا باتیں بناتے ہیں اور گمراہ ہوجاتے ہیں ۔ ان کو دُرست راستہ ملتا ہی نہیں ۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾

وَقَالُوْا ؛ اور (جو لوگ حشر نشر کے قائل نہیں) کہتے ہیں ۔ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ؛ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں ، ہماری ہڈیاں چورم چور ہوجائیں ۔ ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ؛ تو کیا ہم پھر اُٹھائے جائیں گے ۔ خَلْقًا جَدِيْدًا ؛ ایک نئی پیدائش کے لئے ، ایک جدید تخلیق کے لئے ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہتے ہیں کیا ہم جب بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں گے تو پھر زندہ کرکے کھڑے کردیئے جائیں گے ؟ (یہ لوگ حشر ونشر کو نہیں مانتے ۔ اس کی ہنسی اُڑاتے ہیں) ۔

صاحبو ! ایک شخص نے ہمیشہ لوگوں کو ستایا ، خود عیش و عشرت میں رہا ۔ اور ایک دوسرا شخص تمام لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آیا ، خود تکلیفیں اُٹھائیں اور دوسروں کو راحت پہنچائی ۔ کیا مرنے کے بعد دونوں برابر ہوجائیں گے ؟ کوئی خدا پرست تو اس کو ہرگز قبول نہ کرے گا ۔ جہاں مادّہ فنا نہیں ہوتا وہاں لوگوں کے کام بھی فنا نہیں ہوتے ۔ ایک نئی صورت میں ، نئے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں ۔ نیک کی نیکی جنت بن کر نمایاں ہوگی اور بد کی بدی دوزخ بن کر ظاہر ہوگی ۔ خدائے تعالیٰ کے پاس اندھیر نگری نہیں ہے ۔ وہ حاکم ہے ، عادل ہے ۔ ہر ایک کو اس کے لائق جزا اور سزا عطا فرمائے گا ۔

یاد رکھو ! ڈر کو ڈر نہیں ۔ جو خدا سے ڈرتے ہیں ۔ ان کو قیامت میں کچھ ڈر نہیں ۔ یہاں ڈر ہوگا تو وہاں ڈر نہ رہے گا ۔ یہاں جو نڈر تھے البتہ اُن کو ڈرنا پڑے گا ۔ بہر حال جو سوتا ہے ، وہ جاگے گا بھی ۔ مرنے کے بعد اُٹھنا پڑے گا ۔ جو کچھ کیا ہے اس کے نتائج بھی دیکھنے پڑیں گے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

خدا ہم کو اعتقادِ صحیح اور عملِ صالح کی توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ كُوْنُوْا ؛ تم بن جاؤ ، ہو جاؤ ۔ حِجَارَةً ؛ پتھر ۔ اَوْحَدِيْدًا ؛ یا لوہا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہہ دو (چاہے) تم پتھر بن جاؤ یا لوہا ۔

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾

اَوْخَلْقًا ؛ یا ایک مخلوق ۔ مِمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ؛ ان چیزوں میں سے جو تمہارے سینوں میں ، دلوں میں ، خیالوں میں اس لوہے سے بھی بڑھ کر ہے ۔ فَسَيَقُوْلُوْنَ ؛ پھر یہ کہیں گے ۔ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؛ ہم کو دوبارہ کون پیدا کرے گا ؟ کون لوٹائے گا ، کون ہمارا اعادہ کرے گا ۔ بعض لوگوں کے خیال میں اعادۂ معدوم محال ہے ۔ کیونکہ جو چیز گئی تو گئی اور نئی چیز پیدا ہوئی ، دوسری شئے وجود میں آئی ۔ ان نادانوں کو معلوم ہونا چاہیئے معلومِ الٰہی عین ثابتہ ، ہر شئے کی حقیقت ، نہیں مِٹ سکتی ۔ معلومِ الٰہی معدوم ہو جائے تو علم بھی فنا ہو جائے گا ۔ اور جہل واجب لازم آئے گا ۔ یہ سب بے کار بحثیں ہیں ۔ آدمی کو کام نہیں رہتا تو ایسے ہی واہیات باتوں میں فکر کیا کرتا ہے ۔ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو کہ وہی دوبارہ پیدا کرے گا ، تمہارا اعادہ کرے گا جس نے تم کو پیدا کیا تھا ۔ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ پہلی دفعہ ۔ پہلی دفعہ سے دوسری دفعہ پیدا کرنا مشکل نہیں ۔ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ ؛ اِنْغاض دوسرے کی طرف سر کو ہلانا ، جس سے تعجب یا انکار ظاہر ہو ۔ پھر وہ تمہاری طرف اپنا سر انکار سے ہلائیں گے ۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؛ اور کہیں گے کہ آخر وہ ہوگا کب ۔ ؟ قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ؛ اُمید ہے کہ عنقریب ہوگا ۔

ترجمہ :- یا تم ایسی چیز بن جاؤ جو (پتھر اور لوہے سے بھی زیادہ سخت ہو) ان سے بھی بڑھ کر ہو ۔ جو تمہارے سینوں (خیالوں) میں ہے ۔ پھر وہ کہیں گے کہ ہم کو لوٹائے گا کون ؟ تم کہہ دو جس نے پہلے پیدا کیا ہے ۔ پھر وہ تمہاری طرف اپنے سر انکار سے ہلائیں گے اور کہیں گے آخر وہ ہوگا کب ؟

(پیغمبر!) تم کہو اُمید ہے کہ عنقریب ہوگا۔

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۝٥٢

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ ؛ اس دن کو یاد رکھو کہ خدائے تعالیٰ تم کو بُلائے گا۔ فَتَسْتَجِيبُوْنَ ؛ پھر تم قبول کرلو گے، فرماں برداری کرو گے، اثبات میں جواب دو گے۔ بِحَمْدِهٖ ؛ اس کی حمد اور تعریف بیان کرتے ہوئے۔ وَتَظُنُّوْنَ ؛ اور تم گمان وظن کرو گے۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ ؛ کہ تم دنیا میں ٹھیرے نہیں۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر کم، مرنے کے بعد معلوم ہوجائے گا کہ دنیا ایک خواب تھی خیال تھی۔ ماضی پر غور کرکے دیکھو تو ہمیشہ خواب وخیال ہی معلوم ہوتا ہے۔

ترجمہ:- اس دن کو یاد کرو جس دن وہ تمہیں یاد فرمائے گا اور تم اس کی حمد وثنا کرتے ہوئے لبیک کہو گے اور تم خیال کرو گے کہ تم ٹھیرے نہیں مگر بہت کم۔

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝٥٣

اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے متعلق قسم قسم کی باتیں کرتے۔ کبھی جادوگر کہتے، کبھی کسی عجمی کا شاگرد کہتے۔ اس کے جواب میں بعض مسلمان کلّہ بہ کلّہ جواب دینے تیار ہوجاتے تو فرماتا ہے:

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ ؛ اور (اے پیغمبر تم) میرے خاص بندوں سے کہہ دو۔ يَقُوْلُوْا ؛ کہ کہیں۔ اَلَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؛ اچھی بات کو۔ کافروں نے اگر بدگوئی کی تو جواب میں تم کو بدگوئی نہ کرنی چاہیئے۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؛ یقیناً شیطان ان کے درمیان فساد برپا کرنا چاہتا ہے، لڑائی جھگڑا پیدا کرنا چاہتا ہے۔ نَزَغ ؛ فساد کیا۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ ؛ یقیناً شیطان، انسان کا ہے۔ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ؛ کھلا دشمن، ظاہری مخالف۔

ترجمہ:- اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ ہمیشہ اچھی بات کہیں۔ شیطان یقیناً ان کے درمیان فساد برپا کرنا چاہتا ہے، (جھگڑے ڈالتا ہے)۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝٥٤

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؛ تمہارا رب تم کو خوب جانتا ہے۔ تمہارے حال سے بہت ہی واقف ہے۔ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ ؛ اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے۔ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؛ یا اگر چاہے تو تم پر عذاب نازل کرے۔ دیکھو! يَشَاْ میں ہمزہ ہے

الف نہیں ہے۔ ہمزہ کی تحقیق ضروری ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ ؛ اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا۔ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ؛ ان کا وکیل بنا کر، ان کا ذمّہ دار بنا کر۔

ترجمہ :- تمہارا رب تمہارے متعلق سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اگر وہ چاہے تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تم پر عذاب کرے۔ ہم نے تم کو ان کے کاموں کا ذمّہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔ (جس کی کرنی وہی بھرے گا)۔

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝۵۵

وَرَبُّکَ اَعْلَمُ ؛ اور تمہارا رب زیادہ عالم ہے، خوب جانتا ہے، نہ صرف تم کو بلکہ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ ان سب کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ پیغمبروں کو دوسروں پر فضیلت دی اور خود پیغمبروں میں وَلَقَدْ فَضَّلْنَا ؛ ہم نے فضیلت دی، بزرگی دی۔ بَعْضَ النَّبِيّٖنَ ؛ بعض نبیوں کو۔ عَلٰى بَعْضٍ ؛ بعض پر۔ خصوصاً ان کو وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ؛ اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔ زبور میں کیا ہے؟ دعائیں ہیں اور رسولِ خدا ﷺ کی نعت میں قصیدے ہیں۔ یہ پیغمبر ہیں۔ پیشوائے اُمّت ہیں اور حبیبِ خدا پیشوائے انبیا ہیں۔ ان کی شان ہے اِنَّآ اَعْطَيْنٰکَ الْكَوْثَرَ ؛ ہم نے یقیناً تم کو بہت کچھ دیا۔ پیغمبروں کو حکم دیا کہ جب محمد مصطفٰے پیغمبر بن کر دنیا میں تشریف لائیں تو ان کی تعظیم و توقیر کرو، ان کے مذہب کی اتباع کرو، ان پر ایمان لاؤ۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (آل عمران : ۸۱)۔ حبیبِ خداؐ کی فضیلت تمام انبیاء پر تمام دنیا پر بہت زیادہ ہے۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْکَ عَظِيْمًا۔ (نساء : ۱۱۳)۔

ترجمہ :- اور تمہارا رب خوب جانتا ہے ان سب لوگوں کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور یقیناً ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور دی۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝۵۶

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ ؛ تم کہو۔ ان لوگوں کو بُلاؤ، معبودوں کو دعوت دو۔ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؛ جن کو تم خدا کے سوا سمجھتے ہو، جن پر تم خدا کے سوا ہونے کا زعم کرتے ہو۔ فَلَا يَمْلِكُوْنَ ؛ پس ان کے ہاتھ میں نہیں، ان کے اختیار میں نہیں، وہ مالک نہیں۔ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ ؛ تم سے ضرر کا کھول دینا، دفع کرنا۔ وَلَا تَحْوِيْلًا ؛ اور نہ بدل دینے ہی کا کچھ اختیار ہے۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو۔ ان معبودوں کو بُلاؤ جن پر تم خدا کے سوا ہونے کا زعم کرتے ہو۔ پس وہ تو نہ تم سے ضرر ہی کو دور کرنے کے مالک ہیں نہ کسی قسم کا بدل دے سکتے ہیں۔

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُۥ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُۥٓ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ ؛ وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں ۔ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمْ ؛ وہ اللہ کے پاس ڈھونڈتے ہیں، تلاش کرتے ہیں ۔ اَلْوَسِیْلَۃَ ؛ قرب کو ۔ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ ؛ جو اُن میں سے، سب سے قریب تر ہے ۔ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ ؛ اور اس کی رحمت کی اُمید اور رَجا رکھتے ہیں ۔ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ ؛ اور اس کے عذاب سے خوف کرتے، ڈرتے ہیں ۔ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ ؛ بے شک تمہارے رب کا عذاب ۔ کَانَ مَحْذُوْرًا ؛ ڈرنے ہی کے قابل ہے، قابل حذر ہے ۔ عذابِ خدا سے اَلْحَذَرْ اَلْاَمَانْ ۔

ترجمہ :- وہ لوگ جو غیرِ خدا کو پکارتے ہیں اور اُن کو خدا کی طرف وسیلہ ٹھہراتے ہیں اور اس وسیلہ کو خدا کا زیادہ مقرب سمجھتے ہیں اور بہ اُمیدِ قربِ الٰہی اس وسیلہ ہی سے خوف و رَجا رکھتے ہیں ۔ یقیناً تمہارے رب کا عذاب ہے بھی اس قابل کہ اس سے ڈریں (اور اَلْحَذَرْ کریں) ۔

وسیلہ سے ڈرنا اور اُمید رکھنا درست نہیں

صاحبو! چونکہ عذاب اور ثواب کرنے والا صرف خدا ہے، اس لئے کسی وسیلہ سے ڈرنا اور اُمید رکھنا دُرست نہیں اور اس وسیلہ کے ذریعہ سے نتیجہ کا نکلنا لازم نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ مسلمان کا ایمان اللہ کے خوف اور رَجا کے درمیان رہتا ہے ۔ ☆

وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْكِتَٰبِ مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾

وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ ؛ اور کوئی قریہ اور کوئی گاؤں نہیں ہے ۔ اِلَّا نَحْنُ مُھْلِکُوْھَا ؛ مگر یہ کہ ہم اس کو ہلاک کر دیں گے ۔ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ؛ روزِ قیامت سے پہلے ۔ اَوْ مُعَذِّبُوْھَا عَذَابًا شَدِیْدًا ؛ یا اس گاؤں یا قریہ پر عذابِ شدید نازل کریں گے ۔ کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا ؛ یہ علمِ الٰہی میں، پروگرامِ عالم میں، تقدیر میں لکھا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور کوئی قریہ ایسا نہیں ہے جس کو ہم روزِ قیامت سے پہلے ہلاک نہ کر دیں گے یا اس کو عذابِ شدید میں مبتلا نہ کر دیں گے ۔ یہ کتابِ الٰہی میں لکھا ہوا ہے ۔

وَمَا مَنَعَنَآ أَن نُّرْسِلَ بِٱلْءَايَٰتِ إِلَّآ أَن كَذَّبَ بِهَا ٱلْأَوَّلُونَ ۚ

☆ اس آیت میں خطاب کافروں سے ہے ۔ وسیلہ کے سلسلہ میں تفسیر و ابتغوا الیہ الوسیلۃ (سورۂ مائدہ، آیت ۳۵) ملاحظہ فرمائیں (اکیڈمی)

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾

وَمَـا مَـنَعَـنَـا ؛ اور ہمیں کسی چیز نے نہیں روکا، منع نہیں کیا ۔ اَنْ نُـرْسِـلَ بِـالْاٰيٰتِ ؛ کہ ہم اپنی نشانیاں بھیجیں ۔ اِلَّا اَنْ كَـذَّبَ بِهَـا الْاَوَّلُوْنَ ؛ مگر یہ کہ پہلے کے لوگوں نے اُن کو جھٹلایا، نئی بات کی ہے ۔ وَاٰتَيْـنَـا ثَـمُوْدَ الـنَّاقَةَ مُبْصِرَةً ؛ اور ہم نے ثمود کو واضح معجزہ کے طور پر ایک ناقہ، ایک اونٹنی دی تھی ۔ فَـظَـلَـمُوْا بِهَا ؛ پھر انھوں نے اس پر ظلم کیا ۔ وَمَا نُـرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ ؛ اور ہم آیات اور معجزوں کو نہیں بھیجتے ۔ اِلَّا تَخْوِيْفًا ؛ مگر ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہمیں کسی چیز نے نہیں روکا کہ معجزے بھیجیں، (آیات کو ارسال کریں) مگر ہوا کیا ؟ یہی کہ اگلے لوگوں نے ان معجزوں کو جھٹلایا ۔ اور ہم نے ثمود کو بطور ایک واضح معجزہ اونٹنی دی تھی ۔ پھر انھوں نے اس پر ظلم کیا (یعنی اس کو مار ڈالا) اور ہم معجزات نہیں بھیجتے مگر ڈرانے (اور خوف دلانے) کے لئے ۔

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ ع ۶ ۸

وَاِذْ قُـلْـنَـا لَـكَ ؛ اور یاد کرو اس واقعہ کو جب ہم نے تم کو کہا ۔ اِنَّ رَبَّـكَ ؛ بے شک تمہارے رب نے، تمہارے پروردگار نے ۔ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؛ لوگوں کو احاطہ کرلیا ہے ۔ اس سے وہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتے ۔ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا ؛ اور ہم نے اس روٴیا اور خواب کو نہیں بنایا ۔ اَلَّتِـيْٓ اَرَيْنٰـكَ ؛ جس کو ہم نے تمہیں دکھایا ۔ اِلَّا فِتْنَةً ؛ مگر ایک امتحان اور فتنہ ۔ لِـلـنَّـاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ وہ روٴیا اور خواب کونسا تھا ؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ معراج ہے اور روٴیا کے معنے دیکھنے کے لئے ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں حدیبیہ سے پہلے کا خواب ہے اور بعض کے خیال میں جنگِ بدر سے پہلے کا خواب ہے ۔ وَالشَّـجَرَةَ الْـمَـلْـعُوْنَةَ فِـي الْقُـرْاٰنِ ؛ اور ملعون درخت جس کا ذکر قرآن میں ہے اس سے مُراد وہ ناگ پھنی ہے جو دوزخ میں ہے ۔ وَنُخَوِّفُهُمْ ؛ اور ہم ان کی تخویف کرتے ہیں، انھیں ڈراتے ہیں، ان کو خوف دلاتے ہیں ۔ فَمَا يَزِيْدُهُمْ ؛ پھر ان کو ہمارا ڈرانا زیادہ نہیں کرتا ۔ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ؛ مگر بہت ہی طغیان اور سرکشی ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم سے کہا کہ تمہارا رب لوگوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے (اور سب اس کے قبضہٴ قدرت میں ہیں ۔ کوئی ہل چل تک نہیں کرسکتا) ۔ اور ہم نے جو خواب تمہیں دکھایا وہ ایک امتحان تھا لوگوں کا اور ملعون درخت جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے ۔ اور ہم ان کو خوف دلاتے اور

ڈراتے ہیں مگر اس سے بھی ان کی خطرناک سرکشی وطغیانی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾

وَاِذْ قُلْنَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے کہا۔ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ؛ فرشتوں سے، ملائکہ سے۔ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ؛ آدم کو سجدہ کرو، ان کے علم کی وجہ سے سرِ تعظیم جھکادو، فرماں برداری کرو۔ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؛ پھر سب نے سجدہ کیا۔ بجز ابلیس کے۔ قَالَ ؛ (ابلیس نے) کہا۔ ءَاَسْجُدُ ؛ کیا میں سجدہ کروں؟ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ؛ اس کو، جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ شیطان نے آدم کی روح پر توجہ نہ کی اس کو نظر آئی تو مٹی۔ آدم علیہ السلام میں ایک غیر معمولی جامعیت تھی۔ ابلیس نے ان کی جامعیت کو نہ دیکھا۔ اپنی لطیف ذات کی جو آگ سے بنی تھی ڈینگ مارنے لگا۔ اس کی مایۂ ناز ذات تھی۔ صفات و کمالات نہ تھے۔ اس نے علم کی کچھ قدر نہ کی۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو پھر سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے۔ (ابلیس نے) کہا کیا میں ایسے کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا۔

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ز

لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾

قَالَ ؛ ابلیس نے کہا۔ اَرَءَيْتَكَ ؛ کیا تیری رائے ہے؟ ذرا بتایئے تو۔ هٰذَا الَّذِيْ ؛ یہی وہ ہے جس کو۔ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؛ مجھ پر بزرگی دی، مکرم ومحترم بنایا۔ اب تو شیطان بگڑ ہی گیا۔ اور خدا سے لڑنے کے لئے تیار ہوگیا کہتا ہے لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ اگر تو نے مہلت دے دی مجھ کو قیامت تک۔ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗ ؛ میں ضرور تباہ کردوں گا اس کی اولاد کو۔ اِحْتِنَاكٌ ؛ جانور کی تھوتھنی یا ٹھڈی کو رسی میں باندھ کر جدھر چاہے لئے لئے پھرنا۔ اِحْتِنَاكٌ ؛ تباہ کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ قابو میں کرنا۔ ذُرِّيَّتَهٗ ؛ اُس کی اولاد کو۔ ذَرَّ ۔ يَذُرُّ ۔ پھیلنا۔ منتشر ہونا۔ ذَرَّةٌ ۔ غبار کا باریک حصہ۔ ذَرَّةٌ ۔ چھوٹی چیونٹی۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ سوائے تھوڑوں کے۔ بجز چند کے۔

ترجمہ:- (شیطان نے) کہا۔ ذرا بتایئے تو یہ وہی (شخص) ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی۔ (اچھا) اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو میں اس کی اولاد کو (بجز تھوڑوں کے) مطیع کرلوں گا، برباد کردوں گا۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾

قَالَ اذْهَبْ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چل نکل جا۔ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ ؛ پھر جو تیرے تابع ہو جائیں، تیری پیروی کریں ان بنی آدم سے۔ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ ؛ تو جہنم تمہاری جزا ہے۔ تو بھی دوزخ میں جا اور تیرے فرماں بردار بنی آدم بھی دوزخ میں جائیں۔ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ؛ پوری پوری جزا، وافر سزا۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا چل نکل جا۔ پھر جو کوئی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو جہنم (تیری اور ان کی) تم سب کی پوری پوری سزا ہے۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾

وَاسْتَفْزِزْ ؛ اور سبک سر بنالے، گھیرا دے، بے وقوف بنا کر ان سے کام لے۔ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے جس کو بنانے کی تجھے استطاعت ہو۔ ان میں سے جس کو چاہے بے وقوف بنا، اُلو بنا۔ بِصَوْتِكَ ؛ اپنی آواز سے، بہکانے سے، چکنی چپڑی باتیں کر کے، جھوٹے پروپگینڈہ سے، گا بجا کر، خوب لکچر اور اسپیچ دے دے کر۔ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان پر کھینچ لا، اُن پر چڑھائی کر۔ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ ؛ اپنے سواروں اور پیدلوں کے ساتھ۔ اپنے سواروں اور پیدلوں کی لین ڈوری لگا۔ لام لگا۔ جب متضاد لفظ کہے جاتے ہیں تو اس کے معنٰی ہوتے ہیں تمام۔ جیسے سیاہ و سفید، امیر و غریب۔ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؛ اور ان کے مال و اولاد میں تو شریک بن جا۔ اور ان کے مال جوئے بازی، زنا کاری میں صَرف کر۔ اور بنی آدم کو دوسروں کے بہکانے میں اپنا شریک کر۔ لیڈرانِ قوم اور پیشوایانِ مذہب کو اپنے ساتھ لے کر عامۃ النّاس کو بہکا۔ وَعِدْهُمْ ؛ اور ان سے جھوٹے وعدے کر۔ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ ؛ اور شیطان ان سے وعدہ نہیں کرتا۔ اِلَّا غُرُوْرًا ؛ مگر دھوکہ ہی دھوکہ۔

ترجمہ :- اور تجھ سے جس قدر ہو سکے ان میں سے لوگوں کو بے وقوف بنا۔ اپنی تقریروں وعظوں سے ان پر چڑھائی کر۔ اپنے سوار اور پیادوں کی لین ڈوری لگا اور ان کے مال و اولاد میں شریک ہو جا اور ان سے وعدے کر۔ اور شیطان تو جو کچھ وعدے کرتا ہے وہ دھوکہ ہی دھوکہ ہوتے ہیں۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾

اِنَّ عِبَادِيْ ؛ بے شک میرے فرماں بردار بندے۔ بندے تو سب خدا ہی کے ہیں مگر بندے کہلانے کے مستحق وہی لوگ ہیں جو خدا کی اطاعت کریں۔ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؛ تیرا ان پر کوئی تسلط نہیں، غلبہ نہیں۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ

وَكِيْلًا؛ اور تیرا رب کافی وکیل ہے، کارساز ہے۔ تیرا اللہ ہے تو کیا ڈر ہے۔

ترجمہ :- میرے بندگانِ خاص پر یقیناً تیرا کوئی تسلط نہیں (کوئی زور نہیں) اور تیرا رب کافی کارساز ہے۔

صاحبو! ذات پات پر فخر کرنا، اِس کی ابتدا شیطان سے ہوئی ہے۔ شیطان، آدم پر حسد کر کے خدا کا بھی مخالف ہوگیا۔ شیطان خود کو صاحبِ عقل سمجھتا ہے۔ اپنی ناقص عقل پر اعتماد کرتا ہے۔ اور خدا کو سمجھتا ہے کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کو سرفراز کرتا ہے۔ جو لوگ اپنی عقل پر اعتماد کرتے ہیں اور احکامِ الٰہی کا خلاف کر بیٹھتے ہیں وہ لوگ بھی شیطان کی اُمت میں شریک ہیں۔ او نادان شیطان! تو نہیں جانتا کہ انسان ایک جامعیت رکھتا ہے۔ اس کی مخالفت، اس سے دشمنی خدا کی دشمنی تک پہنچادے گی۔ گا کر بجا کر دوسروں کو اپنا یار و مددگار بنا کر کیا کرسکتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھ کر کہ، ''دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است'' میرے بندوں پر تیرا کوئی تسلط نہیں، زور نہیں۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ؛ اللہ ہمارا وکیل ہے تو کیا ڈر ہے۔

رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾

رَبُّكُمُ الَّذِيْ ؛ تمہارا رب تو وہ ہے جو۔ يُزْجِيْ ؛ چلاتا ہے۔ لَكُمُ الْفُلْكَ ؛ تمہارے لئے کشتی کو، جہاز کو۔ فُلْكٌ ؛ واحد بھی ہے جمع بھی ہے۔ فِي الْبَحْرِ ؛ سمندر میں، دریا میں۔ لِتَبْتَغُوْا ؛ تاکہ تم چاہو، طلب کرو۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اس کے فضل سے، اس کے عطایا سے۔ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ؛ بے شک وہ تو تم پر بڑا مہربان ہے، رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- تمہارا رب تو وہی ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتی چلاتا ہے کہ اس کے فضل و کرم سے، (اس کی عطایا سے) کچھ تم بھی طلب کرو، یقیناً وہ تو تم پر بڑا مہربان ہے (رحم کرنے والا ہے)۔

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ
فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾

وَاِذَا مَسَّكُمْ ؛ اور جب تم کو پہنچے، مَس کرے، چھو جائے۔ اَلضُّرُّ ؛ ضرر۔ مصیبت۔ فِي الْبَحْرِ ؛ سمندر میں۔ جب تم کو سمندر میں مصیبت آگھیرتی ہے۔ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ ؛ تو گم ہوجاتے ہیں وہ سب جن کو تم پکارا کرتے تھے۔ سب غیب ہوجاتے ہیں، کوئی کام نہیں آتا۔ اِلَّآ اِيَّاهُ ؛ مگر وہ۔ خدا کے سوا کوئی کام نہیں آتا۔ جب جہاز طوفان میں گھر جاتا ہے تو کوئی کام نہیں آتا۔ نہ دنیا کے دوست آشنا، نہ دیو دیوی، سب جاتے رہتے ہیں اور رہ جاتا ہے تو صرف خدا۔ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ ؛ پھر جب تم کو نجات دیتا ہے، بچالاتا ہے۔ اِلَى الْبَرِّ ؛ خشکی کی طرف۔ اَعْرَضْتُمْ ؛ تم اعراض کرتے ہو، پھر وہی خدا سے غفلت۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ؛ اور آدمی ہے بڑا ہی ناشکرا، احسان فراموش۔

ترجمہ :- اور جب تم کو سمندر میں ضرر پہنچتا ہے (مصیبت آن گھیرتی ہے) تو خدا کے سوا تم جن جن کو پکارتے تھے سب گم ہو جاتے ہیں (کوئی کام نہیں آتا) اور جب تم کو خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو (اسی غفلت میں پڑ جاتے ہو) اور آدمی ہے بڑا ناشکر گزار۔

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾

اَفَاَمِنْتُمْ ؛ کیا تم مامون ہوگئے ہو، کیا تم بے فکر ہوگئے ہو، نڈر بن گئے ؟ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ ؛ کہ تم کو دھنسا دے۔ تم کو ذلیل وخوار کھود کر گاڑ دے۔ جَانِبَ الْبَرِّ ؛ خشکی کے کنارے پر۔ اَوْیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ ؛ یا تم پر بھیج دے، ارسال کرے۔ حَاصِبًا ؛ کنکر، مٹی اُڑانے والی سخت ہوا۔ حَصْبَةٌ ؛ کنکر۔ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا ؛ پھر تم نہ پاؤ۔ لَكُمْ وَكِیْلًا ؛ تمہارے لئے کوئی کارساز، تمہاری بگڑی بنانے والا، تم کو مدد دینے والا۔

ترجمہ :- کیا تم اس بات سے بے فکر اور نڈر ہوگئے ہو کہ خدا تم کو خشکی ہی کے کنارے پر زمین میں (کھود کر گاڑ دے) دھنسا دے، (تم کو بے آبرو کر دے)۔ یا تم پر ایسی آندھی بھیجے جو تم پر خاک دُھول اُڑائے (کنکر برسائے)، پھر تم اپنے لئے کسی وکیل (وکارساز) کو نہ پاؤ۔

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰی فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾

اَمْ اَمِنْتُمْ ؛ کیا تم مامون ہوگئے ہو، نڈر اور بے فکر بن گئے ہو۔ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ ؛ کہ تم کو سمندر میں لائے۔ تَارَةً اُخْرٰی ؛ دوسری دفعہ۔ تَارَةً اور مَرَّةً کے ایک ہی معنٰے ہیں۔ فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ ؛ پھر تم پر بھیجے۔ قَاصِفًا ؛ سخت تند ہوا۔ جو درختوں کو اور عمارتوں کو گرادے اور اس میں سخت خطرناک گرج بھی ہو۔ مِنَ الرِّیْحِ ؛ اور ہو وہ ہوا ہی، ہوا کی قسم سے۔ فَیُغْرِقَكُمْ ؛ پھر تم کو غرق کردے، ڈبودے۔ بِمَا كَفَرْتُمْ ؛ تمہاری ناشکری اور کفر کی وجہ سے۔ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا ؛ پھر تم نہ پاؤ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے فائدے کے لئے۔ عَلَیْنَا ؛ ہمارے خلاف۔ بِهٖ ؛ اس غرق اور ہلاک کرنے کی وجہ سے۔ تَبِیْعًا ؛ پیچھا کرنے والا، تعاقب کرنے والا۔

ترجمہ :- کیا تم اس بات سے امن میں ہوگئے ہو کہ خدا تم کو پھر سمندر میں لائے اور تم پر سخت ہوا بھیجے پھر تم کو تمہارے کفر اور ناشکری کی وجہ سے غرق کردے (ڈبودے) اور اس (ڈبونے) کی وجہ سے کوئی ہمارا تعاقب کرنے والا (یا خلاف کرنے والا) تم نہ پاؤ۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾

ع ٧

وَلَـقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ ؛ اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی ۔ ان کو مکرم و محترم بنایا ۔ ذرا کوئی ہماری عنایتوں کو بھی دیکھے اور بنی آدم کی ناشکریوں کو بھی ۔ وَحَمَلْنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو سوار کردیا ، چڑھا دیا ، اور حمل ونقل کی قوت دی ، کشتیوں میں سوار کردیا ۔ جانوروں پر اور دوسرے سواریوں پر بھی سوار کرادیا ۔ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ خشکی اور تری میں ، زمین اور سمندر میں ۔ وَرَزَقْنٰـهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؛ اور ان کو کھانے پینے کی اچھی اچھی چیزیں دیں ، رزق عطا کیا تو اچھا ، طیب ۔ وَفَضَّلْنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے بنی آدم کو فضیلت دی ۔ عَلٰي كَثِيْرٍ ؛ بہت سوں پر ۔ مِمَّنْ خَلَقْنَا ؛ کہ جن کو ہم نے پیدا کیا ۔ تَفْضِيْلًا ؛ واضح فضیلت ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو مکرّم و محترم بنایا ۔ (ان کی تکریم کی) اور ان کو خشکی اور تری میں حمل ونقل عطا کی ۔ اور ان کو اچھا اور طیّب رزق عطا کیا اور ہم نے ان کو (بنی آدم کو) بہت ساری مخلوقات پر ظاہر فضیلت عطا کی ۔

صاحبو ! ذرا انسان کے حال پر غور کرو ۔ وہ تھا کیا ؟ ایک نطفہ ۔ پھر خون کا لوتھڑا بنا ۔ پھر گوشت کا ٹکڑا بنا ۔ پھر ہڈی پر گوشت چڑھایا گیا ۔ پھر جب پیدا ہوا تو اتنا عاجز کہ دودھ کا محتاج ۔ چیونٹی بھی اگر کاٹے تو اس کو دفع نہیں کرسکتا ۔ جب خدا نے زور وقوت اور عقل سے سرفراز فرمایا تو اس کے سامنے پہاڑ تراشنے کے لئے تیار ہوا ۔ جھاڑ کٹنے کے لئے موجود ہیں ۔ گائے بھینس اور قوی سے قوی جانور اس کی خدمت کرتے ہیں ، اس سے ڈرتے ہیں ۔ وہ آسمان کے تاروں سے بھی فائدہ اُٹھاتا ہے ۔ سب کو سمجھتا ہے کہ میری خدمت کے لئے ہیں ۔ مگر افسوس ! وہ خود اپنے آپ کو خدا کی خدمت کرنے کے لئے نہیں سمجھتا ۔ ان ناشکریوں اور نمک حرامیوں کا بدلہ اور ان کی سزا خدا دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا ۔ مگر ضرورت سمجھنے کی ہے ۔ اللہ ہم کو نمک حرام اور ناشکرا نہ بنائے اور اپنی مرضی کے مطابق چلائے ۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ

فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧١﴾

يَـوْمَ نَدْعُوْا ؛ اس دن کا خیال کرو جب ہم بُلائیں گے ۔ كُـلَّ اُنَاسٍ ؛ ہر شخص کو اُناس پر الف لام لائیں تو اَلـنَّاس ہوتا ہے ۔ اَلْاُنَـاس نہیں ۔ بِـاِمَـامِهِمْ ؛ ان کے پیشوا کے ساتھ ، ان کے امام کے ساتھ ، ان کے لیڈر کے ساتھ ، ان کے ہادی

اور مرشد کے ساتھ ۔ فَمَنْ اُوْتِیَ ؛ پھر جو شخص دیا جائے ۔جس شخص کو دی جائے ۔ کِتٰبَهٗ ؛ اپنی کتاب، اپنے اعمال نامے، اپنے کارنامے ۔ بِیَمِیْنِهٖ ؛ اس کے سیدھے ہاتھ میں ، (چونکہ سیدھا ہاتھ بہ نسبت بائیں ہاتھ کے قوی ہوتا ہے ، اس واسطے اس کو یمین اور بائیں ہاتھ کو شِمال یا یسار کہتے ہیں) فَاُولٰٓئِکَ ؛ تو وہ لوگ ۔ یَقْرَءُوْنَ کِتٰبَهُمْ ؛ اپنی کتاب، اپنے اعمال نامے کو پڑھیں گے ۔ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ؛ اور ان پر معمولی بھی ظلم نہ ہوگا ، ذرّہ برابر ان کی حق تلفی نہ ہوگی ۔ فتلٌ ؛ بانٹنا ۔ فَتِیْل ؛ بتّی ۔ وہ ڈوری جس سے بندوق کے کان کی بارود روشن کی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- اس دن کا خیال رکھو جب ہم ہر شخص کو ان کے پیشوا کے ساتھ بُلائیں گے ۔ پھر جس کے سیدھے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ تو اپنے اعمال نامے کو (فرفر) پڑھ دیں گے اور ان پر ذرّہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا ۔ (ان کی کسی قسم کی حق تلفی نہ کی جائے گی) ۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۷۲

وَمَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی ؛ اور جو اس دنیا میں اندھا ہوگا یعنی جاہل ہوگا ۔ خدا کو نہ پہچانے گا ۔ حق بات اس کو نہ سوجھے گی ۔ جو اس دنیا سے علمِ صحیح و عملِ صالح نہ لے جائے گا بلکہ دل کا اندھا ہوگا ۔ فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی ؛ تو وہ آخرت میں اندھا ہی اُٹھے گا ۔ جو یہاں کا اندھا سو وہ وہاں کا بھی اندھا ۔ وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ؛ اور سخت گمراہ ہوگا ۔ اس کو خدا کی طرف سے کچھ راستہ نہ ملے گا ۔

ترجمہ :- اور جو اس دنیا میں (دل کا) اندھا تھا تو وہ آخرت میں بھی (دل کا) اندھا ہوگا ۔ اور وہ بہت ہی گم کردۂ راہ ہوگا ۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝۷۳

وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ ؛ اور اگرچہ اُنھوں نے تم کو فتنہ میں ڈالنا چاہا ، گمراہ کرنا چاہا ۔ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ؛ اس وحی سے کہ ہم نے تمہاری طرف اُتاری ۔ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا ؛ کہ دل سے ہم پر افتراء کرو ، جھوٹ باندھو ۔ غَیْرَهٗ ؛ وحی کے سوائے ۔ وَاِذًا ؛ اور تب تو ۔ لَاتَّخَذُوْکَ خَلِیْلًا ؛ تم کو اپنا دوست بنالیں گے ۔ خَلِیْل ؛ وہ شخص جس کی محبت دل میں گھس جائے ۔

ترجمہ :- اور اگرچہ یہ لوگ تم کو (تکلیفات دیتے تھے) مُبتلائے فتن کرتے تھے کہ تم ہماری وحی کو چھوڑ کر

کوئی اور بات ہماری طرف نسبت کریں ۔ (دل سے گھڑلیں) تب تو (اگر تم اُن کی سُنتے تو) وہ تم کو اپنا بڑا دوست سمجھتے ۔

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ ؛ اور اگر ہم، تم کو ثابت قدم نہ بناتے، حق پرستی پر قائم نہ رکھتے ۔ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ ؛ تو تم ان کی طرف مائل ہو ہی جاتے، جُھک جاتے، ڈھلک جاتے ۔ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ؛ کچھ نہ کچھ ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم، تم کو ثابت قدم نہ رکھتے (اور ہماری مدد نہ ہوتی) تو کچھ نہ کچھ تم اُن کی طرف مائل ہو ہی جاتے ۔

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ؛ اگر تم اُن کی طرف مائل ہوجاتے، بن جاتے تو ہم تم کو ضرور مزہ چکھا دیتے ۔ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ؛ زندگی میں بھی دوہرا اور آخرت میں بھی دوہرا عذاب، دو چند، دوگنا ۔ ثُمَّ لَا تَجِدُ ؛ پھر تم نہ پاتے ۔ لَكَ ؛ تمہارا ۔ عَلَيْنَا ؛ ہمارے خلاف ۔ نَصِيْرًا ؛ کوئی نصرت دینے والا ۔ مددگار ۔

ترجمہ :- تب تو ہم، البتہ تم کو دونا عذاب زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی چکھا دیتے پھر تم ہمارے خلاف میں کسی کو اپنا یار و مددگار نہ پاتے ۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ ؛ اور اگر چہ یہ بھی ممکن تھا کہ تم کو دل برداشتہ کردیتے، برداشتہ خاطر بنا دیتے، خفیف بنا کر نکال دیتے ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ اس سرزمین سے ۔ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا ؛ کہ تم کو وہاں سے نکال دیں ۔ وَاِذًا ؛ اور اس صورت میں لَا يَلْبَثُوْنَ ؛ نہ ٹھیرتے، نہ رہتے ۔ خِلٰفَكَ ؛ تمہارے خلاف میں ۔ تمہارے بعد، تمہارے پیچھے ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر کم ۔ یعنی تم کو یہاں سے برداشتہ خاطر بنا کر خود بھی زیادہ زمانہ تک نہ ٹھہرتے، پھر کیا ہوتا ؟ یا تو مسلمان ہوجاتے یا ان کو شکست فاش ہوجاتی ۔ یا عذاب میں مبتلا ہوکر تباہ و برباد ہوجاتے ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے تو ٹھان ہی لیا تھا کہ تم کو اس سرزمین سے برداشتہ خاطر بنا دیتے تاکہ تم کو وہاں سے نکال دیں ۔ اس صورت میں وہ بھی تمہارے خلاف زیادہ زمانہ تک نہ ٹھہرتے ۔

ع ۸/۸

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿۷۷﴾

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا ؛ یہی تھا طریقہ، دستور ان لوگوں کا کہ ہم نے بھیجا۔ سب پیغمبروں پر بھی یہی گزری۔ قَبْلَکَ ؛ تم سے پہلے۔ مِنْ رُّسُلِنَا ؛ ہمارے رسولوں میں سے۔ وَلَا تَجِدُ ؛ اور تم نہ پاؤ گے۔ لِسُنَّتِنَا ؛ ہمارے طریقہ کو۔ سنت اللہ کو۔ تَحْوِیْلًا ؛ پلٹنا، تبدیلی پاتا۔ یعنے جب لوگوں نے پیغمبروں کو ستا کر، تکلیفیں پہنچا کر نکالا تو ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا۔ یا سخت شکست دی۔ یا اسلام کی توفیق دی۔ ان کے اس انجام میں کوئی تبدیلی نہیں۔

ترجمہ :- یہی (ہمارا) طریقہ تھا تم سے پہلے ہمارے پیغمبروں کا۔ ہمارے اس طریقہ میں تم کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے، (سنت اللہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا کرتا)۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾

خدائے تعالیٰ کی عادت یہ ہے کہ جب عقائد اور توحید کا بیان ہوجاتا ہے تو اعمال کا حکم دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ بہترین عمل اور عبادت نماز ہے۔ فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃ۔ (تم) نماز کو دُرستی سے قائم رکھو، اس پر مداومت کرو۔ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ ؛ آفتاب ڈھلنے کے وقت سے۔ دَلَکَ یَدْلُکُ دَلْکًا۔ رگڑنا۔ آفتاب کا زوال ہونا، اور اس کے غروب ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ بہرحال زوالِ آفتاب سے ابتداء ضرور ہے۔ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ ؛ رات کی اندھیری تک۔ زوالِ آفتاب سے رات کی تاریکی رہنے تک چار نمازوں کا وقت ہے۔ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؛ اور صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا۔ صبح کی نماز میں سب سے اہم قراءتِ قرآن ہے۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؛ بے شک صبح کی نماز میں قرآن کا پڑھنا۔ کَانَ مَشْھُوْدًا ؛ حضور والا ہے۔ یعنی صبح کی نماز کے وقت کوئی کام کاج نہیں رہتا لہٰذا حضورِ دل کا وقت ہے۔ اس میں لوگ بھی حاضر ہوتے ہیں۔ رات، دن کے فرشتوں کی بدلی کا وقت ہے جس میں دونوں وقت کے فرشتے حاضر رہتے ہیں۔ چونکہ نیند سے اُٹھنا، نہانا یا وضو کر کے نماز پڑھنا دشوار ہے لہٰذا اس پر اہمیت ظاہر کی گئی ہے۔

ترجمہ :- تم نماز کو پابندی اور دُرستی کے ساتھ پڑھو آفتاب ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک اور فجر کے وقت (نماز میں) قرآن پڑھنا۔ بے شک فجر کے وقت قرآن کا پڑھنا حاضری والا ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾

وَمِنَ الَّیْلِ ؛ اور رات کے کچھ حصے میں۔ فَتَھَجَّدْ بِہٖ ؛ تم اس میں تہجد کی نماز پڑھو۔ تہجد کے معنی نیند اور نیند سے اُٹھنے

دونوں کے ہیں۔ نَافِلَةً لَّكَ ؛ یہ تمہارے لئے نفل ہے، واجب سے کم ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں نمازِ تہجد حضرتؐ پر واجب تھی اور ہم پر نفل۔ اس کے مخاطبِ اصلی تو رسولِ خدا ﷺ ہی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ رسولِ خدا ﷺ جو کام ایک بار فرماتے اس پر ہمیشہ مُداومت فرماتے۔ نفل کے معنٰی زائد پر غیر واجب ہے جو نفل اور مستحب دونوں پر صادق آتا ہے۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ ؛ اُمید ہے کہ (اللہ) تم کو مبعوث کرے گا، بھیجے گا، اُٹھائے گا۔ رَبُّكَ ؛ تمہارا پروردگار۔ تمہارا رب۔ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؛ قابلِ تعریف مقام پر۔ مقامِ محمود کیا ہے؟ قربِ الٰہی کا اعلیٰ تر مقام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ کرسی ہے۔ بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے اور اپنے محبوب کو کرسی پر بٹھاتا ہے۔

ترجمہ:- اور رات کے کچھ حصّہ میں جاگ اُٹھو اور نماز پڑھو۔ یہ تمہارے لئے (غیر واجب) نفل ہے۔ اُمید ہے کہ تمہارا پروردگار تم کو مقامِ محمود میں بھیجے (لاکھڑا کرے)۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝۸۰

وَقُلْ ؛ اور تم کہو۔ دُعا کرو۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب! اے میرے پالنے والے! پروردگار! اَدْخِلْنِيْ ؛ تو مجھے داخل فرما۔ مُدْخَلَ صِدْقٍ ؛ راست بازی اور صدق کے دروازے سے، داخلہ سے، وَاَخْرِجْنِيْ ؛ اور تو مجھے نکال، خارج کر۔ مُخْرَجَ صِدْقٍ ؛ راستی اور صداقت کے دروازے سے۔ یعنی میرے آنے اور جانے میں صداقت ہی ملحوظ رہے۔ وَاجْعَلْ لِّيْ ؛ اور کر میرے لئے۔ مِنْ لَّدُنْكَ ؛ اپنے پاس سے۔ اپنی جنابِ مقدس سے۔ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ؛ فتح ونُصرت دینے والا غلبہ اور تسلّط۔

ترجمہ:- اور تم کہو اے میرے ربّ تو مجھے راست بازی اور صداقت کے ساتھ داخل ہونا اور نکلنا نصیب کر اور اپنی جناب سے میرے لئے فتح ونصرت دینے والا تسلّط اور غلبہ عطا کر۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝۸۱

وَقُلْ ؛ اور یہ بھی کہو۔ جَآءَ الْحَقُّ ؛ حق آ گیا۔ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؛ اور باطل نیست و نابود ہوگیا، ہلاک ہوگیا۔ برباد ہوگیا۔ اِنَّ الْبَاطِلَ ؛ بے شک باطل۔ كَانَ زَهُوْقًا ؛ تباہ و برباد ہونے والا ہی تھا۔

ترجمہ:- اور (پیغمبر) یہ بھی کہو حق آ گیا اور باطل نابود ہوگیا۔ باطل تو نابود ہونے والا ہی تھا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝۸۲

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؛ اور ہم قرآن سے اُتارتے ہیں ۔ مَاهُوَ شِفَآءٌ ؛ اس چیز کو جو شِفا بخش ہے ۔ کفر سے شِفا ہے ، نفاق سے شِفا ہے ، گناہوں سے شِفا ہے ۔ قرآن سے توبہ نصیب ہوتی ہے ۔ امراض کے لئے بھی شِفا ہے ۔ ہم کو اس کا تجربہ ہے ۔ نادان ، بے علم ، بے روح لوگ نہ مانیں ہم کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ۔ بڑی بات یہ ہے کہ جس چیز کو آدمی نہیں جانتا ، جس کا تجربہ نہیں ، اس کو سمجھتا ہے کہ ہے ہی نہیں ۔ ایک عام مغالطہ ہے کہ جو چیز مجھے معلوم نہیں ، وہ موجود ہی نہیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو دنیا میں علمی ترقی ہی نہ ہوتی ۔ علمی ترقیوں کا دار و مدار اسی مسئلہ پر ہے کہ ہم بہت کم جانتے ہیں ۔ (وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ اور ہم کو انکشافات اور ریسرچ کرنا چاہیئے ۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔ خیر!) ۔ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور یہ قرآن مومنین اور یقین رکھنے والوں کے لئے سراپا رحمت ہے ۔ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور ظالموں کو زیادہ نہیں کرتا ۔ اِلَّا خَسَارًا ؛ مگر خسارہ ، نقصان ۔

ترجمہ :- اور ہم قرآن سے ایسا علم (عطا کرتے ہیں) اُتارتے ہیں ، جو ایمان داروں کے لئے شِفاء بھی ہے اور رحمت بھی ۔ اور یہ (قرآن) ظالموں کے خسارے اور نقصان کو اور بڑھاتا ہے ، (زیادہ کرتا ہے) ۔

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝۸۳

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ ؛ اور جب ہم انسان پر انعام و اکرام کرتے ہیں ، اس کو خوش حال رکھتے ہیں ، کھانے پینے سے بے فکر اور مالا مال رکھتے ہیں ۔ اَعْرَضَ ؛ تو وہ خدا سے منہ پھیر لیتا ہے ، اس سے اعراض کرتا ہے ۔ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ؛ اور اس کی بندگی سے پہلوتہی کرتا ہے ، پھر جاتا ہے ۔ نافرمان ہوجاتا ہے ۔ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ ؛ اور جب اس کو شر اور تکلیف چھو جاتی ہے ، پہنچتی ہے ۔ كَانَ يَـُٔوْسًا ؛ تو مایوس اور نا اُمید ہوجاتا ہے ۔ انسان یہ نہیں سمجھتا کہ جس کے ہاتھ سے میٹھا کھایا ہے اس کے ہاتھ سے کڑوا بھی کھانا چاہیئے ۔ ذرا سی بھی تکلیف ہوئی اور ہائے ہائے شروع ہوگئی ۔

ترجمہ :- اور جب ہم انسان پر انعام و اکرام کرتے ہیں تو وہ ہم سے منہ پھیر لیتا ہے (اعراض کرتا ہے) اور پہلوتہی اور نافرمانی کرتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (رحمتِ الٰہی سے) بالکل مایوس ہوجاتا ہے ۔

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝۸۴ ع ۹/۹

قُلْ ؛ (پیغمبر!) تم کہو ۔ كُلٌّ يَّعْمَلُ ؛ ہر ایک کام کرتا ہے ، عمل کرتا ہے ۔ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؛ اپنے طریقہ سے ، اپنی طبیعت کے موافق ، اپنے حوصلہ کے مطابق ، حسبِ حال ۔ کسی نے حضرت امام جعفر صادقؒ سے پوچھا سب سے زیادہ اُمید افزا آیت کونسی ہے؟ فرمایا لوگ کہتے ہیں لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؛ تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۔ ہم کہتے ہیں قُلْ كُلٌّ

یَعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ ؛ تم کہو! ہر ایک اپنی بندگی ، اپنی فطرت ، اپنی طبیعت اپنے عین ثابتہ کے مطابق کام کرتا ہے اور اللہ اِن شاء اللہ اپنی خداوندی کے لائق جزا عطا فرمائے گا ۔ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ ؛ پھر تمہارے رب کو خوب علم ہے ۔ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلًا ؛ کہ کون راہِ راست پر ہے اور کون سیدھے راستہ پر چلتا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ہر ایک اپنی فطرت (اپنی طبیعت) کے مطابق کام کرتا ہے ۔ مگر تمہارا رب ہی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے کہ کون راہِ راست پر ہے ۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۸۵

وَیَسْئَلُوْنَکَ ؛ اور تم سے سوال کرتے اور پوچھتے ہیں ۔ عَنِ الرُّوْحِ ؛ روح کے متعلق ۔ قُلْ ؛ (پیغمبر!) تم کہہ دو ۔ اَلرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ؛ روح تو امر رب سے ہے ۔ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ ؛ اور تم کو علم کی قسم سے نہیں دیا گیا ۔ اِلَّا قَلِیْلًا ؛ مگر قلیل ، کم ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر!) تم سے لوگ روح کے متعلق سوال کرتے ہیں ۔ تم کہہ دو کہ روح امرِ رب سے ہے (خدا کے امرِ کُن سے وہ پیدا ہوئی ہے) اور تمہیں تو تھوڑا سا ہی علم دیا گیا ہے ۔

صاحبو! روح کے متعلق بہت سے اختلافات ہیں ۔ ہم اپنی ذاتی تحقیقات اور خیالات کو بیان کریں گے ۔

یہ بات ظاہر ہے کہ خدائے تعالیٰ نے سب چیزوں کو جان کر پیدا کیا ۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ وہ پیدا کرنے کے بعد یہ جانا کہ اس نے ایسی چیز کو پیدا کیا ہے ۔ ورنہ جہل واجب و لازم آتا ہے ۔ ہمارے محاورہ میں معلوماتِ الٰہیہ کو ''اعیانِ ثابتہ'' کہتے ہیں اور وجودِ ذہنی یا علمی کو ثبوت اور وجودِ خارجی کو وجود ۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جتنی چیزیں خدائے تعالیٰ کو معلوم ہیں ، وہ سب خارج میں تو موجود نہیں ہوگئی ہیں ۔ کیونکہ علمِ الٰہی میں تو مَاکَانَ اور مَایَکُوْنُ سب کچھ موجود ہے اور خارج میں تو سب چیز موجود نہیں ۔ پھر اعیانِ ثابتہ کے خارج میں موجود ہونے کے لئے کس چیز کا انتظار ہے ۔ اسمائے الٰہیہ کی عین ثابت پر تجلی کرنے اور عینِ ثابت کو کُنْ کا حکم دینے کی ضرورت ہے ۔ یہ کُنْ کا حکم کس کو دیا گیا؟ عینِ ثابت اور حقیقتِ ممکن کو اور وہ امرِ کُنْ کے ساتھ ہی خارج میں موجود ہوگیا ۔ اس تقریر سے آپ کو معلوم ہوگیا کہ روح میں دو چیزیں ہیں '' عین ثابتہ اور تجلیِ اسمائے الٰہی ۔

روح کی دو چیزیں عین ثابتہ اور اسمائے الٰہی

روح کو نہ صورت ہے نہ شکل ۔ جب روح صورت شکل لیتی ہے اور عالمِ مثال میں نمایاں ہوتی ہے تو صورت شکل ، حقیقتِ ممکن یا حقیقتِ روح کو عارض ہوتی ہے ۔ حقیقتِ ممکن کو کس عالم میں صورت شکل عارض ہوتی ہے؟ عالمِ مثال میں ۔ پھر حقیقتِ ممکنہ کو زمانہ اور وزن عارض ہوتا ہے ۔ اس وقت اس کو بجائے عینِ ثابتہ کے عینِ خارجیہ کہتے ہیں اور وہ اس وقت مشہود اور عالمِ شہادت میں موجود سمجھی جاتی ہے ۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کُنْ سے پہلے جتنی چیزیں ہیں اور کُنْ فَیَکُوْنُ کے بعد جتنی چیزیں ہیں وہ حادث ہیں، مخلوق ہیں، موجود ہیں، تھوڑے سے غور کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ روح میں سبعہ (۷) صفات ہیں۔ حیات، علم، سماعت۔ بصارت۔ قدرت۔ ارادہ۔ کلام۔ اس کے سوائے حقیقتِ ممکنہ پر کیا کیا حالات گزرنے والے ہیں خدا کے سوائے کوئی نہیں جان سکتا۔ علمِ الٰہی قدیم، معلومِ الٰہی قدیم، اگر علمِ الٰہی کہیں ختم ہوجائے تو تعطلِ اسمائے الٰہی لازم آئے۔ دنیا جہاں میں سارا کھیل علم کا ہے۔ جس قدر عوالم میں ترقی اور تغیر و تبدّل ہورہا ہے وہ سب حضرتِ ''علم'' ہی کے کرشمے ہیں۔ آخر میں ہر طرف سے ہار مان کر اقرار کرنا پڑتا ہے: وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾

وَلَئِنْ شِئْنَا ؛ اور اگر ہم چاہتے، ہماری مشیت میں ہوتا۔ لَنَذْهَبَنَّ ؛ تو ہم لے جاتے۔ بِالَّذِیْ اَوْحَیْنَا ؛ اس قرآن کو جس کی ہم نے وحی کی ہے۔ اِلَیْکَ ؛ تمہاری طرف یعنی ہم اگر چاہتے تو قرآن اُتارتے ہی نہیں۔ ثُمَّ لَا تَجِدُ ؛ پھر تم نہ پاتے۔ لَکَ ؛ تمہارا۔ بِهٖ ؛ اس قرآن کے لئے، اس کے لانے کے لئے۔ عَلَیْنَا وَکِیْلًا ؛ ہمارے مقابل ذِمّہ لینے والا۔

ترجمہ:- اور اگر ہم چاہتے تو اس وحی کو لے جاتے جس کو ہم نے تمہاری طرف اُتارا ہے۔ پھر تم اپنے واسطے اس کے لانے کے لئے ہمارے مقابل کوئی ذِمّہ دار نہ پاتے (یعنی ہم چاہتے تو قرآن نہ اُتارتے پھر کوئی دوسرا اس کو لا ہی نہیں سکتا)۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾

اِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَّبِّکَ ؛ مگر یہ تو تمہارے رب کی عنایت ہے۔ اس کی رحمت ہے کہ اس نے تم پر قرآن اُتارا۔ اِنَّ فَضْلَهٗ ؛ بے شک اللہ کا فضل۔ کَانَ عَلَیْکَ ؛ ہے تم پر۔ کَبِیْرًا ؛ بہت بڑا۔

ترجمہ:- مگر یہ تو تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے (عنایت ہے) بے شک اُس کا فضل تم پر بہت کچھ ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾

قُلْ ؛ (پیغمبر!) تم کہہ دو۔ لَئِنْ ؛ اگر۔ اِجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ ؛ اِنس و جن جمع ہوجائیں۔ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا ؛

کہ آئیں ۔ بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ ایسے قرآن کو لے کر ۔ ایسے قرآن کو لائیں ۔ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ ؛ تو ایسے قرآن کو ہرگز نہ لاسکیں گے ۔ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ؛ اگرچہ ہوں ان کے بعض بعض کے ۔ ظَهِیْرًا ؛ پشت پناہ ۔ مددگار ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو اگر جن و اِنس مل کر اس قرآن کے جیسا ایک اور دوسرا قرآن لانا چاہیں تو ہرگز نہ لاسکیں گے اگرچہ کہ بعض ، بعض کے مددگار بھی بن جائیں ۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا ؛ اور ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیا ، بار بار بیان کیا ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن میں ۔ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؛ ہرطرح سے ، مختلف بیان سے ، مختلف مثالوں سے ۔ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ ؛ پھر اکثر لوگوں نے انکار کیا ، نہ مانا ۔ اِلَّا كُفُوْرًا ؛ مگر انکار ، لوگوں نے انکار کے سوائے اور کچھ نہ مانا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں مختلف قسم کی باتیں بیان کیں ۔ مختلف طرح سے ادا کیا ۔ مگر اکثر لوگوں نے انکار کے سوا کچھ نہ مانا ۔

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾

وَقَالُوْا ؛ اور (منکرین نے) کہا ۔ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ ؛ ہم ہرگز تمہاری باتیں نہ مانیں گے ، تم پر ایمان نہ لائیں گے ۔ تمہارا ہرگز یقین نہ کریں گے ۔ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا ؛ یہاں تک کہ تم ہمارے لئے نکال دو ، بہادو ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ یَنْۢبُوْعًا ؛ چشمہ ۔

ترجمہ :- اور (منکرین نے) کہا ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ نکال دو ۔

صاحبو! مادّہ پرستوں کے پاس کیسی ہی بہتر سے بہتر دلیل لاؤ وہ ہرگز نہ مانیں گے ۔ دلیل مانگتے ہیں تو مادی ۔ نہ ان کو عقلِ سلیم ہے اور نہ اس سے کام لینا ان کا مقصد ہے ۔ ہمارے زمانہ میں نمائش گاہ میں ایک بیل کو سکھا رکھا تھا ۔ اس کا آقا نام لے کر پوچھتا کہ اس نام والے کون صاحب ہیں ؟ بیل نام پر اس شخص کے پاس پہنچتا ۔ تو بے وقوف مرد اور عورتوں کا اتنا ہجوم ہوگیا کہ موسٰی علیہ السلام کے گوسالہ کا قصہ یاد آ گیا ۔ زمین سے چشمہ نکالنے سے زیادہ مشکل حضرت (ﷺ) کے انگشت ہائے مبارک سے پانی کا نکلنا تھا ۔ جن کے حصّے میں ماننا تھا تو وہ مانے ۔ مگر جن کے حصّے میں ماننا نہ تھا وہ نہ مانے ۔

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾

اَوْتَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ ؛ یا ہو تمہارے پاس ایک باغ ۔ مِنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ ؛ کھجوروں اور انگوروں کا ۔ فَتُفَجِّرَ ؛ پھر تم نکالو، بہاؤ ۔ الْاَنْهٰرَ ؛ نہروں کو ۔ خِلٰلَهَا ؛ ان باغوں کے اندر ۔ تَفْجِيْرًا ؛ خوب نکالنا ۔ کہ ہم بے فکری سے کھائیں پئیں ۔

ترجمہ :- یا تمہارے پاس کھجور اور انگور کا باغ ہو پھر تم اس کے اندر سے نہریں نکالو ۔

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾

اَوْتُسْقِطَ السَّمَآءَ ؛ یا تم آسمان کو گرادو ۔ كَمَا زَعَمْتَ ؛ جس طرح کہ تم نے زعم کیا ۔ جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے ۔ عَلَيْنَا ؛ ہم پر ۔ كِسَفًا ؛ پارہ پارہ ۔ اس کا واحد كِسْفَةٌ ہے، بادل کا ٹکڑا ۔ روئی کا گالا ۔ اَوْتَاْتِيَ بِاللّٰهِ ؛ یا تم اللہ کو لے کر آؤ ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةِ ؛ اور فرشتوں کے ساتھ قَبِيْلًا ؛ سامنے ۔ روبرو ۔ قَبِيْلًا ؛ مختلف قبیلے ۔ فرشتے بھی آئیں تو مختلف ہوں، مختلف صورت شکل کے یا ہماری خوش حالی کا ضامن بنا کر لاؤ ۔

ترجمہ :- یا تم آسمان کو ہمارے اوپر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گراؤ ۔ یا خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لاؤ ۔

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ ع ۱۰

اَوْيَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ ؛ یا تمہارا ایک گھر ہو ۔ مِنْ زُخْرُفٍ ؛ سونے کا ۔ اَوْتَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؛ یا تم آسمان پر چڑھو ۔ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ ؛ اور ہم تمہارے آسمان پر چڑھنے کو بھی ہرگز نہ مانیں گے ۔ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا ؛ یہاں تک کہ تم ہمارے پاس اُتارو ۔ كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؛ ایک کتاب کہ ہم اسے پڑھیں ۔ ان بے وقوفوں کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ کتاب پیغمبر پر اُترتی ہے ۔ تو کیا یہ چاہتے ہیں کہ سب پیغمبر ہو جائیں ۔ قُلْ ؛ (پیغمبر!) تم کہہ دو ۔ سُبْحَانَ رَبِّيْ ؛ ایسے بیہودہ اعتراضات سے میرا پروردگار پاک ہے ۔ اس کی کسی بات پر شبہ نہیں کر سکتے ۔ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ؛ میں نہیں ہوں، مگر آدمی پیغمبر ۔ میرے مخاطب آدمی ہیں اس واسطے آدمی بنا کر مجھے پیغمبر بھیجا گیا ہے ۔

ترجمہ :- یا تمہارے پاس ایک سونے کا گھر ہوتا یا تم آسمان پر چڑھ جاتے، اور ہم تو تمہارے آسمان پر چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے (اس پر ایمان نہ لائیں گے) ۔ یہاں تک کہ تم ہم پر کوئی ایسی کتاب نہ اُتارو جس کو ہم پڑھیں ۔ (پیغمبر!) کہہ دو میرا پروردگار پاک ہے اور میں تو آدمی پیغمبر ہوں ۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ ؛ اور ان لوگوں کو منع نہیں کیا، نہیں روکا۔ اَنْ يُّؤْمِنُوْا ؛ کہ ایمان لائیں۔ ایمان لانے سے۔ اِذْجَآءَ هُمُ الْهُدٰى ؛ جب کہ ان کے پاس ہدایت آ پہنچی، پیغمبر نے تبلیغ کردی۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ ان لوگوں نے کہا۔ اَبَعَثَ اللّٰهُ ؛ کیا خدا نے بھیجا ہے۔ بَشَرًا رَّسُوْلًا ؛ آدمی پیغمبر۔

ترجمہ :- جب ان کے پاس ہدایت اور تبلیغ آ پہنچی تو ان کو ایمان لانے سے کوئی چیز نہیں روکی مگر یہ کہ وہ کہہ اُٹھے کیا خدا نے آدمی پیغمبر بھیجا ہے؟

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہہ دو۔ لَوْكَانَ فِي الْاَرْضِ ؛ اگر زمین میں ہوتے۔ مَلٰٓئِكَةٌ ؛ فرشتے۔ يَمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ ؛ اطمینان کے ساتھ چلتے پھرتے، مشی کرتے۔ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ تو ہم اُن پر نازل کرتے، اُتارتے۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے۔ مَلَكًا رَّسُوْلًا ؛ فرشتہ پیغمبر۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم اُن پر آسمان سے فرشتہ پیغمبر اُتارتے (بھیجتے)۔

صاحبو! بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیغمبر کو قوم کا ہم جنس ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس آیت سے معلوم ہو رہا ہے کہ فرشتے اگر زمین پر بے فکری اور آرام سے پھرتے رہتے تو فرشتہ پیغمبر بنا کر بھیجا جاتا۔ ایک دوسری جگہ ہے: ''اگر ہم فرشتہ کو پیغمبر بنا کر بھیجتے تو اس کو آدمی کی صورت لینی پڑتی اور جو التباس اس وقت ہے اُس وقت بھی رہتا''۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شانِ خلافت انسان کے سوا کسی میں نہیں ہے۔ لہٰذا انسان جن و اِنس سب پر حکومت کرسکتا ہے اور انسان ہی پیغمبر ہوسکتا ہے۔ کس کو معلوم نہیں کہ آدم کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا، جن اور دوسرے مخلوقات نے بھی سجدہ کیا۔ تو انسان کا قوم جن کے لئے بلکہ فرشتوں کے لئے بھی پیغمبر ہونا بعید نہیں۔ سورۂ جن کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ رسولِ خدا ﷺ کے دستِ مبارک پر بعض جن مسلمان ہوئے تھے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کے زمانہ میں فرشتوں یا جن کے مقام میں رہنا دشواری سے خالی نہیں۔ اسی طرح جن اور فرشتوں کو انسان کے عالم میں ٹھیرنا دشواری سے خالی نہیں اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

مَلٰٓئِكَةٌ يَمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ۔ بہرحال ہم کو یقین ہے کہ انسان کے سردار، فرشتوں اور جن کے سرداروں سے بہتر ہیں گو عام طور سے انسان سے فرشتے اور جن ایک طرح سے بہتر ہیں۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ اللہ کافی ہے، بس ہے۔ ''با'' زائد ہے۔ کفٰی کا فاعل اللہ ہے۔ شَهِيْدًا بَيْنِيْ

وَبَيْنَــكُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ۔ خدا میرے اور تمہارے حالات سے خوب واقف ہے ۔ مجھے اور تم کو دیکھتا اور ہم سے باخبر ہے ۔ اِنَّـهُ كَانَ بِعِبَادِهٖ ؛ بے شک وہ اپنے بندوں سے ہے ۔ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ؛ خبیر وبصیر ۔ ان کے حال سے خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ۔

ترجمہ :- تم کہو اللہ ، کافی ہے تمہارا اور میرا شاھدِ حال کیونکہ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور وہ اس کے زیرِ نظر ہیں ۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۖ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ ؛ اور اللہ جس کو ہدایت کرے ، خدا جس کی رہنمائی فرمائے ۔ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ؛ تو وہی ہے ہدایت پانے والا ، راہ یافتہ ۔ جس کو خدا راستہ پر لگائے وہی راستہ پر لگ سکتا ہے ۔ وَمَنْ يُّضْلِلْ ؛ اور جس کو ضلالت میں چھوڑ دے ، گمراہ ہی رکھے ۔ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ ؛ تو اے مخاطب ! تم اُن کے لئے نہ پاؤ گے ، ان کے لئے موجود نہ ہوں گے ۔ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ دوست اس کے سوائے ، اس کے مقابلہ میں خدا کو چھوڑ کر ۔ وَنَحْشُرُهُمْ ؛ اور ہم ان کا حشر کریں گے ، اکٹھا کریں گے ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؛ اوندھے منھ ۔ یعنی مونہوں کے بل ۔ عُمْيًا ؛ اندھے ۔ کیونکہ انھوں نے کسی چیز کو سچ نہ دیکھا تھا ۔ وَبُكْمًا ؛ اور گونگے ۔ کیونکہ ان کے منہ سے حق بات نہیں نکلتی تھی ۔ وَصُمًّا ؛ اور بہرے ۔ کیونکہ سچی بات کو ان کے کان قبول نہیں کرتے تھے ۔ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؛ ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے ۔ اُن کا ملجا و ماوٰی اور مآب دوزخ ہے ۔ كُلَّمَا خَبَتْ ؛ جب جہنّم بجھنے کو ہوگی ۔ زِدْنٰـهُمْ سَعِيْرًا ؛ تو ہم اس کو ان کے لئے اور بھڑکائیں گے ۔ سَعِيْر ؛ مشتعل ۔ مِسْعَرْ ۔ آتش خو ۔

ترجمہ :- اور خدا جس کو ہدایت کرے تو وہی ہدایت پائے گا ۔ اور جن کو خدا ضلالت سے نہ نکالے تو تم ان کے لئے خدا کے مقابل کسی کو دوست نہ پاؤ گے اور ہم ان کو قیامت کے دن حشر کریں گے اوندھے منھ ، اندھے ، گونگے ، بہرے ۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہوگا ، جب جہنّم کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم اس کو ان کے لئے اور بھڑکائیں گے ۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾

ذٰلِکَ جَزَآؤُھُمْ ؛ یہ ان کی سزا ہے ۔ بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا ؛ کیونکہ وہ کفر کیا کرتے تھے ، مانتے نہ تھے ، منکر تھے ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں سے ، نشانیوں کو ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ان لوگوں نے کہا ۔ ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا ؛ کیا جب ہم ہوجائیں ہڈیاں ، جب ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جائے ۔ نہ گشت پوست ہو نہ جان ہو ۔ وَرُفَاتًا ؛ وہ بھی بوسیدہ ، ریزہ ریزہ ۔ ءَ اِنَّا ؛ تو کیا ہم پھر ۔ لَمَبْعُوْثُوْنَ ؛ اُٹھائے جائیں گے ۔ ہمارا بعث وحشر ہوگا ۔ خَلْقًا جَدِیْدًا ؛ نئی پیدائش ۔ تو کیا ہم نئے سرے سے پھر زندہ کئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- یہ ان کی سزا ہے اس واسطے کہ وہ ہماری آیتوں سے منکر تھے اور انھوں نے یوں کہا تھا کہ جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے ۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝۹۹

اَوَلَمْ یَرَوْا ؛ کیا انھوں نے نہیں دیکھا ۔ ان کو مرکر اُٹھنے میں ، دوبارہ زندہ ہونے میں شک کیوں ؟ کیا یہ نہیں دیکھ چکے ۔ اَنَّ اللّٰہَ ؛ کہ اللہ تو وہ ہے ۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ۔ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یَّخْلُقَ ؛ اس بات پر قادر ہے کہ پھر پیدا کرے ۔ مِثْلَھُمْ ؛ انھیں کی طرح ۔ دوبارہ پیدا کرنے سے ، پہلے پیدا کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ پہلے سے اس کا نمونہ نہیں ہوتا ۔ جس نے پہلے پیدا کیا ہے اسے دوبارہ پیدا کرنا کونسی مشکل بات ہے ۔ وَجَعَلَ لَھُمْ اَجَلًا ؛ اور ان کے لئے ایک معیاد اور مُہلت دے رکھی ہے ۔ لَارَیْبَ فِیْہِ ؛ بے شک ، بے شبہ ۔ فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ ؛ پھر ظالم ، بے انصاف لوگوں نے انکار کیا ۔ اِلَّا کُفُوْرًا ؛ بجز کفر و ناشکری کے ۔ اور کفر و ناشکری کے سوا کسی بات کو نہ مانا ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا (کیا یہ نہیں سمجھتے) کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ ان کی طرح پھر پیدا کرے اور خدا نے ان لوگوں کو بے شک وشبہ ایک مُہلت (ایک مدت) دے رکھی ہے ۔ پھر یہ ظالم کفر و ناشکری کے سوا کچھ نہیں مانتے ۔

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝۱۰۰ ع ۱۱

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ ؛ اگر تم مالک ہوجاؤ ، اگر تمہارے ہاتھ میں آجائیں ۔ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ ؛ میرے خدا کی رحمت کے خزانے ۔ لَاَمْسَکْتُمْ ؛ تو اس صورت میں تم روک رکھتے ، کسی کو کچھ نہ دیتے ۔ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؛

اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں۔ختم ہو جانے کے خوف سے تم کسی کو کچھ نہ دیتے۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ؛ اور ہے انسان تنگ دل ، بخیل ۔

ترجمہ:- پیغمبر! تم کہو اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے بھی مالک ہو جاتے تو تم صَرف ہو جانے کے خوف سے روک لیتے (کسی کو کچھ نہ دیتے) اور آدمی ہے بڑا تنگ دل (تنگ حوصلہ)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى ؛ اور ہم نے موسٰی کو دیئے تھے ۔ تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ؛ نو (۹) روشن اور واضح آیتیں ۔ نشانیاں ، معجزے ۔ فَسْـَٔلْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ پھر تم بنی اسرائیل سے پوچھو ۔ اِذْ جَآءَهُمْ ؛ کہ جب موسٰی ان کے پاس آئے ۔ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ ؛ تو ان سے فرعون نے کہا ۔ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ ؛ میں بے شک ظن رکھتا ہوں ، یقین رکھتا ہوں ، تم پر گمان غالب رکھتا ہوں ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ۔ مَسْحُوْرًا ؛ سحر شدہ ۔ جس پر جادو ہوا ہو ۔ فرعون اور دوسرے کافر کہتے تھے موسٰیؑ پر سحر ہوا ہے ۔ کسی اچھے آدمی نے تو نہیں کہا کہ پیغمبر پر جادو ہوا ہے ۔ میرا دل قبول نہیں کرتا کہ رسولِ خدا ﷺ پر جادو ہوا ہوگا ۔

ترجمہ:- اور ہم نے موسٰی کو نو (۹) واضح معجزے دیے تھے تو تم بھی بنی اسرائیل سے پوچھ لو ، جب ان کے پاس موسٰی پہنچے تو فرعون نے کہا موسٰی ! میں تو خیال کرتا ہوں کہ تم پر کچھ جادو ہوا ہے اور ضرور ہوا ہے ۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ لَقَدْ عَلِمْتَ ؛ اوفرعون ! تجھے معلوم ہے ، تو جانتا ہے ۔ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ ؛ کہ ان نشانیوں کو نازل نہیں کیا ۔ نہیں اُتارا ۔ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ مگر آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے ۔ بَصَآئِرَ ؛ بصیرت افزا ، روشن اور واضح دلائل ۔ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ ؛ اور بے شک میں تجھے سمجھتا ہوں ۔ يٰفِرْعَوْنُ ؛ اے فرعون ۔ مَثْبُوْرًا ؛ ہلاک اور تباہ ہونے والا ۔ ثُبُوْر ۔ ہلاکت ، تباہی ، بربادی ۔

ترجمہ:- (موسٰی نے) کہا (اے فرعون!) تجھے معلوم ہے کہ یہ معجزے ، (نشانیاں) آسمانوں اور زمین کے

پروردگار نے اُتارے ہیں بصیرت افزا، (روشن اور واضح دلائل) ۔ اور اے فرعون ! میں تجھ کو تباہ ہونے والا جانتا ہوں ۔

فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾

فَـاَرَادَ ؛ پھر اُس نے ارادہ کیا، چاہا ۔ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ ؛ کہ ان کو خفیف کردے اور بے گھر کردے ۔ نکال دے ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین میں سے ۔ فَـاَغْرَقْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اس کو غرق کردیا، ڈبو دیا ۔ وَمَنْ مَّعَهٗ ؛ اور اس کے (فرعون کے) ساتھ جو تھے ان کو بھی ۔ جَمِیْعًا ؛ سب کو ۔

ترجمہ :- پھر اس نے چاہا کہ زمین میں ان کو خفیف کردے (سُبک سَر بنادے) تو ہم نے اس کو بھی غرق کردیا اور ان سب لوگوں کو بھی ڈبو دیا جو اُس کے ساتھ تھے ۔

وَّقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ ؛ اور فرعون کے غرق ہونے کے بعد ہم نے کہا ۔ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔ اُسْكُنُوا الْاَرْضَ ؛ ارضِ مقدس میں سکونت اختیار کرو ۔ فلسطین میں جا بسو ۔ فَـاِذَا جَـآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ ؛ پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا اور پچھلے وعدے کا وقت آجائے گا ۔ جِئْنَابِكُمْ ؛ تو ہم تم کو لائیں گے ۔ لَفِیْفًا ؛ ملاکر، اکٹھا کرکے ۔ ہم تم سب کو میدانِ حشر میں سمیٹ کر لے جائیں گے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُس کے بعد (فرعون کے بعد) بنی اسرائیل سے کہا زمین (فلسطین) میں سکونت اختیار کرو ۔ پھر جب آخرت کے وعدے کا وقت آجائے گا تو ہم تم کو اکٹھا کر لائیں گے ۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾ م

وقف لازم

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ ؛ اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ اُتارا ۔ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؛ اور وہ حق کے ساتھ ہی اُترا ۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ ؛ اور ہم نے تم کو نہیں بھیجا، رسول نہیں بنایا ۔ اِلَّا مُبَشِّرًا ؛ مگر بشارت دینے والا، خوش خبری دینے والا ۔ وَنَذِیْرًا ؛ اور ڈرانے والا، آنے والی خوفناک حالت کی اطلاع دینے والا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس (قرآن) کو برحق اُتارا اور وہ برحق ہی اُترا۔ اور (اے رسُول!) ہم نے تم کو بھیجا تو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔ (خوش خبری دینے والا، ڈرانے والا)۔

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ ؛ اصل میں فَرَقْنَا قُرْاٰنًا فَرْقًا ہے۔ اور ہم نے قرآن کے حصّے حصّے کیے، سورے بنائے، آیتیں بنائیں، ایک حصّہ کو دوسرے حصّے سے جدا کیا۔ لِتَقْرَاَهٗ ؛ تا کہ تم اس کو پڑھو۔ عَلَى النَّاسِ ؛ لوگوں پر۔ عَلٰى مُكْثٍ ؛ ٹھیر ٹھیر کر۔ نہ یہ کہ یہاں کا يَعْلَمُوْنَ وہاں کا تَعْلَمُوْنَ ؛ نہ مد برابر نہ اِخفا اور غنّہ برابر۔ بہت پڑھنا کچھ قابلِ تعریف نہیں۔ نہ مخارج دُرست۔ خصوصاً مخارج کے بدلنے سے معنٰی ہی بدل جاتے ہیں۔ وہ قرآن نہیں رہتا کوئی اور چیز ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ لامِ تاکید کو بڑھا کر لائے نفی بنا دیتے ہیں اور معنٰی ہی اُلٹ جاتے ہیں۔ قرآن شریف کا اِملا عام اِملا کے مطابق نہیں۔ اس کے صحیح پڑھنے کے لئے کسی عالم قاری سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ؛ اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا، نازل کیا۔

قرآن پڑھنا کسی عالم قاری سے سیکھیں

ترجمہ :- اور ہم نے قرآن کے حِصّوں کو جُدا جُدا کیا تا کہ تم اس کو لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ اور ہم نے اس (قرآن) کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ

اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْلَا تُؤْمِنُوْا ؛ (پیغمبر!) تم کہو چاہے تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ بے شک وہ لوگ جنھیں علم دیا گیا ہے۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ اس سے پہلے۔ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؛ جب ان پر کلام اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ؛ تو ٹھوڑیوں کے بَل سجدہ میں گِر جاتے ہیں۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو۔ تم چاہے اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔ یقیناً جن لوگوں کو اس سے پہلے علم عطا کیا گیا ہے ان کے سامنے (قرآن کی) تلاوت کی جاتی ہے تو منہ کے بَل سجدہ میں گِر جاتے ہیں۔

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾

وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ سُبْحٰنَ رَبِّنَا ؛ پاک ہے ہمارا پروردگار ۔ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا ؛ ہمارے رب کا وعدہ ۔ لَمَفْعُوْلًا ؛ ہوکر رہے گا ۔ ضرور پورا ہوگا ۔

ترجمہ :- اور کہیں گے پاک ہے ہمارا پروردگار ، ہمارے رب کا وعدہ تو پورا ہوکر رہے گا ۔

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾

السجدۃ

یہ آیتِ سجدہ ہے یہاں سجدہ کرنا ضروری ہے ۔ وَيَخِرُّوْنَ ؛ اور گر پڑتے ہیں ۔ لِلْاَذْقَانِ ؛ ٹھوڑیوں کے بَل ۔ اور وہ منہ کے بَل سجدہ میں گر جاتے ہیں ۔ يَبْكُوْنَ ؛ روتے ہیں ۔ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ؛ اور قرآن کی وجہ سے ان کا خشوع وخضوع بڑھتا ہے ، زیادہ ہوتا ہے ۔ ان کی عاجزی اور فروتنی میں ترقی ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ قرآن سُن کر سجدہ میں گر پڑتے ہیں ، روتے ہیں اور ان کی عاجزی اور فروتنی بڑھتی ہے ۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾

قُلْ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؛ تم کہو اللہ کہہ کر پکارو ، یا رحمٰن کہہ کر دُعا کرو ۔ اَيًّامَّا تَدْعُوْا ؛ تم جس نام سے پکارو ۔ فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؛ اس کے سب نام اچھے ہی ہیں ۔

واضح ہو کہ صفت ، وہ غیر مستقل شئے ہے جو دوسرے میں رہتی ہے ، ذات وہ جس کی طرف صفت رجوع کرتی ہے ۔ اسم ذات وصفت کے مجموعہ کو کہتے ہیں ۔ اللّٰہ تو اسمِ ذات ہے ۔ رحم اس کی صفت ہے ۔ رَحْمٰن اس کا اسم ہے ۔ مگر ایک بات کا خیال رہے کہ مخصوص وقت میں مناسب نام سے پکارنا چاہئیے ۔ بھوکے کو یَا رَزَّاقُ کہنا چاہئیے ۔ بیمار کو یَا شَافِیْ ؛ محتاج کو يَا وَهَّابُ ؛ لڑائی جھگڑے کے وقت يَاوَدُوْدُ ؛ دشمن ستا رہے ہوں تو قَهَّارُ يَا مُنْتَقِمُ ، يَاذَالْبَطْشِ الشَّدِيْد کہہ کر پکارو ۔

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ ؛ اور چیخ چیخ دُعا نہ کرو ، عبادت نہ کرو ۔ حضرتؒ نے فرمایا تم کسی بہرے کو تو سُنا نہیں رہے ہو ۔ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ؛ اور بالکل پست آواز سے بھی نہ کہو ۔ دل کے ساتھ زبان کو بھی حصّہ دو ۔ باطن کے ساتھ ظاہر کو بھی ملاؤ ۔

صاحبو ! ظہر عصر کی نماز سِرّی ہے اس میں آہستہ قرآن پڑھا جاتا ہے کیونکہ لوگ کام دھام میں رہتے ہیں ۔ قرآن پڑھا جائے تو لوگوں کو خاموش سُننے کا حکم ہے ۔ مغرب ، عشاء اور صبح کی نماز جہری ہوتی ہے کیونکہ وہ کام کا وقت نہیں ہوتا ۔

ایک اور بات یاد رکھو !

ابتداء میں ذکرِ جہر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جوش پیدا ہو ، خطرات بند ہوں ، نفس ہمہ تن متوجہ ہوجائے ۔ پھر جب دل چلنے لگے تو آہستہ بھی ذکر کرسکتے ہیں ۔ ذکرِ جہر لوگوں سے علٰحدہ مقام میں بہتر ہے ۔ ذکرِ جہر کرکے غریب سونے والوں کو

تکلیف نہ دینی چاہیئے۔ ان کو آرام سے سونے کا حق ہے اس کو نہ چھیننا چاہیئے۔ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ؛ اور ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔

ترجمہ :- تم کہو اللہ کہہ کر پکارو، یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جو نام لے کر پکارو پکار سکتے ہو کیونکہ اس کے سب نام اچھے ہی ہیں۔ اور تمہاری نماز (اور دُعا و ذکر) کو جہری ہی نہ رکھو نہ سِرّی ہی بناؤ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو (حسبِ اقتضاءِ محل کام کرو)۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲ ۱۱ ۱۲

وَقُلْ ؛ اور پیغمبر تم کہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کے لئے ہے، تعریف ہے تو اُسی کی۔ اَلَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ؛ جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ باپ بیٹے میں کچھ تو مناسبت ہوتی ہے۔ خدا اور بندے میں کیا مناسبت ہے؟ سپوت بیٹا باپ سے زیادہ کام کرتا ہے۔ پوت باپ کے برابر کام کرتا ہے۔ خدا کا بیٹا اور نااہل سپوت۔ توبہ توبہ! یہ تو ہو نہیں سکتا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ ؛ اور اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ؛ اور اس کا کوئی مددگار نہیں۔ کیونکہ وہ عاجز نہیں وہ قادر ہے۔ سب اس کے فرماں بردار ہیں کوئی معین و مددگار نہیں۔ ذِلّ۔ بہ کسرِ ذال ذِلّت۔ ذُلّ۔ بہ ضم ذال عاجزی، اطاعت، فروتنی۔ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ؛ اور اس کو خوب بزرگ سمجھو، اس کی خوب تعظیم کرو۔ اس کی بڑائی بیان کرو۔ تکبیر کے نعرے مارو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ! اَللّٰهُ اَكْبَرُ !!

ترجمہ :- اور (پیغمبر!) تم کہو تعریف ہے تو اللہ ہی کی ہے۔ (مستحقِ شکر تو خدا ہی ہے) جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور اس کی مملکت میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ نہ وہ عاجز ہے نہ اس کو کسی مددگار کی ضرورت ہے اور (وہ بڑا بزرگ ہے)۔ اس کی بزرگی کو بیان کرتے رہو (اس کی تکبیر کے نعرے مارتے رہو)۔

(ہم بھی اس کی تعمیل کرتے ہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔)

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ کہف مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو دس (۱۱۰) آیتیں اور بارہ (۱۲) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ تعریف اللہ ہی کی ہے ۔ اَلَّذِیْٓ اَنْزَلَ ؛ جس نے اُتارا، نازل کیا ۔ عَلٰی عَبْدِہٖ ؛ اپنے بندے پر ۔ اَلْکِتَابَ ؛ کتاب ۔ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ ؛ اور اس میں رکھا نہیں ۔ عِوَجًا ؛ کجی کو ۔ کمزوری کو ۔ یہاں سکتۂ صحیحہ ہے ۔ وقف کریں ۔ ورنہ کم سے کم ذرا دم لیں ۔ کیونکہ عِوَجًا کو قَیِّمًا سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

ترجمہ :- تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اُتاری (وہ بالکل سیدھی ہے) اور اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ۔

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ ②

قَیِّمًا ؛ یہ کتاب ہمیشہ قائم رہنے والی ہے ۔ (نہ کہ کجی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے) ۔ لِیُنْذِرَ ؛ تاکہ اطلاع دے، ڈرائے، انذار کرے ۔ نَذِیْرٌ ؛ ڈرانے والا ۔ بَاْسًا شَدِیْدًا ؛ سخت سزا ہے ۔ مِنْ لَّدُنْهُ ؛ خدا کے پاس سے ۔ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور ایمان داروں کو خوش خبری دے، بشارت دے ۔ اَلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ جو مناسب کام کرتے ہیں، اچھے کام کرتے ہیں ۔ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ؛ (کس بات کی بشارت دیں؟ ان کو بشارت دیں) کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے، نیک بدلہ ہے، احسن اجر ہے ۔

ترجمہ :- وہ کتاب ہمیشہ رہنے والی ہے (وہ اس لئے اُتاری گئی ہے) کہ خدا کے پاس کے سخت عذاب سے ڈرائے اور اچھے اور مناسب کام کرنے والے ایمان داروں کو بشارت دے کہ ان کے لئے بہترین اجر ہے ۔

مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ ③

مَاکِثِیْنَ ؛ رہنے والے ہیں، ٹھہرنے والے ہیں ۔ فِیْهِ ؛ اس اجر میں ۔ یعنی جنت میں ۔ اَبَدًا ؛ ہمیشہ ۔

ترجمہ :- وہ اجر میں (یعنی جنت میں) ہمیشہ رہیں گے ۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۤ ④

وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ؛ اور ان بُت پرستوں کو بھی ڈرائے اور ان عیسائیوں کو بھی ڈرائے ۔ قَالُوْا ؛ جو کہتے ہیں ۔ اِتَّخَذَاللّٰهُ وَلَدًا ؛ کہ خدا کا بیٹا بھی ہے ۔

ترجمہ :- اور تا کہ ڈرائے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ خدا کا بیٹا بھی ہے (خدا صاحبِ اولاد ہے) ۔

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵

مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؛ ان کو علمِ صحیح نہیں ۔ یہ نادان ہیں ، کچھ نہیں جانتے ۔ وَلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؛ اور نہ ان کے باپ دادا کو ۔ كَبُرَتْ كَلِمَةً ؛ بہت بڑی بات ہے ۔ تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؛ جو اُن کے منہ سے نکلتی ہے ۔ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ؛ یہ جو کہتے ہیں سب جھوٹ ہے ۔

ترجمہ :- نہ ان کو علمِ (صحیح) ہے نہ ان کے باپ دادا کو علمِ (صحیح) تھا ۔ جو بات ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ بڑی سخت ہے ۔ یہ جو کچھ کہتے ہیں جھوٹ ہے ۔ (دروغِ بے فروغ ہے) ۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶

فَلَعَلَّكَ ؛ پھر شائد کہ تم ۔ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ؛ ہلاک کر دو گے اپنے کو ۔ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ ؛ ان کے پیچھے ۔ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا ؛ اگر یہ ایمان نہ لائیں ۔ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؛ اس بات پر ۔ اَسَفًا ؛ غم و اندوہ سے گھٹ گھٹ کر ، غم کھا کھا کر ۔

ترجمہ :- پھر کیا تم ان کے پیچھے اپنی جان ہلاکت میں ڈال دو گے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں ، رنج و غم سے (افسوس سے) ۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ ؛ بے شک ہم نے جو کچھ زمین پر پیدا کیا ہے ۔ زِيْنَةً لَّهَا ؛ زینت اور اس کی آرائش بنا کر ۔ طرح طرح کے درخت ۔ رنگا رنگ کے پھول ۔ پانی کے چشمے اور نہریں ۔ یہ سب ہم نے کیوں بنائے ؟ لِنَبْلُوَهُمْ ؛ تا کہ ہم ان کو آزمائیں ۔ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؛ کہ کون بہتر ہے بلحاظ عمل کے ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے زمین پر جو کچھ اس کی زینت و آرائش کے لحاظ سے بنایا ہے ۔ اس وجہ سے ہے کہ ہم لوگوں کو آزمائیں اور امتحان لیں کہ کون بہتر عمل کرنے والا ہے ۔

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۸

وَاِنَّا لَجَاعِلُوْنَ ؛ اور بے شک ہم کردینے والے ہیں ۔ مَا عَلَيْهَا ؛ جو اس زمین پر ہیں ۔ صَعِيْدًا ؛ چٹیل میدان ۔
جُرُزًا ؛ نا قابلِ زراعت ، بے آب و گیاہ ۔

ترجمہ :- اور بے شک ہم زمین پر کی تمام چیزوں کو ایک چٹیل میدان بنادیں گے ۔ (یعنی قیامت کے وقت سب کو فنا کردیں گے) ۔

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹

اَمْ حَسِبْتَ ؛ کیا تم گمان کرتے ہو ۔ حَسِبَ يَحْسَبُ حِسَابًا ؛ حساب کرنا ۔ حُسْبَانًا ؛ گمان کرنا ۔ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ ؛ کہ اصحابِ کہف یعنی غار والے ۔ کھوہ میں رہنے والے ۔ وَالرَّقِيْمِ ؛ اور کتبے والے ۔ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ؛ ہماری نشانیوں میں عجیب وغریب تھے ۔

ترجمہ :- کیا تم گمان کرتے ہو کہ اصحابِ کہف اور اصحاب رقیم ہماری نشانیوں میں تعجب خیز تھے ۔ ؟

اصحابِ کہف کے قصّے تو مشہور ہیں اور کچھ آئندہ آیتوں میں بیان کیا گیا ہے ۔ اور آج کل عاد وثمود اور دوسری قوموں کے کتبے نکل رہے ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے اعلےٰ تمدن کے حامل تھے اور اب ان کے نام و نشان تک باقی نہیں ۔

واضح ہو کہ جس طرح آدمی پیدا ہوتا ، جوان ہوتا ، بوڑھا ہوتا اور مرجاتا ہے اسی طرح تمام قوموں کا تمدن ، ان کے علوم وفنون ، ان کی یادگاریں پیدا ہوئیں ، ترقی بھی کیں اور تباہ بھی ہوگئیں ۔

اہرامِ مصری پر غور کرو ۔ فنِ انجینری اور جرِ ثقیل میں کیسے ماہر تھے ۔ آج ان کی لاشوں تک کو دوسرے ممالک والے لے کر چلے گئے ہیں ۔

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ ؛ جب پناہ لی جوانوں نے ، جا بیٹھے ۔ اِلَى الْكَهْفِ ؛ غار کی طرف ۔ جب غار میں جا بیٹھے ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر کہا ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! اے پروردگار ۔ اٰتِنَا ؛ دے ہم کو ۔ مِنْ لَّدُنْكَ ؛ اپنے پاس سے ۔ رَحْمَةً ؛ رحمت ۔ ہم پر اپنی رحمت کر ۔ وَهَيِّئْ لَنَا ؛ اور ہمارے لئے مہیا کر ، تیار کر ۔ مِنْ اَمْرِنَا ؛ ہمارے کام سے ۔ رَشَدًا ؛ راستی کو بھلائی کو ، راہ یابی کو ، رشد و ہدایت کو ۔

ترجمہ :- جب ان جوانوں نے ایک غار میں جاکر پناہ لی پھر دُعا کی اے ہمارے پروردگار ! ہم کو

اپنے پاس سے رحمت عطا کر اور ہمارے کام میں راستی مہیا کر۔ (ہم کو رشد و ہدایت پر تیار کر)۔

فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾

فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ ؛ پھر ہم نے ان کے کانوں پر تھپک کر اُن کو سُلا دیا۔ فِی الْكَهْفِ ؛ غار میں۔ سِنِیْنَ عَدَدًا ؛ سالہا سال تک۔ کئی سال، گنتی کے سال۔

ترجمہ:- پھر ہم نے ان کو غار میں کانوں پر تھپک کر کئی سال سُلا دیا۔

ع ۱۲/۱ ۱۴

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے اُن کو اُٹھایا۔ اُٹھا کر کھڑا کر دیا۔ لِنَعْلَمَ ؛ تاکہ ہم سب کو معلوم ہو جائے۔ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ ؛ ان دونوں گروہوں میں سے کون۔ اَحْصٰی ؛ زیادہ حساب کرنے والا ہے۔ کون زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ؛ جس قدر مدت ٹھیرے۔

ترجمہ:- پھر ہم نے ان کو (نیند سے) اُٹھایا تاکہ معلوم کرلیں کہ اِن دونوں فرقوں میں سے کون صحیح گننے والا ہے اس مدت کو کہ وہ (غار میں) رہے۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًی ﴿۱۳﴾

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ ؛ ہم تمہارے سامنے بیان کریں گے۔ نَبَاَهُمْ ؛ ان کی خبر کو۔ بِالْحَقِّ ؛ تحقیق کے ساتھ۔ ہم ان کے قصے کو تحقیق کے ساتھ تم سے بیان کریں گے۔ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ ؛ وہ چند جوان تھے۔ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ ؛ جو اپنے خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ وَزِدْنٰهُمْ هُدًی ؛ اور ہم نے ان کو بہت ہدایت بھی کی تھی۔ راہ یابی میں ترقی دی تھی۔

ترجمہ:- ہم تمہارے سامنے تحقیق کے ساتھ ان کا قصہ بیان کریں گے۔ وہ خدا پر ایمان رکھنے والے چند جوان تھے اور ہم نے ان کو خوب ہدایت کی تھی۔

وَّ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾

وَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ؛ اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا تھا۔ اِذْقَامُوْا ؛ جب (وہ نیند سے) اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ فَقَالُوْا ؛ پھر اُنھوں نے دُعا کی اور کہا۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ ہمارا رب تو آسمانوں اور زمین کا

ربّ ہے ۔ وہی سب کی پرورش کرتا ہے ۔ لَنْ نَّدْعُوَا ؛ ہم کبھی نہ پکاریں گے ، نہ پرستش کریں گے ، نہ دُعا کریں گے ۔ نَدْعُوَا میں الف موجود ہے مگر وہ پڑھا نہیں جاتا یعنی نَدْعُوَ پڑھو ۔ مِنْ دُوْنِه ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ اِلٰهًا ؛ کسی معبود کو ۔ ہم خدا کو چھوڑ کر کسی دیوتا کو نہ مانیں گے ۔ لَقَدْ قُلْنَآ اِذًا ؛ اگر ہم ایسا کہیں تب تو وہ ایسی بات ہوگی جو ۔ شَطَطًا ؛ جھوٹ ، دُور از عقل ، بے جا بات ہے ۔

ترجمہ :- اور جب وہ (نیند سے) اُٹھے تو ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا تھا (ان کو پورا یقین تھا) ، پھر انھوں نے کہا ہمارا رب تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ۔ ہم اس کو چھوڑ کر کسی اور دیوتا کی پوجا نہ کریں گے ۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہماری بات جھوٹ ہوگی ، دُور از عقل ہوگی ۔

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ﴿۱۵﴾

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا ؛ ہماری اس قوم نے ۔ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؛ بنالیا ہے خدا کو چھوڑ کر اور معبودوں کو ۔ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ ؛ کیوں نہیں لاتے ان پر بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ ؛ کوئی دلیلِ واضح ، کوئی بُرہان ، کوئی سند ۔ غلبہ پیدا کرنے والی حجت ۔ فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ پھر کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؛ اس شخص سے جو افترا پردازی کرتا ہے ۔ خدا پر جھوٹ باندھتا ہے ، تہمت لگاتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ ہماری قوم تو خدا کو چھوڑ کر اور معبودوں کو مانتی ہے ۔ کیوں نہیں واضح حجت لاتی ۔ پھر اس شخص سے کون زیادہ ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ اور افترا لگائے ۔

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ ؛ اور جب تم ان سے الگ ہوگئے ہو ، کنارہ کش ہوگئے ہو ، عزلت نشین ہوگئے ہو ۔ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ؛ اور بجز خدا کے ان سب معبودوں سے الگ ہوگئے ہو جن کی یہ پوجا کرتے ہیں ۔ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ ؛ تو تم پناہ لو ایک غار کی طرف ۔ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ ؛ تو پھیلا دے گا تم پر تمہارا رب ، نشر کر دے گا ۔ نَشْر ؛ پھیلانا ۔ اِنْتِشَار ؛ پھیل جانا ، منتشر ہونا ۔ مِنْ رَّحْمَتِهٖ ؛ اپنی رحمت میں سے ۔ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے مہیا کرے گا ، تیار کرے گا ۔ مِنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ؛ تمہارے کام میں سے آرام اور رِفق پیدا کرنے والی حالت ۔

ترجمہ:- اور جب تم ان سے اللہ کے سوائے ان کے معبودوں سے جُدا ہو گئے ہو تو جاؤ ایک غار میں جا بیٹھو تم پر اللہ اپنی رحمت کی چادر اُڑھادے گا اور تمہارے کام میں رِفق اور نرمی پیدا کرے گا۔

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ

وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ۗ

مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ ع ۲ ۵ ۱۴

وَتَرَى الشَّمْسَ ؛ اورتم آفتاب کو دیکھتے ہو۔ إِذَا طَلَعَتْ ؛ جب وہ طلوع کرتا ہے۔ نکلتا ہے۔ تَزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ؛ کہ ان کے غار سے بچ کر جاتا ہے۔ ذَاتَ الْيَمِيْنِ ؛ سیدھی جہت میں، سیدھی طرف۔ وَإِذَا غَرَبَتْ ؛ اور جب آفتاب غروب کرتا ہے۔ تَقْرِضُهُمْ ؛ تو ان سے کتراتا ہے، منحرف ہوتا ہے۔ قَرْض ؛ کاٹنا۔ مِقْرَاض ؛ قینچی۔ ذَاتَ الشِّمَالِ ؛ شمال کی طرف یعنی اس غار کا دہانہ ٹھیک مشرق یا مغرب کی طرف نہیں ہے بلکہ اس سے ذرا ترچھا ہے۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔ اس کا موصوف جہت ہے۔ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؛ اور وہ لوگ اس غار کے درمیانی کشادہ حصے میں ہیں۔ ذٰلِکَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ یہ واقعہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ؛ جس کو خدا ہدایت کرے تو وہی ہدایت پر رہے گا، جس کو خدا راستہ بتائے گا وہی صحیح راستہ پر ہوگا۔ وَمَنْ يُّضْلِلْ ؛ اور جس کو خدا ضلالت پر رکھے گا۔ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ ؛ تو تم اس کے لئے نہ پاؤ گے۔ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ؛ کوئی دوست راستہ بتانے والا۔ عامۃ النّاس اپنے پیر کو مُرشَد کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ مُرشِد ہے، راستہ بتانے والا ہے، اِرشاد کرنے والا ہے۔

ترجمہ:- اور (اے مخاطب!) تم آفتاب کو دیکھتے ہو کہ جب طلوع کرتا ہے تو ان کے غار سے ترچھا طلوع کرتا ہے۔ اور جب غروب کرتا ہے تو شمالی جانب کتراتا ہے (ترچھا رہتا ہے)۔ اور یہ (اصحابِ کہف) غار کے اندر کشادہ حصّہ میں تھے۔ یہ خدا کے کرشموں میں سے ایک کرشمہ ہے۔ جس کو خدا ہدایت کرے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جس کو خدا ضلالت و گمراہی میں رکھے تو تم اس کے لئے کوئی دوست راہ بتانے والا نہ پاؤ گے۔

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ

وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا ؛ اور اے مخاطب تو سمجھتا ہے کہ وہ جاگ رہے ہیں ۔ وَهُمْ رُقُوْدٌ ؛ اور وہ ہیں کہ سو رہے ہیں ۔
اَيْقَاظ جمع يَقْظَان ؛ بیدار، ہوشیار ۔ رُقُوْدٌ جمعِ رَاقِدٌ ؛ سونے والا ۔ خفتہ ۔
واضح ہو کہ کبھی واحد مخاطب کا صیغہ ہوتا ہے ۔ مگر اس سے مُراد ہر وہ شخص ہوتا ہے جو قابلِ خطاب ہے ۔ لہٰذا تَحْسَبُهُمْ کے مخاطب عامۃ الناس ہیں ۔ نہ کہ حضرت رَسُولِ خداؐ ۔

وَنُقَلِّبُهُمْ ؛ اور ہم ان کو کروٹیں دلواتے ہیں ۔ ذَاتَ الْيَمِيْنِ ؛ سیدھی طرف ۔ وَذَاتَ الشِّمَالِ ؛ اور بائیں طرف ۔ وَكَلْبُهُمْ ؛ اوران کا کتا ۔ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ ؛ اپنے ہاتھ پھیلایا ہوا ہے ۔ بِالْوَصِيْدِ ؛ غار کے دہانے پر، چوکھٹ پر، دہلیز پر ۔ لَوِاطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ ؛ اگر تو ان پر اطلاع پائے، جھانک کر دیکھے ۔ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا ؛ تو پیٹھ پھیر کر بھاگے ۔ وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ؛ اور البتہ تو بھر جاتا ان کے خوف سے ۔ ان کی دہشت چھا جاتی ۔ تمہارے دل میں ان کا رعب آ جاتا ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب !) تو ان کو بیدار سمجھتا ہے حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم ان کو سیدھی بائیں کروٹ دِلاتے ہیں ۔ اور اُن کا کتا چوکھٹ کے پاس دونوں ہاتھ پھیلا ہوا ہے ۔ اگر تو ان کو دیکھتا تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا اور ان کے رعب سے بھر جاتا (ان کی دہشت چھا جاتی) ۔

صاحبو ! اس وقت مسلمانوں کی حالت اصحابِ کہف کی حالت سے کچھ کم نہیں ۔ تم سمجھ رہے ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں ۔ نہیں وہ سو رہے ہیں ۔ وہ چلتے پھرتے ہیں مگر ان کا دل ہے کہ سو رہا ہے ۔ نہ کام کے ہیں نہ کاج کے ۔ بیدار ہوتے تو کچھ کرتے ۔ مثل مشہور ہے کہ سوتے شیر سے دوڑتا کتا بہتر ہے ۔ مولوی ہیں، مشائخ ہیں، لیڈر ہیں ۔ مگر سب ہیں کہ سو رہے ہیں ۔ ان سے تو کچھ معمولی کام کرنے والا آدمی ہی بہتر ہے ۔

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک ÷ جاگو جاگو اجل کمین گاہ میں ہے

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ خدا ہی ان کو بیدار کرے تو بیدار ہوں گے ۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ
قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝۱۹

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ ؛ (اور جس طرح ہم نے اُن کو سُلایا تھا) اسی طرح ہم نے اُن کو اُٹھایا بھی ۔ لِيَتَسَآءَلُوْا ؛ کہ ایک دوسرے سے سوال کریں ۔ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں ۔ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا ۔ كَمْ لَبِثْتُمْ ؛ تم یہاں کب تک ٹھیرے رہے؟ قَالُوْا ؛ اُنھوں نے جواب دیا ۔ لَبِثْنَا ؛ ہم ٹھیرے ۔ يَوْمًا اَوْبَعْضَ يَوْمٍ ؛ ایک دن یا

نصف القرآن بعد والحروف الی حرف التاء من کلمة ولیتلطف

اس سے بھی کچھ کم ۔ قَالُوْا ؛ بعض لوگوں نے کہا ۔ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ ؛ تمہارا رب ہی خوب علم رکھتا ہے ، بہتر واقف ہے ۔ بِمَا لَبِثْتُمْ ؛ جتنی دیر رہے ۔ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ ؛ پس تم اپنے لوگوں میں سے کسی کو بھیجو ۔ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ ؛ اس روپیہ کے ساتھ ۔ وَرِق ؛ چاندی ۔ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ؛ شہر کی طرف ۔ فَلْيَنْظُرْ ؛ تو اس کو دیکھنا چاہیئے ، وہ نظر کرے ۔ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا ؛ کون سا ستھرا پاکیزہ کھانا ہے ۔ فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ ؛ اور اس میں سے تمہارے پاس کچھ کھانا لے کر آئے ۔ وَلْيَتَلَطَّفْ ؛ اور نرمی اور لطافت سے کام لے ، چپکا سا چلا جائے ، خوش تدبیری اور نرمی کو استعمال کرے ۔ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ ؛ اور تمہاری خبر نہ دے ۔ اَحَدًا ؛ کسی کو ۔ ایسی خوش اسلوبی سے جائے کہ تم کو کوئی نہ پہچانے ۔

ترجمہ :- اور یہ اسی طرح ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں پوچھ پاچھ کرلیں ۔ ان میں سے ایک نے کہا تم کتنی دیر ٹھیرے ۔ دوسروں نے اس کے جواب میں کہا ہم ایک دن ٹھیرے یا اس سے بھی کم ۔ بعضوں نے کہا خدا ہی خوب جانتا ہے کہ تم کتنا ٹھیرے ۔ اب اپنے میں کے ایک شخص کو یہ روپیہ دے کر شہر بھیجو ۔ پھر وہ دیکھے کونسا پاک و صاف کھانا ہے تو اس کو لائے ۔ دیکھو یہ سب کام ایسی لطافت اور نرمی سے کرے کہ کسی کو تمہارا شعور اور اطلاع نہ ہو ۔

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ ؛ یہ لوگ اگر تم پر غالب ہوجائیں گے ، وہ تمہاری خبر پالیں گے ۔ يَرْجُمُوْكُمْ ؛ تم کو سنگسار کریں گے ، تم کو پتھر ماریں گے ۔ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ ؛ یا تم کو پھیرلیں گے ، تم کو عود کرنا پڑے گا ۔ فِيْ مِلَّتِهِمْ ؛ ان کے مذہب میں ۔ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ؛ اور ہرگز فلاح نہ پاؤ گے تب تو کبھی ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کو اگر تمہاری خبر لگ جائے تو تم کو سنگسار کریں گے یا اپنے مذہب میں واپس کرلیں گے ۔ تب تو تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے ۔ (تمہارا بھلا نہ ہوگا) ۔

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ
اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ
قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم نے ان کو مطلع کیا ۔ عَثَرَ ؛ ٹھوکر کھایا ۔ اَعْثَرَ ؛ خبردار کردیا ، ہوشیار کردیا ۔ لِيَعْلَمُوْٓا ؛ کہ وہ جان لیں ۔ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے ۔ وَاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ؛ اور

بے شک قیامت، اس کے آنے میں کچھ شک نہیں ۔ رَیْبَ ؛ خلش ۔ کھٹک ۔ اِذْ یَتَنَا زَعُوْنَ بَیْنَھُمْ ؛ جب کہ وہ آپس میں نزاع کرتے ہیں، جھگڑتے ہیں ۔ اَمْرَھُمْ ؛ اپنے کام میں ۔ قَالُوْا ؛ ان لوگوں نے کہا ۔ اُبْنُوْا عَلَیْھِمْ بُنْیَانًا ؛ ان کے پاس ایک تعمیر کرو، مکان بناؤ ۔

واضح ہو کہ ہم دمشق میں پہنچے تو ایک مسجد کو دیکھا جس کے پاس محی الدین ابن العربی کی قبر اور مسجد ہے ۔ اس پہاڑ پر ایک سُرخ دھبّہ ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہابیل کا خون ہے ۔ ہزاروں برس گزر گئے ہیں مگر سُرخی ہنوز باقی ہے ۔ اِسی پہاڑ پر ایک چار دیواری ہے جس کا دہانہ بند ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں اصحابِ کہف ہیں ۔

رَبُّھُمْ اَعْلَمُ بِھِمْ ؛ ان کا خدا ہی ان کے حال سے خوب واقف ہے، اُسی کو پورا علم ہے ۔ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰی اَمْرِھِمْ ؛ جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے اُنھوں نے کہا ۔ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْھِمْ مَسْجِدًا ؛ ہم ضرور ان کے پاس مسجد بنائیں گے ۔ بزرگوں کے پاس مسجدیں بنانے کا یہ ماخذ ہے ۔ بعض ضخ نجدئیین نے قبورِ متبرک کے پاس جو مسجدیں تھیں ان کو مسمار کر دیا ۔ حتّٰی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبرِ شریف کو اور اس مسجد کو جو وہاں تھی توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح ہم نے ان کو باخبر کر دیا کہ انھیں معلوم ہو جائے کہ خدا کا وعدہ حق ہے اور قیامت بے شک آنے والی ہے ۔ جب اپنے کام میں جھگڑتے اور نزاع کر رہے تھے ۔ پھر لوگوں نے کہا اِن (اصحابِ کہف) پر ایک عمارت بناؤ ۔ خدا ہی ان کے حال سے خوب واقف ہے ۔ ان میں سے جو قوی اور غالب تھے کہا ہم ان کے پاس ایک مسجد بنائیں گے ۔

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُھُمْ كَلْبُھُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُھُمْ كَلْبُھُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ

وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُھُمْ كَلْبُھُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُھُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڬ

فَلَا تُمَارِ فِيْھِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْھِمْ مِّنْھُمْ اَحَدًا ۝۲۲ ع ۳ ع۵ ۱۵

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُھُمْ كَلْبُھُمْ ؛ عنقریب، اصحاب کہف کتنے تھے، اس میں لوگ اختلاف کریں گے ۔ بعض لوگ کہیں گے کہ اصحابِ کہف تین تھے، چوتھا ان کا کتا تھا ۔ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُھُمْ كَلْبُھُمْ ؛ اور بعض کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا ۔ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ؛ بے تحقیق بات، بے دیکھے پتھر پھینکنا ۔ اٹکل پچو ۔ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُھُمْ كَلْبُھُمْ ؛ اور بعض کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں اُن کا کتا تھا ۔ قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِھِمْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ اللہ ہی ان کے عدد اور گنتی کو خوب جانتا ہے ۔ اسی کو ان کی تعداد کا صحیح علم ہے ۔ مَا يَعْلَمُھُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ؛ ان کو کم ہی لوگ جانتے ہیں ۔ نہیں علم رکھتے ان کا مگر کم لوگ ۔ فَلَا تُمَارِ فِيْھِمْ ؛ پس تم ان میں اختلاف نہ کرو، جھگڑا نہ کرو ۔ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ؛ مگر گفتگو اور سرسری اختلاف ۔ وَلَا تَسْتَفْتِ فِيْھِمْ مِنْھُمْ اَحَدًا ؛ اور تم کسی سے ان کے متعلق سوال و جواب نہ کرو ۔ اِسْتِفْتَاءُ ؛

فتویٰ طلب کرنا، پوچھنا، سوال کرنا۔

ترجمہ:- عنقریب (یہ لوگ آپس میں اختلاف کریں گے) بعض کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے، چوتھا ان کا کتا تھا اور بعض کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں اور چھٹا ان کا کتا ہے۔ یہ سب باتیں (اٹکل پچو ہیں۔ دل کے لگتے ہیں)۔ رجماً بالغیب ہیں۔ اور بعض کہیں گے کہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ (پیغمبر!) تم کہو میرا خدا ہی ان کی گنتی سے خوب واقف ہے۔ بہت کم لوگ ان کی گنتی سے واقف ہیں۔ پس تم ان سے اختلاف نہ کرو مگر سرسری بحث، گفتگو۔ اور ان کے بارے میں کسی سے نہ پوچھو۔

صاحبو! ہم کو گنتی سے کیا غرض۔ بعض لوگوں نے ان کے نام تک لکھ دیے ہیں۔ ان کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ بعض لوگ ان کو ایصالِ ثواب کے خیال سے کھانا پکار کر غریبوں کو کھلا دیتے ہیں اور ان کے کتے کو بھی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ تو میں نے بھی دیکھا ہے کہ اصحابِ کہف کی فاتحہ دی گئی اور پہلے سے ایک دُور کی گلی میں کتے سے جا کر کہا گیا کہ کل تمہاری دعوت ہے۔ چونکہ کتا دُور کے مقام کا تھا پہچانت کے طور پر ایک سُرخ ڈوری اس کے گلے میں باندھ دی گئی اور لوگ واپس ہوگئے۔ جب دعوت کا دن آیا اور لوگوں کو کھانا کھلایا گیا تو وہ کتا بھی حاضر ہوگیا۔ کتا جہاں دعوت دی گئی تھی، اس محلّہ کا نہ تھا۔ دعوت دینے والوں نے اس کی صورت، شکل، رنگ کو خوب یاد رکھا اور گلے میں کی ڈوری کو میں نے بھی غور سے دیکھا کہ وہی کتا آیا تھا جس کو دعوت دی گئی تھی۔ اور راستہ اور محلّہ کے کتے اجنبی سمجھ کر اس سے نہ لڑے نہ جھگڑے۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾

وَلَا تَقُوْلَنَّ ؛ اور تم ہرگز نہ کہو۔ لِشَايْءٍ ؛ کسی شئے کے لئے۔ یہاں اِملائے قرآنی میں الف زائد ہے۔ اِنِّیْ فَاعِلٌ ؛ میں یقیناً کرنے والا ہوں۔ ذٰلِکَ ؛ اس کام کو۔ غَدًا ؛ کل۔

ترجمہ:- اور تم ہرگز نہ کہو کسی شئے کے لئے کہ میں کل یقیناً اس کو کرنے والا ہوں۔

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ

وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾

اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؛ مگر یہ کہ خدا چاہے۔ وَاذْکُرْ رَبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ ؛ اور جب تم رب کی یاد بھول جاؤ تو فوراً یاد کرو۔ وَقُلْ ؛ اور کہو۔ عَسٰی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ ؛ اُمید ہے، شائد، ممکن ہے کہ میرا خدا مجھے ہدایت کرے، میرا رب مجھے راستہ بتائے، راہِ راست پر لگائے۔ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا ؛ اس سے قریب تر۔ رَشَدًا ؛ بھلائی۔ راہ یابی۔

ترجمہ :- مگر یہ کہ خدا چاہے (اس کی مشیت میں ہو) اور جب تم (اپنے رب کو) بھول جاؤ (اس سے غفلت ہوجائے) تو اپنے ربّ کو فوراً یاد کرو اور تم کہو اُمید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے قریب تر راستہ کی ہدایت فرمائے ۔

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾

وَلَبِثُوْا ؛ اور وہ ٹھیرے رہے ۔ فِيْ كَهْفِهِمْ ؛ اپنے غار میں ۔ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ ؛ تین سو سال ۔ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ؛ اور اس پر نو (۹) سال زیادہ ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ اپنے غار میں تین سو نو سال (۳۰۹) سال تک ٹھیرے رہے ۔

واضح ہو کہ قدرتِ الٰہی کی تحدید کرنے والے ، معجزوں سے انکار کرنے والے ، اصحابِ کہف کے ، کہف میں تین سو نو سال تک ٹھیرنے کے قائل نہیں ۔ وہ کہتے ہیں اصحاب کہف سے مُراد یورپ کی قومیں ہیں جو کبھی تین بڑی قومیں رہتی ہیں کبھی پانچ ہوجاتی ہیں اور کبھی سات ہوجاتی ہیں اور ان کی قوتوں کی محافظت کے لئے ایک قوم ہے جو محافظ کتّے کا کام دیتی ہے ۔ اِن واہی تباہی تاویلاتِ بے جا سے کیا حاصل ؟ ان کے ناقص خیالات میں یہ بات بسی ہوئی ہے ہم جس کو نہ دیکھیں وہ موجود نہیں ہے ۔ جہاں کسی چیز کی حقیقت معلوم نہ ہوئی بس کہنے لگے کہ نوامیسِ الٰہی اور لاز آف نیچر کے خلاف ہے اس واسطے نہیں ہے ۔ قوانینِ قدرت کو اپنے چند ناقص مشاہدات میں منحصر کردینا علمی ترقیوں کے لئے سخت رکاوٹ ہے ۔ ہمیشہ علم کے لئے کوشش کرو اور کبھی علمی تشنگی سے سیرابی نہ ہو ، ہمیشہ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وِردِ زبان رکھو ۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے کتنی چیزیں ایجاد ہوئی ہیں جن کو کوئی جانتا ہی نہ تھا ۔ طیارے یعنی ہوائی جہاز ، لاسلکی یعنی بے تار کی برقی ، اُڑن بم ، ایٹم بم ، جوہری بم ، اوّل یہ سب کب تھے ان کو کون جانتا تھا ۔ بہر حال ہم کو چاہیئے کہ قدرتِ الٰہی کو محدود نہ کریں اور تلاش و تجسس میں ہمیشہ سرگرم رہیں ۔

علمی ترقی کے لئے کوشش کرو

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ؛ اللہ ہی خوب اور صحیح علم رکھتا ہے جتنا زمانہ وہ ٹھیرے ۔ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں ۔ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؛ یہ صیغۂ تعجب ہے ۔ کیا خوب ہے اس کی بصارت اور کیا خوب ہے اس کی سماعت ۔ یعنی وہ سب کچھ دیکھتا اور سب کی سُنتا ہے ۔ صیغۂ تعجب دو ہیں ۔ مَا اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ ؛ دونوں کے معنٰی ہیں کیا اچھے ہیں اس کے کام ۔ مَالَهُمْ ؛ ان کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ مِنْ وَّلِيٍّ ؛ کوئی دوست ، کوئی سرپرست ۔ وَلَا يُشْرِكُ ؛ اور شریک قرار نہیں دیتا ۔ فِيْ حُكْمِهٖ ؛ اپنے حکم میں ۔ اَحَدًا ؛ کسی کو ۔

ترجمہ :- تم کہو ! اللہ ہی خوب جانتا ہے (اور اسی کو صحیح تر علم ہے) جتنے دن وہ رہے ۔ آسمانوں اور زمین کی

غیب کی باتیں اُسی کو (خدا ہی کو) معلوم ہیں ۔ اس کی بصارت کیا عجیب ہے اور اس کی سماعت کیا عجیب ؟ خدا کو چھوڑ کر لوگوں کا کوئی ولی اور دوست نہیں اور خدا اپنے احکام میں کسی کو شریک نہیں بناتا (اس کا شریک ممکن نہیں اور شرک سے وہ راضی نہیں) ۔

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝۲۷

وَاتْلُ ؛ اور تم تلاوت کرو ، پڑھو ۔ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ ؛ اس چیز کی کہ تم کو اس کی وحی کی جارہی ہے ۔ وہ کیا ہے ۔ مِنْ کِتَابِ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی کتاب ہے ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ؛ کوئی اس کی باتوں کو بدل نہیں سکتا ۔ وَلَنْ تَجِدَ ؛ اور تم ہرگز نہ پاؤ گے ۔ مِنْ دُوْنِہٖ ؛ اس کو چھوڑ کر ۔ مُلْتَحَدًا ؛ پناہ کی جگہ ۔

ترجمہ :- تم پڑھو جو کچھ تمہاری طرف اُتر رہا ہے کلامِ رب سے ۔ اس کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا ۔ اس کو چھوڑے تو کہیں پناہ نہیں ۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ
وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝۲۸

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ ؛ اور (اے مخاطب !) تم رہو اور اپنے نفس کو رہنے پر مجبور کرو ۔ مَعَ الَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کے ساتھ ۔ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ ؛ جو پکارتے ہیں اپنے خدا کو ۔ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ ؛ صبح و شام ۔ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ ؛ اس کی رضا مندی چاہتے ہیں ۔ اس کی صورت کا ارادہ کرتے ہیں ۔ جزو بول کر مُراد لیا گیا ہے ۔ مُنہ بول کر ذات مُراد لی گئی ہے ۔ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ ؛ اور نہ دوڑاؤ اپنی آنکھوں کو ان سے ہٹا کر ۔ یعنی ان کو چھوڑ کر دوسری کی طرف التفات نہ کرو ۔ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؛ بحالیکہ تم چاہتے ہو دنیوی زندگی کی زیب و زینت کو ، زیبائش و آرایش دنیا کو ۔ وَلَا تُطِعْ ؛ اور تم اطاعت نہ کرو ، نہ مانو ۔ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ ؛ کہ غافل بنادیا ہے ہم نے اس کے دل کو ۔ عَنْ ذِکْرِنَا ؛ ہماری یاد سے ۔ وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ ؛ اور اپنی خواہش کی اتباع کی ، پیروی کی ۔ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا ؛ اور تھا اس کا کام افراط والا ، حد سے زیادہ مُسرفانہ ۔

ترجمہ :- اور تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رہنے پر مجبور کرو ، جو صبح و شام اپنے خدا ہی کو پکارتے ہیں اور ان کا مقصد و مُراد رضائے الٰہی ہے اور اپنی نظر ان سے نہ ہٹاؤ جب کہ تم دنیوی زندگی کی زیب و زینت چاہتے ہو (اور اس کا ارادہ کرتے ہو) ۔ اور ایسے کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل بنادیا ہے اور وہ اپنے ہوا و ہوس کا تابع ہوگیا ہے اور اس کا کام

حد سے تجاوز کر گیا ہے ۔ (افراط اور اسراف کی حد کو پہنچ گیا ہے) ۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ اور تم کہو حق بات تو تمہارے رب کے پاس سے آتی ہے ۔ جو کچھ خدا کی طرف سے ہے حق ہے اور اس کے سوا جو کچھ ہے باطل ہے ۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ؛ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے ۔ اِنَّآ اَعْتَدْنَا ؛ ہم نے بے شک تیار رکھا ہے ۔ لِلظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں کے لئے ۔ نَارًا ؛ ایسی آگ کو ۔ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؛ جس کے ڈیرے ان کو احاطہ کئے ہوئے ہیں ۔ اس کی جمع سُرَادِقَات ہے ۔ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا ؛ اور اگر فریاد کریں ۔ پانی مانگیں ۔ غَوْث ؛ فریادرس ۔ غَيْث ؛ ابر ۔ يُغَاثُوْا بِمَآءٍ ؛ تو ان کو ایسا پانی دیا جائے گا ، اس طرح فریاد رسی کی جائے گی ۔ كَالْمُهْلِ ؛ مثل پگھلائے ہوئے تانبے کے ۔ مَهْل ؛ آہستگی ، ٹھیرانا ، مہلت دینا ۔ مُهْلَةً ؛ وقفہ دینا ۔ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ؛ جو بھون ڈالیں گے چہروں کو ۔ ان کو جھلسا دیں گے ۔ بِئْسَ الشَّرَابُ ؛ کیا ہی بُرا پانی ہے ۔ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ؛ اور کیا ہی بُری آرام کی جگہ ہے ۔

ترجمہ :- اور تم کہو ! حق تو خدا کے پاس سے آتا ہے ۔ پھر جس کا جی چاہے ایمان لائے جس کا جی چاہے کفر کرے ۔ بے شک ہم نے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار رکھی ہے جو ان کو ڈیرے کی طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو ان کو ایسا پانی دیا جائے گا جیسے پگھلایا ہوا تانبا جو چہروں کو بھون دے گا (جھلسا دے گا) کیا ہی بُرا پانی ہے اور کیا ہی بُرا مقام ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ اِنَّا لَا نُضِيْعُ ؛ یقیناً ہم ضائع نہیں کرتے ۔ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ؛ اس شخص کے اَجر کو جو عملِ صالح اور نیک کام کرتا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً جو لوگ ایمان لاتے اور عملِ صالح کرتے ہیں کسی اچھے کام کرنے والے کے اَجر کو یقیناً ہم ضائع نہیں کرتے ۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

ع ۴
۱۶

اُولٰٓئِکَ ؛ یہ لوگ ۔ لَھُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ ان کے لئے ہے دائمی جنت ۔ عَدَنَ ؛ ٹھیرا مَعْدَنٌ ؛ کان سونے چاندی کی جو زمین میں پڑی ہوئی ہے ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ ؛ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا ؛ اس جنت میں پہنائے جاتے ہیں ۔ مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ ؛ سونے کے کڑے ۔ اَسَاوِرُ جمع سِوَارٌ ؛ کڑے ۔ کنگنیاں ۔ چوڑیاں ۔ وَیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا ؛ اور پہنیں گے کپڑے سبز ۔ مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ ؛ سُندس اور استبرق کے ۔ سُنْدُس ؛ ریشمی ململ ۔ اِسْتَبْــرَق ؛ اطلس ۔ یہ عربوں کے پاس کے کپڑے ہیں ۔ بہرحال سندس باریک کپڑا ہے اور استبرق سے مُراد گاڑھا اور قیمتی کپڑا ہے ۔ مُتَّــکِئِیْنَ فِیْھَا ؛ جنت میں تکیہ لگائے رہیں گے ۔ عَلَی الْاَرَآئِکِ ؛ صوفوں پر ۔ نِعْمَ الثَّوَابُ ؛ کیا اچھا ثواب ہے ۔ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ؛ اور کیا بہتر ہے آرام گاہ ۔

ترجمہ :- یہ لوگ دائمی جنت میں رہیں گے ۔ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان کا زیور سونے کے کڑے ہوں گے اور سبز باریک اور گاڑھے ریشم کے کپڑے پہنیں گے ۔ صوفوں پر تکیہ لگائے رہیں گے ۔ کیا بہتر ثواب ہے اور کیا بہتر ان کی آرام گاہ ہے ۔

وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِھِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰھُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَیْنَھُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾

وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ ؛ اور بیان کرو ان کے سامنے دو آدمیوں کی مثال ۔ جَعَلْنَا لِاَحَدِھِمَا جَنَّتَیْنِ ؛ ہم نے بنائے ان میں سے ایک کے لئے دو باغ ۔ مِنْ اَعْنَابٍ ؛ انگور کے ۔ وَحَفَفْنٰھُمَا بِنَخْلٍ ؛ اُن کے اطراف کھجور کے درخت لگائے ۔ وَجَعَلْنَا بَیْنَھُمَا زَرْعًا ؛ اور ان دونوں باغوں کے بیچ میں زراعت بھی لگائی ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں کے سامنے دو شخصوں کی مثال بیان کرو ۔ ان میں سے ایک کے لئے دو باغ لگائے تھے جو انگور کے تھے اور ان کے اطراف کھجور کے درخت لگائے تھے اور بیچ میں کھیتی بھی تھی ۔

کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُکُلَھَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَھُمَا نَھَرًا ﴿۳۳﴾

کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ ؛ ان میں سے ہر ایک باغ ۔ اٰتَتْ اُکُلَھَا ؛ اپنے پھل دیتا تھا ۔ وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَیْئًا ؛ اور ان میں کوئی کمی نہیں کرتا تھا ۔ وَفَجَّرْنَا ؛ اور ہم نے بہادی تھی ۔ خِلٰلَھُمَا ؛ ان دونوں باغوں کے درمیان ۔ نَھَرًا ؛ نہر ۔ ندی ۔

ترجمہ :- دونوں باغ اپنے پھل دیتے تھے اور پھل دینے میں کچھ کوتاہی نہ کرتے تھے ۔ ان کے بیچ میں سے نہر بہتی تھی ۔

وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾

وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ ؛ اور اس کے پاس ہر قسم کا ثمرہ تھا، مال تھا، دولت تھی ۔ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ ؛ پس اس نے اپنے دوست سے ۔ ساتھی سے کہا ۔ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ ؛ اور وہ اپنے ساتھی سے گفتگو کر رہا تھا ۔ مُحَاوِرَة ؛ بات چیت کرنا ۔ اَنَا اَكْثَرُ مِنكَ مَالًا ؛ میں تم سے مال میں زیادہ ہوں ۔ وَاَعَزُّ نَفَرًا ؛ اور میرے دوست، میرے ساتھی، میرا جتھا زیادہ عزت مند اور قوی ہے ۔

ترجمہ:- اس شخص کے پاس ہر قسم کا ثمرہ تھا گفتگو میں اس نے اپنے دوست سے کہا میرے پاس تمہارے سے زیادہ مال ہے اور میرے یار و مددگار زیادہ عزت مند اور قوی ہیں ۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ﴿٣٥﴾

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ ؛ اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا ۔ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ؛ اور وہ اپنا برا کر رہا تھا اور اپنے نفس پر ظلم کر رہا تھا ۔ قَالَ ؛ اس نے کہا ۔ مَآ اَظُنُّ ؛ میں گمان نہیں کرتا ۔ میرا ظن نہیں، میرا یقین نہیں ۔ اَنْ تَبِيدَ هٰذِهٖ اَبَدًا ؛ کہ برباد ہوجائے گا یہ کبھی ۔

ترجمہ:- وہ اپنے باغ میں داخل ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں اپنا برا کرتا ہے اور کہتا ہے میں گمان نہیں کرتا کہ میرا یہ باغ تباہ و برباد ہوگا ۔

وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ﴿٣٦﴾

وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ؛ اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے ۔ وَلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ ؛ اور فرض کرو کہ میں اپنے خدا کے پاس پہنچا بھی، واپس بھی کیا گیا ۔ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا ؛ تو میں ضرور پاؤں گا اس سے بہتر ۔ مُنْقَلَبًا ؛ پلٹنے کی جگہ ۔

ترجمہ:- اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے ۔ فرض کرو (کہ قیامت آئے گی اور) میں خدا کے دربار میں حاضر ہوں گا تو یقین کرو کہ میں اس سے بہتر جگہ پاؤں گا ۔

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ ؛ اس کے دوست نے اس سے کہا ۔ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ ؛ اور وہ اس سے بات چیت کر رہا تھا، گفتگو کر رہا تھا ۔ اَكَفَرْتَ ؛ کیا تو کفر کرتا ہے، انکار کرتا ہے، ناشکری کرتا ہے، حق پوشی کرتا ہے ۔ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ ؛ اس خدا کے احسانات کا جس نے تجھے پیدا کیا ۔ مِنْ تُرَابٍ ؛ مٹی سے ۔ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ؛ پھر نطفہ سے ۔ ثُمَّ سَوّٰكَ رَجُلًا ؛ پھر اس نے

تجھے اچھا خاصا آدمی بنایا۔

ترجمہ :- گفتگو میں اس کے دوست نے اس سے کہا کیا تم اس خدا کو نہیں مانتے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر تجھے اچھا خاصا ایک آدمی بنایا۔

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۳۸﴾

لٰکِنَّا ؛ اصل میں لٰکِنْ اَنَا ہے۔ (اَنَا کے آخر وصل کی حالت میں صرف فتحہ رہتا ہے اور وقف کی حالت میں الف۔ لہذا یہاں وصل کی حالت میں صرف فتحہ پڑھنا چاہیے) ۔تم تو یہ سب کچھ کہہ رہے ہو اور میں کیا کہتا ہوں ھُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ ؛ وہی ہے میرا رب۔ پروردگار، پالنے والا، کھلانے پلانے والا۔ وَلَآ اُشْرِکُ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا ؛ اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں مانتا۔ اس کے ساتھ شریک نہیں کرتا۔ پیدا کرنا، کھلانا، پلانا، یہ صرف خدا کا کام ہے۔

ترجمہ :- لیکن (میں کہتا ہوں) اللہ ہی میرا رب ہے اور کسی کو میں (اس کا) اپنے رب کا شریک نہیں بناتا۔

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ ۚ

وَلَوْلَا ؛ پھر کیوں نہیں۔ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ ؛ جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے۔ قُلْتَ ؛ تو نے کہا۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ ؛ جو خدا چاہتا ہے ہوتا ہے۔ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؛ خدا کے سوا کسی کو قوت نہیں۔ کسی کو زور وقوت ہے تو اسی سے۔ اِنْ تَرَنِ ؛ کیا تم مجھے یہ خیال کرتے ہو؟ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا ؛ کہ میرے پاس تم سے کم مال ہے۔ وَوَلَدًا ؛ اور اولاد بھی کم ہے۔

ترجمہ :- اور جب تم باغ میں داخل ہوئے تھے تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا : خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے، کسی کو کچھ قوت ہے تو اسی کی۔ تم سمجھتے ہو کہ میرے پاس مال بھی کم ہے اور اولاد بھی۔

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ ۙ

فَعَسٰی رَبِّیْ ؛ پس مجھے میرے پروردگار سے اُمید ہے۔ اَنْ یُّؤْتِیَنِ ؛ کہ مجھے دے گا۔ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ ؛ تمہارے باغ سے بہتر باغ۔ وَیُرْسِلَ عَلَیْھَا ؛ اور ممکن ہے کہ بھیج دے اس باغ پر۔ حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ ؛ ایک آفت آسمان سے جس کا گمان کیا جارہا تھا۔ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ؛ پھر وہ باغ ہوجائے چٹیل میدان۔ زَلَقًا ؛ جہاں کوئی چیز نہ ٹکے۔ نہ درخت رہیں نہ سبزی۔

ترجمہ :- پس مجھے میرے خدا سے اُمید ہے کہ تمہارے باغ سے مجھے اچھا باغ دے گا اس کو اس کی بھی قدرت ہے کہ آسمان سے ایک بلا بھیجے اور وہ باغ چٹیل میدان ہوجائے جہاں کوئی چیز نہ ٹھیرے ۔

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

اَوْيُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا ؛ یا ہوجائے اس کا پانی تہ میں ۔ غَار ۔ يَغُوْرُ ۔ غَوْرًا ؛ گڑھے میں چلے جانا ۔ تہ کو پانی لگ جانا ۔ غَوْر ۔ گہری نظر ڈالنا ۔ کسی مسئلہ کی تہ کو پہنچنا ۔ غَارَةٌ ؛ انتہائی تباہی ۔ غَوْر ۔ زمینِ پست ۔ فَلَنْ تَسْتَطِيعَ ؛ پھر تجھے استطاعت نہ رہے ، تو نہ کرسکے ۔ لَهٗ طَلَبًا ؛ اس کو طلب ۔

ترجمہ :- یا اس کا پانی تہ کو پہنچ جائے اور تو اس کو طلب نہ کرسکے ۔

وَاُحِيطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يٰلَيْتَنِي لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾

وَاُحِيطَ بِثَمَرِهٖ ؛ پھر احاطہ کرلیا گیا اس کے ثمرہ پر ۔ اور اس کو تباہ و برباد کردیا گیا ۔ اس پر قبضہ کرلیا گیا ۔ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ ؛ پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ ملنے لگا ۔ اپنے ہاتھوں کو اُلٹ پلٹ کرنے لگا ۔ کفِ افسوس ملنے لگا ۔ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيهَا ؛ اس مال پر جس کو اس نے اس باغ میں خرچ کیا ۔ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا ؛ اور وہ گرا ہوا تھا اپنے چھتوں کو لے کر ۔ وَيَقُوْلُ ؛ اور کہتا تھا ۔ يٰلَيْتَنِي لَمْ اُشْرِكْ ؛ کاش میں شریک نہ کرتا ۔ بِرَبِّيٓ اَحَدًا ؛ میرے رب کا کسی کو ۔

ترجمہ :- اور آفت نے اس کے ثمرے کو ہر طرف سے گھیر لیا ۔ پھر وہ اس مال پر جو اس باغ کی تیاری میں صَرف ہوا تھا کفِ افسوس ملنے لگا ۔ اور اب وہ باغ اپنے چھتوں کو لے کر گر پڑا ہے اور (باغ والا) کہتا ہے کاش میں کسی کو میرے خدا کا شریک نہ بناتا ۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُونَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ ؛ اور اس کے لئے کوئی جماعت نہ تھی ۔ فِئَةٌ ؛ لفظ کے لحاظ سے واحد اور معنٰی کے لحاظ سے جمع ہے لہٰذا اس کی طرف واحد اور جمع دونوں کی ضمیر پھر سکتی ہے ۔ اس کی جمع فِئَاتٌ اور فِئَانٌ ہے ۔ يَنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ جو کوئی اس کی مدد دے خدا کے سوائے ۔ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ؛ اور نہ تھا وہ مدد طلب کرنے والا ۔ انتقام لینے والا ۔

ترجمہ :- اور اس (باغ والے) کے پاس خدا کے سوائے کوئی ایسی جماعت ، کوئی ایسے لوگ نہ تھے جو اس کی مدد کرتے ۔ اور کوئی انتقام لینے والا بھی نہ تھا ۔

ع ۵ ۱۷/۱۳

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝۴۴

هُنَالِکَ ؛ اس وقت یا اس مقام میں اَلْوَلَایَۃُ ؛ حکومت ۔ لِلّٰہِ الْحَقِّ ؛ برحق خدا کی ہے ۔ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا ؛ وہ ثواب کے لحاظ سے اچھا ہے ۔ وَخَيْرٌ عُقْبًا ؛ اور انجام لانے میں بھی اچھا ہے ۔ وہ کسی کو دیتا ہے تو اچھا دیتا ہے اور انجام بھی اچھا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اس وقت برحق خدا ہی کی بادشاہی اور حکومت رہے گی ۔ وہ بدلہ دینے کے لحاظ سے بھی اچھا ہے اور انجام دینے کے لحاظ سے بھی اچھا ہے ۔

صاحبو ! ذرا اس مثال پر غور کرو ۔ دُنیا میں انسان ، دھن دولت کماتا ہے ۔ مکانات اور باغات بناتا ہے ۔ خیال کرتا ہے کہ اس کا گھر اور اس کا باغ ہمیشہ رہے گا ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ایک انقلاب پیدا کردیتا ہے ۔ تالابوں ، کنوؤں اور نہروں کا پانی سوکھ جاتا ہے ۔ گھر چھتوں کو لے کر گر جاتے ہیں ۔ تمام دھن دولت تباہ ہوجاتی ہے ۔ اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہتا ۔ اور کفِ افسوس ملتا بیٹھا رہتا ہے ۔ حکومت خدا کے سوا کسی کی نہیں رہتی ۔ ہماری آنکھوں کے سامنے ہم نے کتنی عظیم الشان سلطنتوں کو برباد ہوتے دیکھا ۔ موجودہ جنگِ عظیم میں لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی مارے گئے ۔ کتنی ریاستیں نابود ہوگئیں ۔ اب روئے زمین پر دو چار سلطنتوں کی حکومت باقی ہے ۔ معلوم نہیں کہ آئندہ اور کیا ہونے والا ہے ۔ یہ سلطنتیں بھی باقی رہتی ہیں یا نہیں ۔ سب کچھ ہوگا مگر خدا کی سلطنت اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے ۔ وہ تھی ، ہے اور رہے گی ۔ وہ برحق ہے ۔ وہ خود حق ہے ۔ حق کے معنٰی ثابت اور قائم کے ہیں ۔ ایک دن خدا پوچھے گا آج کس کی سلطنت ہے ؟ جواب دینے والا نہ دارد ۔ خود ہی فرمائے گا ’’ آج اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے‘‘ ۔

اس بات کو یاد رکھو ۔ مرنے کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو ۔ مرنے کو بھولنا تباہی اور فتنوں کو بُلانا ہے ۔ اللہ ہم کو غفلت کی نیند سے بیدار کرے ۔

ہم سے لاکھوں ہی تری راہ میں برباد رہے ÷ تو سلامت رہے کوچہ تیرا آباد رہے (حسرت صدیقی)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۴۵

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ اور بیان کرو ان کے سامنے دنیا کی مثال کو ۔ كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ ؛ مثل پانی کے جسم کو ہم نے آسمان سے اُتارا ۔ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ ؛ اور اس سے زمین کے نباتات مِل گئے ۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں زمین کیسی لہلہاتی ہوگی ؟ کیسی سرسبزی ہوگی ؟ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا ؛ پس تھوڑے ہی زمانہ کے بعد وہ سوکھ کر چورم چور ہوگئی ۔ تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؛ کہ ہوا اس کو اُڑا کر لے جاتی ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ؛ اور اللہ ہر شئے پر ہر طرح سے قدرت رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا ، زمین کے نباتات کو وہ پانی پہنچا یعنی خوب سرسبزی ہوئی پھر اس کے بعد ہی وہ تمام نباتات سوکھ کر چورم چور ہوگئے ، ہوا ان کو اُڑائے لئے جارہی ہے اور اللہ کو ہر شئے پر اقتدار کامل ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔

واضح ہو کہ قَدِیْرٌ صِفتِ مشبّہ ہے اور دَوام و اِستمرار پر دلالت کرتا ہے قَادِر اسم فاعل ہے ۔ قدرت کے ظہور کو ظاہر کرتا ہے ۔ مُقْتَدِر اقتدار اور غلبہ کو نمایاں کرتا ہے ۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝۴۶

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ ؛ مال اور بیٹے ۔ دولت اور اولاد ۔ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ یہ دنیا کی زندگی کی زیب و زینت ہے ۔ چند روزہ ہے ۔ ناپائیدار ہے ۔ اس سے دل لگانا حماقت ہے ۔ وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ ؛ اور باقی رہنے والے اعمالِ صالحہ ، نیک کام ۔ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا ؛ بہتر ہے تمہارے رب کے پاس بلحاظ ثواب کے ۔ وَخَیْرٌ اَمَلًا ؛ اور اُمید کے لحاظ سے بھی اچھے ہیں ۔

ترجمہ :- (دنیا کا) مال اور آل و اولاد یہ سب دنیا کی زندگی کی زیب و زینت (اور زیبائش و آرائش) ہے اور باقی رہنے والے نیک کام وہ خدا کے پاس بہترین ثواب اور بہتر قابلِ اُمید ہے ۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝۴۷

وَیَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ ؛ اور اس دن کا خیال رکھو جس دن ہم پہاڑوں کو چلادیں گے ، جگہ سے اکھیڑ دیں گے ۔ وَتَرَی الْاَرْضَ بَارِزَةً ؛ اور تم زمین کو دیکھو گے کہ کھلی ہوئی ہوگی ۔ نہ درخت ہوں گے نہ کسی قسم کی سرسبزی ۔ نہ مکانات ہوں گے نہ عمارات ۔ چٹیل میدان ہوگا ۔ وَحَشَرْنٰھُمْ ؛ اور ہم نے ان سب کا حشر کیا ۔ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا ؛ پس نہ چھوڑیں گے ہم ان میں سے کسی کو ۔ کوئی ہمارے پنجہ سے بھاگ کر نہ جاسکے گا ۔

ترجمہ :- ذرا اس دن کا خیال رکھو جب ہم پہاڑوں کو جگہ سے دور کردیں گے اور تم دیکھو گے کہ زمین چٹیل میدان ہے اور ہم نے ان سب کا حشر کیا (اور ایک جگہ جمع کردیا) اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑا ۔

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝۴۸

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ ؛ اور پیش کئے گئے وہ لوگ تمہارے رب کے پاس ۔ صَفًّا ؛ صف بستہ ۔ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا ؛ تو یقیناً تم ہمارے پاس آجاؤ گے ۔ كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ جس طرح کہ ہم نے پہلی مرتبہ تم کو پیدا کیا تھا ۔ بَلْ زَعَمْتُمْ ؛ بلکہ تم تو زعم کرتے تھے ، سمجھتے تھے ۔ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ؛ کہ ہم تمہارے لئے نہ وعدے کا نہ وقت کا مقام مقرر کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ تمہارے رب کے پاس صف بستہ پیش کئے جائیں گے ۔ یقیناً تم لوگ ہمارے پاس اسی طرح حاضر ہوگے جس طرح کہ پہلی دفعہ ہم نے تم کو پیدا کیا تھا بلکہ تم تو زعم کرتے تھے کہ ہم نے تمہارے لئے نہ وعدہ کا مقام مقرر کیا ہے نہ اس کا وقت ۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ
لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝٤٩ ع ٦ ٥ ١٨

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ ؛ اور اعمالنامہ سامنے دھرا ہوگا ۔ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ ؛ پھر تم مجرموں کو دیکھو گے کہ گھبرا رہے ہیں ، ڈر رہے ہیں ۔ مِمَّا فِيْهِ ؛ اس حالت سے کہ وہ اس میں مبتلا ہیں ۔ وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہیں گے ، کہہ رہے ہوں گے ۔ يٰوَيْلَتَنَا ؛ ہائے افسوس ہم پر ، ہائے ہماری خرابی ، تباہی و بربادی ۔ مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ ؛ یہ کتاب کیسی ہے؟ یہ اعمالنامہ کیسا ہے ۔؟ لَا يُغَادِرُ ؛ کہ چھوڑتا نہیں ۔ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً ؛ نہ چھوٹی چیز کو نہ بڑی چیز کو ۔ اِلَّآ اَحْصٰىهَا ؛ مگر یہ کہ اس کو شمار کرلیا ہے ، محفوظ کرلیا ہے ۔ وَوَجَدُوْا ؛ اور پالیا ۔ مَا عَمِلُوْا ؛ ان کاموں کو جو کیا تھا ۔ حَاضِرًا ؛ حاضر ، موجود ، پیش ۔ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ ؛ اور تمہارا رب ظلم نہیں کرتا ۔ اَحَدًا ؛ کسی پر ۔

ترجمہ :- اور اعمال نامہ سامنے دھرا ہوگا اور تم مجرمین کو دیکھو گے کہ اپنی موجودہ حالت میں ڈرتے اور گھبراتے ہیں اور کہتے ہیں ہائے ہماری بدبختی یہ کتاب کیسی ہے ؟ (یہ اعمال نامہ کیسا ہے ؟) کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتا ہے نہ بڑی کو سب کو شمار کرتا ہے (سب کو محفوظ کرلیتا ہے) پھر انھوں نے اپنے اعمال کو حاضر پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ
اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝٥٠

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا ۔ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ؛ کہ تم آدم کے سامنے سجدہ کرو ۔

گردنِ تسلیم جھکالو۔ کیونکہ علمی امتحانِ مقابلہ جیت چکا ہے۔ فَسَجَدُوْا ؛ پس تمام فرشتوں نے سجدہ کردیا۔ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؛ بجز ابلیس کے۔ ابلیس کے پاس علمی اعزاز کوئی چیز نہ تھا۔ اس کو جو کچھ گھمنڈ تھا ناز تھا اپنی اعلیٰ ذات والا ہونے پر تھا۔ کَانَ مِنَ الْجِنِّ ؛ وہ تھا جِنّ کے خاندان سے۔ آگ کا بنا ہوا۔ بدمزاجی، تکبر سرکشی اس کی فطرت کے لوازم سے تھی۔ فرشتے مخلوقات میں سب سے اعلیٰ تھے اور جِنّ وغیرہ فرشتوں سے ادنیٰ تھے۔ آدم کو سجدہ کرنے کا حکم تمام عالم کو دیا گیا تھا۔ فرشتے چونکہ سب سے ممتاز تھے لہذا ان کا ذکر کیا گیا۔ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ ؛ پس وہ حکمِ خدا سے باہر ہوگیا، عدول حکمی کی، نافرمانی کی، نادان نے چند غلطیاں کیں۔ آدم کے جسم کو خاک کا تودہ سمجھا۔ مگر اس بات سے غافل رہا کہ خدا نے اس میں اپنی روح پھونکی ہے۔ اپنی لطافت کو تو دیکھا۔ آدم کی جامعیت پر اس کی نظر نہ پہنچی۔ ظالم نے خدا کے متعلق سمجھا کہ وہ غلط احکام دیتا ہے۔ افضل کے رہتے مفضول کو سجدہ لینے کے قابل سمجھتا ہے۔ احمق یہ سمجھتا ہے کہ خدا کو کوئی حکم دینے کا حق ہی نہیں ہے۔ اس کے پاس سب سے اہم اس کی ناقص عقل ہے۔ توحید فی الحکم سے بالکل واقف نہیں۔ وہ بھی کوئی بندہ ہے جو اپنے آقا کی نہ سُنے، اس کو بے سمجھ اور غلط کار سمجھے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَہٗ وَذُرِّیَّتَہٗ ؛ کیا تم اس شیطان کو اور اس کی ذُرّیت کو بناتے ہو۔ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ ؛ دوست مجھے چھوڑ کر۔ وَھُمْ لَکُمْ عَدُوٌّ ؛ حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ؛ ظالموں کا خدا کو چھوڑ کر شیطان سے دوستی پیدا کرنا کیا بُرا بدل ہے۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کے سامنے گردنِ تسلیم خم کرو (تعظیمی سجدہ بجالاؤ)۔ سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس! آخر وہ گروہِ جِنّ سے تھا ہی لہذا حکمِ رب کی نافرمانی کی (لوگو!) کیا تم شیطان اور اس کی ذرّیت کو اپنا دوست بناتے ہو اور وہ بھی مجھے چھوڑ کر۔ حالاں کہ وہ تمہارے (پکّے) دشمن ہیں۔ تم نے کیا بُرا بدل اختیار کیا (پسند کیا)۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾

مَآ اَشْھَدْتُّھُمْ ؛ میں نے انھیں شاہد نہیں بنایا ہے۔ یہ کب تھے؟ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت۔ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِھِمْ ؛ اور نہ ان کے خود کے پیدا کرنے کے وقت۔ وَمَا کُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ؛ اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا قوتِ بازو نہیں بناتا۔

ترجمہ :- میں ان کو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت اور خود اُن کے پیدا کرنے کے وقت شاھد اور حاضر نہ رکھا تھا اور نہ میں ان گمراہ کرنے والوں کو اپنی قوت بازو بناتا۔

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾

وَيَوْمَ يَقُوْلُ ؛ اور ذرا اُس دن کو بھی یاد رکھو جب کہ وہ فرمائے گا ۔ نَادُوْا ؛ پکارو ، بُلاؤ ، ندا دو ۔ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ ؛ جن کو تم سمجھتے تھے ، زعم کرتے تھے کہ وہ میرے شریک ہیں ۔ فَدَعَوْهُمْ ؛ پھر ان لوگوں نے لاکھ چینخا چلّایا ، پکارا ۔ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ ؛ پس کسی نے ان کو جواب تک نہ دیا ۔ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ؛ اور ہم نے ان کے درمیان ایک ہلاکت اور تباہی کی خندق کھود دی ۔ وَبِقَ ۔ يَبِقُ ؛ ہلاک ہونا ، تباہ و برباد ہونا ۔ مَوْبِق ؛ ہلاک ہونے کی جگہ ۔ اسم ظرف ہے ۔

ترجمہ :- اور ذرا اس دن کا بھی خیال رکھو جب خدا فرمائے گا بُلاؤ ان لوگوں کو جن پر تم زعم کرتے تھے کہ میرے شریک ہیں ۔ پس اُنھوں نے اُن کو پکارا مگر کسی نے ان کو جواب تک نہ دیا ۔ اور ہم نے ان کے درمیان ایک ہلاکت کا مقام بنادیا ہے ۔

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع ۱۹

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ ؛ اور مجرموں نے دوزخ کو دیکھا ۔ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا ؛ پھر انھوں نے گمان کیا کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں ۔ وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ؛ اور اس سے بچنے کا کوئی موقع نہ پایا ۔

ترجمہ :- اور مجرموں نے دوزخ کو دیکھا پھر سمجھا کہ اب وہ اس میں گرنے والے ہیں اور یہ کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا ؛ اور ہم نے مختلف طور سے بیان کیا ، مختلف انداز بدلتا رہا ۔ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن میں ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؛ ہر ایک مثال سے ۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ ؛ اور ہے انسان ۔ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ؛ سب سے زیادہ جنگ و جدل کرنے والا ۔ لڑائی جھگڑا ، کٹ حجتی کرنے والا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے قرآن میں لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے مختلف طور سے مثالیں بیان کیں اور انسان ہے کہ سب سے زیادہ لڑتا جھگڑتا ہے ۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ ؛ اور لوگوں کو کس نے منع کیا ، روکا ۔ اَنْ يُّؤْمِنُوْا ؛ کہ ایمان لائیں ۔ اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى ؛ جب کہ ان کے پاس ہدایت پہنچ چکی ہے ۔ آسمانی کتابیں اور پیغمبر پہنچ چکے ہیں ۔ وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ ؛ اور اپنے رب سے مغفرت

طلب کریں ۔ اِلَّآ اَنْ تَـاْتِيَهُمْ ؛ مگر یہ کہ ان کے پاس آ جائے ۔ سُنَّـةُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ گزشتہ لوگوں کا طریقہ جو حساب ان کا ہوا ہے وہی حساب ان کا بھی کیا جائے ۔ اَوْيَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ ؛ یا ان کے پاس عذاب آ جائے ۔ قُبُلًا ؛ سامنے ۔

ترجمہ :- اور لوگوں کو کس نے ایمان لانے سے منع کیا جب کہ ان کے پاس ہدایت پہنچ چکی تھی ۔ اور کون چیز ان کے رب سے استغفار کرنے سے روک رہی تھی ، مگر یہ کہ ان سے وہی سلوک کیا جائے جو گزشتہ لوگوں سے کیا گیا تھا یا ان کے سامنے ہی عذاب آ جائے ۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ اور ہم پیغمبروں کو نہیں بھیجتے ۔ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ؛ مگر بشارت دینے والے ، مژدہ اور خوش خبری سنانے والے اور خوف ناک بات سے ہوشیار کرنے والے ، ڈرانے والے ۔ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جو لوگ کافر ہیں ، وہ لڑتے جھگڑتے ہیں ، جنگ و جدال کرتے ہیں ۔ بِالْبَاطِلِ ؛ باطل اور بے فائدہ بات سے ۔ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ ؛ تاکہ اس سے حق کو متزلزل کر دیں ، ڈگمگا دیں ، بھلا دیں ۔ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ ؛ اور میری آیتوں کو ٹھیرا دیا ، بنا لیا ۔ وَمَآ اُنْذِرُوْا ؛ اور ان تنبیہات کو اور خوفناک اطلاعات کو ، ڈر کو ۔ هُزُوًا ؛ ٹھٹا ، مسخرگی ، دل لگی ، ٹھٹول ۔ اِسْتِهْزَاء هُزُوًا سے ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم پیغمبروں کو بھیجتے ہیں تو صرف بشارت اور نذارت (یعنی ڈرانے) کے لئے اور جو لوگ کافر ہیں وہ باطل کے ساتھ جنگ و جدل کرتے ہیں کہ اس سے حق کو ڈگمگا دیں اور ہماری نشانیوں اور ڈر کی باتوں کو ٹھٹا اور ہنسی ٹھیرا دیں ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور کون زیادہ ظالم ہے ، ستم گار تر ہے ۔ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؛ اس شخص سے کہ یاد دہانی کی گئی ، سمجھایا گیا ، اس کے رب کے کلام سے ، آیتوں سے ۔ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ؛ پھر اس نے ان سے اعراض کیا ، روگردانی کی ، منہ پھیر لیا ۔ وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؛ اور بھول گیا اپنے ان اعمال کو کہ اس کے ہاتھوں نے اس سے پہلے کیا تھا ۔ اور اس کو

نسیان ہوگیا ان اعمال سے کہ آگے بھیج چکے ہیں اس کے ہاتھ ۔ نَسِیَ ۔ یَنْسَی ۔ نِسْیَانًا ؛ بھولنا ۔ اَلنَّاسِیْ ؛ بھولنے والا ۔ اِنَّـا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ؛ ہم نے ان کے دلوں پر ڈال دیا ہے ۔ اَکِنَّۃً ؛ پردوں کو ۔ جمع کِنٌّ ؛ پردہ ۔ مَکْنُوْنَ ؛ چھپا ہوا ۔ کِنٌّ ؛ جھاڑی ۔ اَنْ یَّفْقَھُوْہُ ؛ کہ کہیں وہ اس کو نہ سمجھ لیں ۔ ان کی سمجھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں ۔ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا ؛ اور ان کے کانوں میں گرانی ہے ، بوجھ ہے ۔ وَقَار ؛ تمکنت ، بردباری ۔ تَوْقِیْر ؛ تعظیم ۔ وَاِنْ تَدْعُھُمْ ؛ اور اگر تم ان کو بلاؤ ۔ اِلَی الْھُدٰی ؛ ہدایت کی طرف ۔ فَلَنْ یَّھْتَدُوْا ؛ تو کبھی ہدایت نہ پائیں ، راہِ راست پر نہ آئیں ۔ اِذًا اَبَدًا ؛ تب کبھی ۔ اس وقت ہرگز ۔

ترجمہ :- اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جس کو خدا کی آیتوں سے نصیحت اور یاد دہانی کی جائے اور وہ ہے کہ اس سے اعراض کرلیا ہے اور اپنے گزشتہ کاموں کو بھول گیا ہے ۔ ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ کہیں اُسے سمجھ نہ جائیں اور ان کے کانوں میں ثقلِ سمع ہے ۔ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بُلاؤ تو کبھی ہدایت قبول نہ کریں ۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ
بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۝۵۸

وَرَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَۃِ ؛ اور تمہارا رب مغفرت کرنے والا اور رحمت والا ہے ۔ لَوْیُؤَاخِذُھُمْ بِمَا کَسَبُوْا ؛ اگر ان کا مواخذہ کرتا ان اعمال کا کہ انھوں نے کیا ہے اور کمایا اور کسب کیا ہے ۔ لَعَجَّلَ لَھُمُ الْعَذَابَ ؛ تو بعجلت ان پر عذاب نازل کرتا ۔ بَلْ لَّھُمْ مَّوْعِدٌ ؛ بلکہ ان کے وعدے کا بھی ایک وقت ہے ۔ لَنْ یَّجِدُوْا ؛ کہ وہ نہ پائیں گے ۔ مِنْ دُوْنِہٖ ؛ اس کو چھوڑکر ۔ مَوْئِلًا ؛ پناہ کی جگہ ۔

ترجمہ :- اور تمہارا رب غفور ہے ، رحیم ہے ۔ اگر ان کے کاموں پر مواخذہ کرتا تو ان پر جھٹ پٹ عذاب نازل کردیتا ۔ بلکہ ان کے وعدہ کا بھی ایک وقت ہے ۔ اس کے سوا کوئی جائے پناہ (سر رکھنے) کی جگہ نہیں ۔

وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝۵۹ ع ۸ ۲۰

وَتِلْکَ الْقُرٰی ؛ اور یہ وہ قریے ہیں ، بستیاں ہیں ۔ اَھْلَکْنٰھُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ؛ کہ ہم نے ان کو ہلاک کردیا ، کھپادیا ، تباہ و برباد کردیا جب وہ ظلم و ستم کرنے لگے ۔ وَجَعَلْنَا لِمَھْلِکِھِمْ ؛ اور ہم نے رکھا تھا ان کے ہلاک کرنے کے لئے ۔ مَوْعِدًا ؛ ایک وعدہ کی جگہ ، مقررہ وقت ۔

ترجمہ :- اور یہ وہ قریے ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کردیا جب وہ ظلم کرنے لگے ۔ اور ہم نے ان کے ہلاک کرنے کے لئے ایک معیّن مدّت رکھی تھی ۔

صاحبو ! موجودہ زمانہ پر غور کرو ۔ خدا کے احکام اور اس کی آیتوں سے مسخرگی کی جاتی ہے ۔ مذہب کی ہنسی اُڑائی جاتی ہے ۔ خدا نے ڈھیل دے رکھی ہے ۔ اس کے پاس دیر تو ہے مگر اندھیر نہیں ۔ ہر شخص اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتے گا ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ساری دنیا میں کشت وخون کا بازار گرم ہے ۔ محبت واتفاق شرمندۂ معنٰی ہیں ۔ ریاستیں ، ریاستوں سے لڑ رہی ہیں ۔ قومیں قوموں کو تباہ کر رہی ہیں ۔ بچّے ، ماں باپ کو نہیں مانتے ۔ خاوند جورو میں صفائی نہیں ۔ بھائی بھائی کا دشمن ہوگیا ۔ کیا توبہ کرنے اور استغفار پڑھنے کا وقت نہیں آیا ؟ یہ خدا کی رحمت ، اس کی مغفرت ہے کہ عذاب نازل کرنے میں جلدی نہیں کرتا ۔ آخرت کا عذاب تو خیر ، موجودہ تباہی کیا کم ہے ۔ موت کو پیشِ نظر رکھو ۔ خوب یاد رکھو کہ ایک دن مرنا ہے ۔ دربارِ الٰہی میں جانا ہے ۔ اپنے اعمال کی جزا اور سزا پانا ہے ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝۶۰

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى ؛ اور یاد کرو جب کہ موسیٰ نے کہا ۔ لِفَتٰىهُ ؛ اپنے جوان سے ۔ ان کا نام یوشع ہے ۔ لَآ اَبْرَحُ ؛ میں نہ ہٹوں گا ۔ حَتّٰٓى اَبْلُغَ ؛ یہاں تک کہ پہنچ جاؤں ۔ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ ؛ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ ۔ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ؛ یا چلتا رہوں گا سالہا سال ۔ زمانۂ دراز تک ۔ حُقُب کی جمع حُقُب ، حِقَاب اور اَحْقَاب آتی ہے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا میں ہٹوں گا نہیں جب تک دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ تک نہ پہنچ جاؤں یا سالہا سال چلا ہی چلا جاؤں ۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۱

فَلَمَّا بَلَغَا ؛ پھر موسیٰ اور یوشع پہنچے ۔ مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا ؛ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ ۔ نَسِيَا حُوْتَهُمَا ؛ تو دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے ۔ یہ مچھلی خضرؑ کے مقام کی نشانی کے طور پر تھی کہ وہ زندہ ہوکر چلی گئی ۔ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ ؛ پھر اس مچھلی نے اپنا راستہ بنالیا ۔ فِي الْبَحْرِ ؛ دریا میں ۔ سَرَبًا ؛ سوراخ بنا کر ۔ سُرنگ بنا کر ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ دونوں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو وہ اپنی مچھلی کو بھول گئے ۔ پھر وہ مچھلی اپنا راستہ لی اور سوراخ میں سے سمندر میں گھس گئی ۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝۶۲

فَلَمَّا جَاوَزَا ؛ پھر جب وہ آگے بڑھ گئے ۔ مقامِ معیّن سے تجاوز کر گئے ۔ قَالَ لِفَتٰهُ ؛ موسٰی نے اپنے جوان سے کہا ۔
اٰتِنَا غَدَآءَ نَا ؛ ہمارے پاس ہمارا صبح کا کھانا ، ناشتہ لاؤ ۔ لَقَدْ لَقِيْنَا ؛ ہم پہنچ گئے ہیں ۔ ہم پا رہے ہیں ۔ مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا ؛
ہمارے اس سفر سے ۔ نَصَبًا ؛ تعب ، تھکن ، تکلیف ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ (مقامِ معیّن سے) تجاوز کر گئے ، (آگے بڑھ گئے) تو (موسٰی نے) اپنے جوان سے کہا
ہمارے پاس ناشتہ لاؤ ۔ ہم اس سفر سے تھک گئے ہیں ۔

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ
وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

قَالَ ؛ اس جوان یعنی یوشع نے کہا اَرَءَيْتَ ؛ کیا آپ نے دیکھا ۔ اِذْ اَوَيْنَا ؛ جب ہم ٹھیرے ، جگہ پکڑی ۔ اِلَى
الصَّخْرَةِ ؛ ایک بڑے پتھر کی طرف ۔ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ؛ تو میں مچھلی کو بھول گیا ۔ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ ؛ اور مجھے اس مچھلی کو
نہیں بھلایا ، فراموش نہ کردیا (واضح ہو کہ اس ضمیر کی اصل هُوَ ہے اس سے پہلے اگر یا یا کسرہ ہو تو ضمیر کو کسرہ آتا ہے جیسے
عَلَيْهِ اور بِهٖ ۔ مگر بعض جگہ اور باوجود ''یا'' کے ضمہ بھی آتا ہے جیسے اَنْسٰنِيْهُ ۔ عَلَيْهُ اللّٰهَ) ۔ اِلَّا الشَّيْطٰنُ ؛ مگر شیطان ۔
اَنْ اَذْكُرَهٗ ؛ کہ میں اس کو یاد کروں ، اس کا ذکر کروں ۔ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ ؛ اور اس مچھلی نے اپنا راستہ لیا ۔ فِى الْبَحْرِ ؛
دریا میں ۔ عَجَبًا ؛ تعجب خیز طریقہ سے ، عجیب وغریب انداز سے ، عجیب طرح سے ۔

ترجمہ :- کہا ، آپ نے دیکھا جب ہم نے پتھر کے پاس جگہ لی (وہاں ٹھیرے) تو میں مچھلی کو بھول گیا ،
مجھے صرف شیطان نے اس کو بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں ۔ اور مچھلی نے تو دریا میں
عجیب وغریب طریقہ سے اپنا راستہ لیا ۔

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾

قَالَ ؛ (موسٰی نے) کہا ۔ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ؛ یہی تو ہے جس کو ہم چاہتے تھے ۔ فَارْتَدَّا ؛ پس وہ دونوں پلٹے ۔ عَلٰى
اٰثَارِهِمَا ؛ اپنے نشانِ قدم پر ۔ قَصَصًا ؛ تلاش کرتے ، قدم بہ قدم چلتے ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا یہی (جگہ) تو وہ ہے جس کو ہم چاہتے تھے ۔ پھر وہ دونوں اپنے نشانِ قدم پر
تلاش کرتے ہوئے واپس ہوئے ۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾

فَوَجَدَا ؛ پھر موسٰی اور یوشع نے پایا ۔ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا ؛ ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو ۔ اٰتَیْنٰهُ ؛ ہم نے اُن کو دیا ۔ یعنی خضر کو ۔ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؛ ہمارے پاس کی رحمت کو ۔ وَعَلَّمْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو تعلیم دی ۔ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ؛ ہمارے پاس کے علم کی ۔

ترجمہ :- پھر ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جس کو ہم نے اپنے پاس کی رحمت دی اور اپنے پاس کے علم کی تعلیم دی ۔

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى ؛ (خضر کو) موسٰی نے کہا ۔ هَلْ اَتَّبِعُكَ ؛ کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں ۔ تمہاری اتباع کرسکتا ہوں ۔ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ ؛ اس شرط پر کہ تم مجھے تعلیم دو ۔ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ؛ جس راستہ کی تم کو تعلیم دی گئی ہے ۔ جس رشد و ہدایت کو تمہیں سکھایا گیا ہے ۔

ترجمہ :- ان کو موسٰی نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ ہوسکتا ہوں اس شرط پر کہ جس راہ یابی کی تم کو تعلیم دی گئی ہے تم بھی مجھے تعلیم دو ۔

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾

قَالَ ؛ خضر نے کہا (اے موسٰی) اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ ؛ تم کو استطاعت نہیں ۔ تم سے ہو نہیں سکتا ۔ تم کو قوت نہیں ۔ مَعِيَ صَبْرًا ؛ میرے ساتھ صبر کرنے کی ، ٹھیرنے کی ۔

ترجمہ :- کہا ، تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے (ٹھہر نہیں سکتے) ۔

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾

وَكَيْفَ تَصْبِرُ ؛ اور اے موسٰی ! تم کیسے صبر کرسکتے ہو ، ٹھیر سکتے ہو ۔ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ ؛ اس چیز پر جس کا تم کو احاطہ نہیں ، قابو نہیں ۔ خُبْرًا ؛ علم ، تجربہ ۔

ترجمہ :- اور تم اس پر کس طرح صبر کرسکتے ہو جس کا تم کو تجربہ نہیں (واقفیت نہیں) ۔

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ سَتَجِدُنِيْٓ ؛ البتہ تم مجھ کو پاؤ گے ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا نے چاہا ۔ صَابِرًا ؛ صبر کرنے والا ، بات سُننے والا ۔ وَلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ؛ اور میں کسی بات میں تم سے عصیان اور نافرمانی نہ کروں گا ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا ان شاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تم سے کسی بات میں مخالفت نہ کروں گا۔

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِیۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ عَنۡ شَیۡءٍ حَتّٰۤی اُحۡدِثَ لَکَ مِنۡهُ ذِکۡرًا ۝۷۰ ع ۹ ۲۱

قَالَ ؛ خضر نے کہا۔ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ ؛ پس اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو، میری اتباع و فرماں برداری کرنا چاہتے ہو۔ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ ؛ تو کسی بات کا مجھ سے سوال نہ کرو۔ حَتّٰی اُحْدِثَ مِنْهُ ذِکْرًا ؛ یہاں تک کہ میں خود اس کو تمہارے سامنے ذکر نہ کروں، بیان نہ کروں۔

ترجمہ :- (خضر نے) کہا اگر تم میری اِتباع کرنا چاہتے ہو تو جب تک میں خود بیان نہ کروں تم کسی شئے کا سوال نہ کرو۔

صاحبو! بزرگوں کا قول ہے: ''مریدے کہ چون و چرا بکند و شاگردے کہ چون و چرا نکند''
''ہر دو را بہ چراگاہ باید فرست''۔

شاگرد کا کام ہے کہ احکامِ ظاہری میں تحقیقات کرے، بحث و مباحثہ کرے۔ اور مرید کا کام ہے کہ روحانیات اور اسرارِ الٰہی میں مرشد کی بات دل لگا کر سُنے۔ وہ خود مناسب سمجھے گا، بتادے گا۔

حضرت موسٰی علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے علم کا فرق

صاحبو! اس مقام پر لطیف بحثیں ہیں۔ موسٰی علیہ السلام کا علم کیسا تھا اور خضر کا کیسا۔؟ موسٰی علیہ السلام کا علم کلیات کا تھا، مبنی بروحی تھا، متعدی تھا۔ اس کی اِتباع سب پر واجب تھی۔ اور خضرؑ کا علم جزئیات کا اور الہامی تھا۔ ان کے تمام کام کشف اور الہاماتِ رَبّانی پر مبنی تھے۔ موسٰی کا راستہ اور تھا اور خضر کا اور۔ موسٰی تو صاحبِ زمانہ تھے، اولوالعزم پیغمبر تھے، صاحبِ مذہب و کتاب تھے ان کے بعد، جتنے پیغمبر آئے سب ان کے تابع تھے پھر خضر نے ان کے احکام کی مخالفت کیسے کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ موسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ تمام دنیا کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے ہیں۔ موسٰی کے حدودِ احکام وعمل الگ تھے اور خضر کے الگ۔ اس لئے خضر نے موسٰی علیہ السلام کی ان جزئیات میں اتباع نہیں کی۔ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ کوئی شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے احکام کا خلاف کرسکتا ہے کیونکہ ان کے حدودِ عمل روئے زمین پر جاری ہیں۔ کوئی اس سے خارج نہیں ہوسکتا۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید　÷　کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

اپنے الہام کو قرآن اور حدیث پر پرکھو

محمدیوں کو جو الہام ہو، اس کو قرآن و حدیث پر پیش کرو۔ اگر قرآن و حدیث کے خلاف نہیں تو اس پر عمل کرسکتے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم معصوم کی تعلیم ہے۔ یقیناً وہ غلطی سے محفوظ ہے۔ ہمارا کشف و الہام ظنی ہے جو یقینی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یقینی اور ظنی کا کیا جوڑ۔؟ جس الہام سے قرآن و حدیث ساکت ہے اس پر عمل کرسکتے ہیں۔ بہرحال وحی کے مقابل الہام قابلِ ترک ہے۔ بہت سے لوگ اس مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ اگر مرشد، خدا اور رسول کے خلاف بھی حکم دے تو واجب العمل ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مرید، مرشد کی بات کو پوری طور سے سمجھ نہیں سکتا۔ جب واقعات منکشف ہوجاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مرشد نے خدا اور رسول کے حکم کا خلاف نہیں کیا بلکہ مرید نے اپنی بے سمجھی سے خدا اور رسول کے حکم کا خلاف سمجھا تھا۔

بعض نادان موسٰی علیہ السلام کو مولوی سمجھتے ہیں اور خضر کو مرشد کامل ۔ یہ ان کی سمجھ کا قصور ہے ۔ موسٰیؑ اپنے زمانہ کے انسان کامل تھے ۔ ایک فلاسفر کلیات سے واقف ہوتا ہے اور جزئیات کے لئے توجہِ خاص کی ضرورت ہوا کرتی ہے ، التفاتِ حاضر کی حاجت ہوتی ہے ۔ بڑھئی کا کام پروفیسر اور ڈاکٹر نہیں کرسکتا :

ہر مردے و ہر کارے

کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ ۔ بہت سے پروفیسر ہیں جو سوئی لے کر ایک ٹانکا نہیں لگا سکتے ، یہ کام خیاط کا ، درزی کا ہے ، نہ کہ ڈاکٹر اور پروفیسر کا ۔ جزئیات کی انتہا نہیں ۔ کلیات خیر کثیر پر مشتمل رہتے ہیں ۔ کلیات کا فوت ہونا شرِ کثیر کا باعث ہوتا ہے ۔ بہرحال الہام ہمیشہ وحی کا تابع رہے گا ۔ اس کی شرح کرسکتا ہے ، مگر اس کو رَد نہیں کرسکتا ۔

ایک اور بات یاد رکھنے کی ہے ۔ بعض دفعہ انسان مغلوب الحال ہوجاتا ہے اور ایسے کام کرجاتا ہے جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی ۔ میں ایسی حالت کو لِلْجُنُوْنِ فُنُوْنٌ سمجھتا ہوں ۔ خدا ان کو اور ہم کو اپنے عفو کرم سے بخش دے ۔ یاد رکھو ! مجنون کو پاگل خانہ میں ڈال سکتے ہیں مگر مجرم ٹھیرا کر محبس میں نہیں رکھ سکتے ۔ ایک بیوی نے حضرتؐ کا پیشاب پی لیا ۔ عبداللہ بن زبیرؓ، رسولِ خدا ﷺ کا پچھوں سے نکالا ہوا خون پی گئے ۔ مگر ایک صاحب نے کہا ۔ جن کا اونٹ کھوجانے کے بعد مل گیا تھا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ ۔ آپ جانتے ہیں یہ کلمہ کیسا ہے ۔ جوش سے نکلا غلطی ہوگئی ۔ اس پر خدا بھی ہنسا اور اس کا رسول بھی اور اس شخص پر کوئی گرفت نہیں ہوئی ۔ بہرحال یہ راستہ کٹھن ہے ۔ احتیاط سے چلو ۔ ٹھوکر نہ کھاؤ ۔ ہمیشہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا کرو ۔ خدا اور رسول سے ڈرو ۔ یاد رکھو ڈر کو ڈر نہیں ۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ﴿۷۱﴾

فَانْطَلَقَا ؛ پھر موسٰی اور خضر چلے ۔ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا ؛ یہاں تک کہ جب وہ دونوں سوار ہوگئے ۔ فِى السَّفِيْنَةِ ؛ کشتی میں ۔ خَرَقَهَا ؛ تو خضر نے اس کشتی کو توڑ دیا ، اس میں سُوراخ ڈال دیا ۔ قَالَ اَخَرَقْتَهَا ؛ موسٰی نے خضر سے کہا ۔ کیا تم نے اس کشتی کو توڑ دیا ہے ، پھاڑ دیا ہے ، اس میں شگاف ڈال دیا ہے ۔ لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ؛ کہ اس میں بیٹھنے والوں کو غرق کردو ۔ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ؛ تم نے ایک انوکھی چیز کی ، بڑے خطرے کی بات کی ۔

ترجمہ :- پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب وہ دونوں کشتی میں سوار ہوگئے تو اس میں سوراخ ڈال دیا ۔ کہا کیا تم نے اس میں اس لئے سوراخ ڈالا ہے کہ اس کے لوگوں کو غرق کردو (ڈبودو) یقیناً تم نے ایک بڑا بھاری کام کیا ۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾

قَالَ ؛ خضر نے کہا ۔ اَلَمْ اَقُلْ ؛ کیا میں نے کہا نہ تھا ۔ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ ؛ کہ تم کو ہرگز استطاعت نہیں ، قوت نہیں ۔ مَعِیَ صَبْرًا ؛ میرے ساتھ رہنے کی ، صبر کرنے کی ۔

ترجمہ :- کہا کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرا ساتھ نہیں دے سکتے ۔

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ لَا تُؤَاخِذْنِیْ ؛ تم مجھ سے مواخذہ نہ کرو ، گرفت نہ کرو ۔ بِمَا نَسِیْتُ ؛ ایسے کام پر جس کو میں نے بھولے سے کیا ہے ، میری بھول چوک پر گرفت نہ کرو ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نسیان اور بھول سے کوئی کام کیا جائے تو اس سے گرفت نہیں ہوسکتی ۔ مگر وحیِ الٰہی میں ، احکامِ الٰہی میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی کیونکہ پیغمبر کے قول وفعل کا قابلِ اعتبار ہونا ضروری ہے ۔ پیغمبر غلطی سے معصوم ہوتے ہیں ۔

وَلَا تُرْهِقْنِیْ ؛ اور مجھ پر تنگی نہ ڈالو ، مجھے مجبور نہ کرو ، دشواری پیدا نہ کرو ۔ مِنْ اَمْرِیْ ؛ میرے کام میں ۔ عُسْرًا ؛ تنگی ، سختی ، دشواری ۔

ترجمہ :- کہا میرے نسیان اور بھول چوک پر مجھ سے مواخذہ اور گرفت نہ کرو اور میرے کام میں تنگی اور دشواری پیدا نہ کرو ۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا ﴿۷۴﴾

فَانْطَلَقَا ؛ پھر موسٰی اور خضر چلے ۔ حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا ؛ یہاں تک کہ جب وہ لڑکے سے ملے ۔ فَقَتَلَهٗ ؛ تو خضر نے اس کو مار ہی ڈالا ۔ کہتے ہیں کہ خضر نے ہاتھ سے اس لڑکے کے سر کو کھینچ کر پھینک دیا ۔ ایسا کرنا اسبابِ ظاہری کے تحت نہیں ہے ۔ قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً ؛ کیا تم نے ایک پاک بے گناہ شخص کو مار ڈالا ۔ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؛ کسی کے قصاص میں نہیں ، بدلے میں نہیں ۔ ناحق ، ناروا ۔ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا ؛ تم نے تو ایک ایسا کام کیا ہے ۔ نُّکْرًا ؛ جو ناپسندیدہ ہے ۔ قابلِ انکار ہے ۔ نامعقول ہے ۔ بے جا ہے ۔

ترجمہ :- پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس کو مار ہی ڈالا ۔ کہا کیا تم نے ایسے شخص کو مار ڈالا جو بے گناہ تھا (قصور اور خطا سے پاک تھا ۔ نہ اس نے کسی کو مارا تھا نہ وہ قصاص میں مارا جارہا ہے) ۔ تم نے تو یقیناً ایک سخت نامعقول حرکت کی ۔